تذکرہ مشائخ مسانیاں شریف

اذکار الابرار

تالیف

حضرت شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تدوین

معین نظامی

شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

مسانیاں شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے گیلانی قادری مشائخ کا
تذکرہ

اذکار الابرار

تالیف

حضرت شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تدوین

معین نظامی
شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

ناشر
شاہ بدر دیوان ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) سادات پارک
نزد تھانہ مصری شاہ، لاہور

Marfat.com

4
۲۹۷۶۹۹۲
۱۸۵ پ
۳۶۲۱۵

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	اذکار الابرار اردو ترجمہ / فارسی متن
مصنف	:	حضرت شیخ بہاء الدینؒ
ترجمہ و تدوین	:	معین نظامی
اشاعت اول	:	نومبر 1995ء
تعداد	:	1000
صفحات	:	128
قیمت	:	مبلغ پچھتر روپے (Rs.75/-)
کمپوزنگ	:	ایس ایس ایف کمپوزنگ سنٹر، اردو بازار لاہور
ناشر	:	دفتر۔ شاہ بدر دیوانؒ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)
ملنے کا پتہ	:	شاہ بدر دیوانؒ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) سادات پارک، نزد تھانہ، مصری شاہ، لاہور

انتساب

حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ
کی تمام صلبی اور روحانی اولاد کے نام

Marfat.com

اظہار تشکر

اذکار الابرار جیسے نایاب، تاریخی فارسی قلمی نسخے کے ترجمہ و اشاعت کے سلسلے میں جن حضرات نے کشادہ دلی سے مالی معاونت کی اور اس فیض کو فیض عام بنانے کا سبب بنے، میں تہ دل سے فرداً فرداً ان سب اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سید ریاض احمد گیلانی — ولد سید محمد اسلام گیلانی غوثیہ کالونی لاہور

جناب سید محمد مظہر قیوم گیلانی — ولد سید مولوی محمد شاہ گیلانی مصری شاہ لاہور

جناب سید مقصود حسین گیلانی — ولد سید مخدوم حسین گیلانی نئی انار کلی لاہور

جناب سید بشارت علی گیلانی — ولد سید برکت علی گیلانی راجگڑھ لاہور

جناب سید عباد حسین شاہ — ولد سید محمد حسین شاہ مصری شاہ لاہور

جناب سید طاہر حسین گیلانی — ولد سید ارشاد حسین گیلانی فیصل ٹاؤن لاہور

جناب سید تصدق حسین گیلانی — ولد سید مدد حسین گیلانی مصری شاہ لاہور

جناب پروفیسر معین نظامی صاحب کا خصوصی طور پر ممنون ہوں، جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود نہ صرف کتاب کا خوبصورت ترجمہ کیا بلکہ اس کی ترتیب و تدوین اور اشاعت میں بھی خاصی سرپرستی کی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر سے نوازے، ان کی حیات و حسنات میں برکت و رزق میں فراوانی اور معاملات میں کشائش عطا فرمائے۔ آمین

مقصود حسین
جنرل سیکرٹری

شاہ بدر دیوان ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) لاہور

7 نومبر 1995

Marfat.com
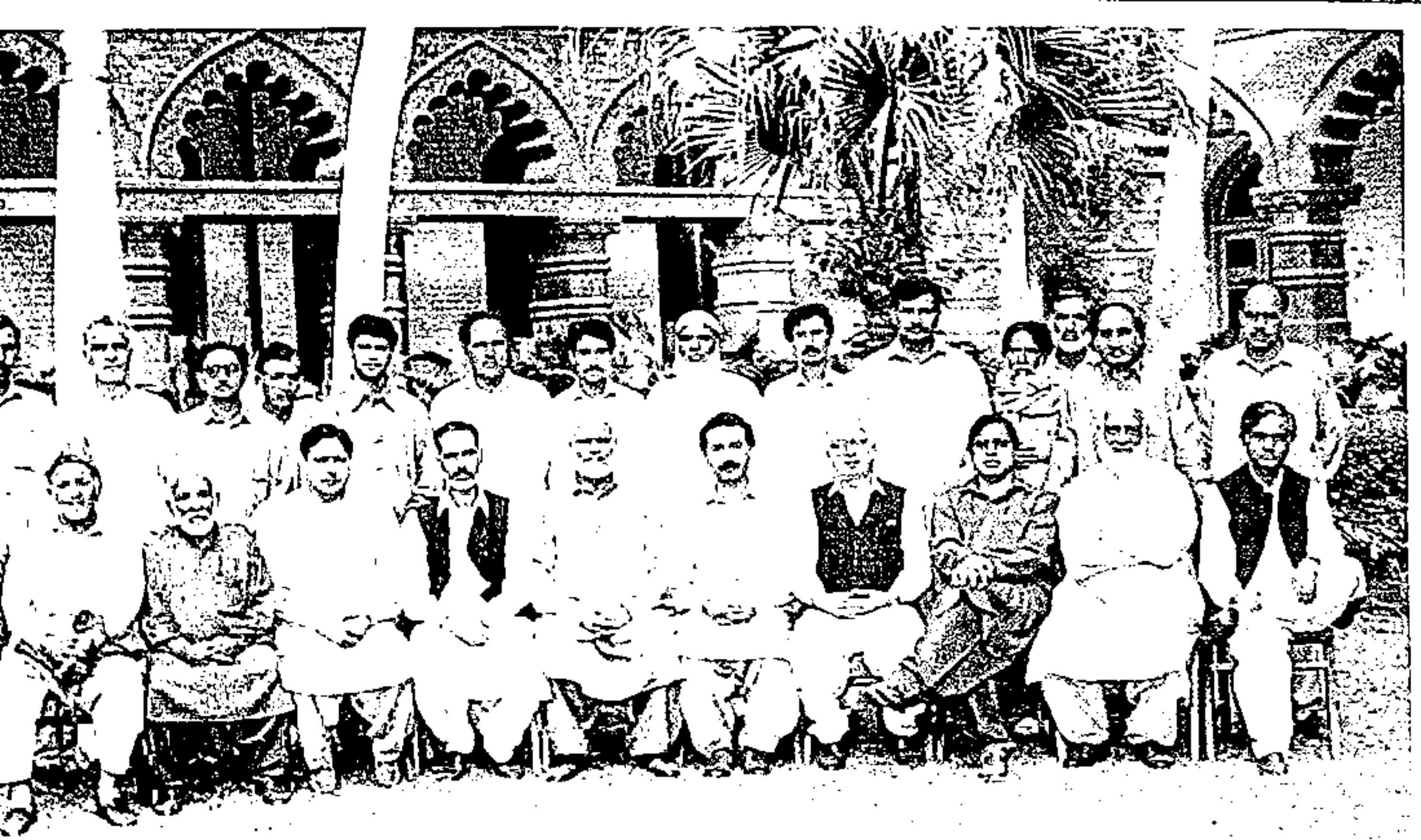
نشست پر بیٹھے ہوئے (دائیں سے بائیں) سید محمد حفیظ۔ سید محمد مظہر قیوم۔ سید بشارت علی۔ سید ریاض احمد۔ محترم معین نظامی۔
سید مقصود حسین۔ سید عباد حسین۔ سید طاہر گیلانی۔ سید سید محمد۔ سید مبارک حسین
کھڑے ہوئے (دائیں سے بائیں) سید تصدق حسین۔ سید فرحت حسین۔ سید اشفاق حسین۔ سید سید اکبر۔ سید تبرک حسین۔ سید ریاض حسین۔
سید عبید افتخار حسین۔ سید زاہد حسین۔ سید ضیا حیدر۔ سید نعیم ارشد۔ سید عشرت حسین۔ سید سعید احمد۔ سید محمد شاہ۔ سید مشتاق حسین
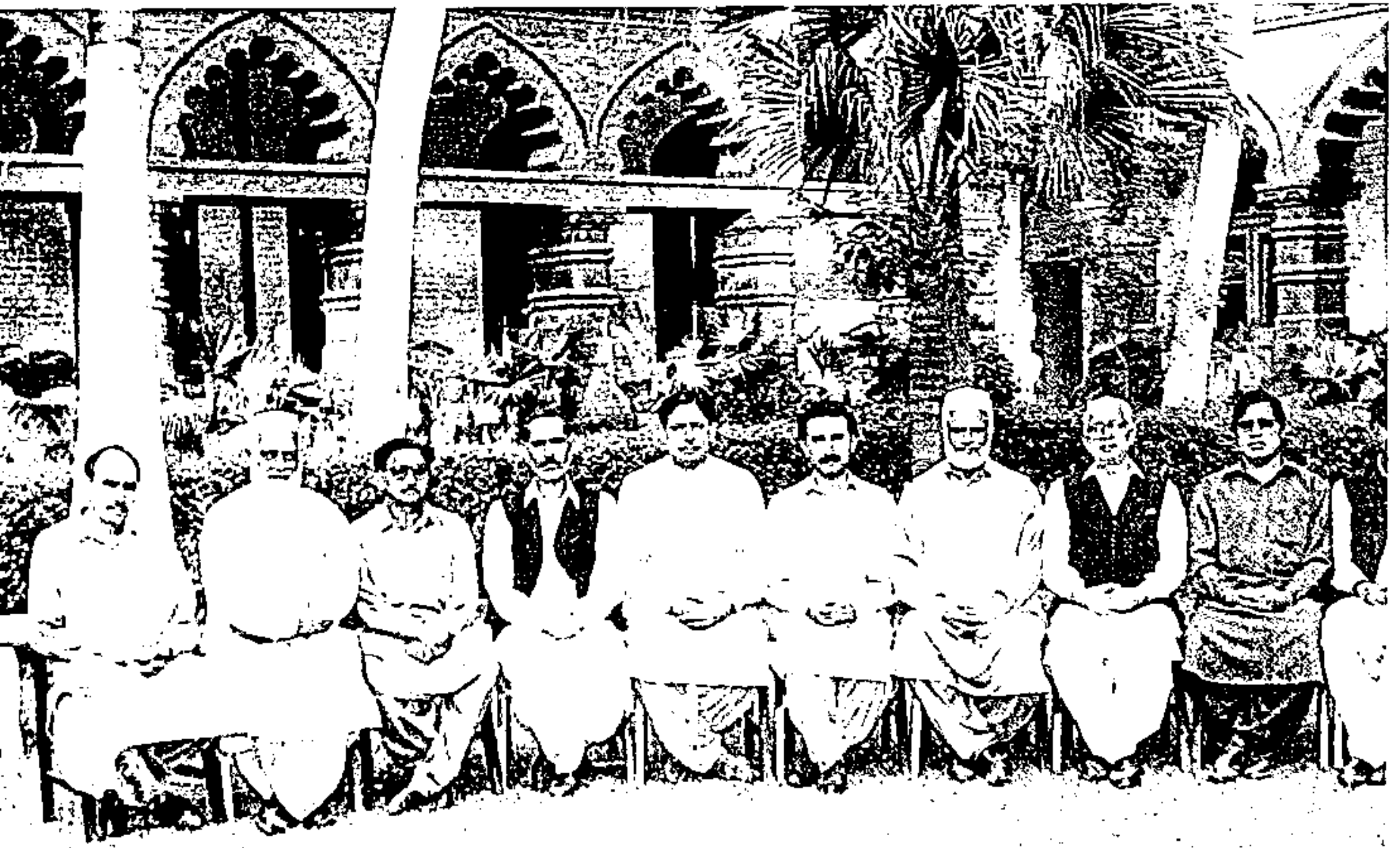
اذکار الابرار کتاب کی اشاعت میں جن اصحاب نے مالی تعاون فرمایا۔ سید بشارت علی۔ سید ریاض احمد سید مقصود حسین۔ محترم معین نظامی۔ سید طاہر گی
سید عباد حسین۔ سید سعید احمد۔ سید محمد مظہر قیوم۔ سید تصدق حسین۔

Marfat.com

فہرست

Marfat.com

ضمیمہ

Marfat.com

پیش لفظ

تصوف کے چار بڑے سلاسل طریقت میں، سلسلہ عالیہ قادریہ کچھ منفرد اعزازات و امتیازات کا حامل ہے۔ اس عظیم سلسلے کے مؤسس نامدار حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ مسلمہ طور پر سرخیل اولیاء ہیں۔ اسلامی تصوف کی تاریخ میں، کثیر الفیضان مشائخ میں آپؒ کا نام نامی سرفہرست ہے۔ آپؒ کے صالح اخلاف نے بھی آپؒ کے فیوض وبرکات کی نشرواشاعت کے سلسلے میں غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ آپؒ کی اولاد میں سے اکثروبیشتر حضرات ہر دور میں جامع شریعت و طریقت رہے ہیں۔ نعمت باطنی کے ان وارثان کامل نے دنیا کے اطراف واکناف میں رشد وہدایت کے فعال مراکز قائم کئے اور حضرت غوث اعظمؒ کا فیض عام کیا۔

سیدنا غوث اعظمؒ کی دسویں پشت میں ایک ولی کامل حضرت سید بدرالدین گیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے دسویں صدی ہجری میں بغداد سے ہجرت کر کے، موجودہ مشرقی پنجاب، بھارت کی تحصیل بٹالہ، ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں مسانیاں میں اقامت اختیار کی اور اس علاقے میں قادری سلسلہ طریقت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

عوام الناس جوق درجوق آپؒ کے حلقہ عقیدت میں آنے لگے اور آپؒ "شاہ بدردیوانؒ" کے لقب خاص سے معروف ہوئے۔ زیر نظر کتاب ۔۔۔۔ **اذکار الابرار** ۔۔۔۔ اسی جلیل القدر ہستی اور ان کے اہل خاندان کا مختصر مگر اہم تذکرہ ہے۔ اس نایاب کتاب کا مدون فارسی متن، اردو ترجمہ سمیت قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

یوں تو حضرت شاہ بدر دیوانؒ اور آپؒ کے آستانہ قادریہ کا ذکر خیر متعدد کتابوں میں تفصیلاً موجود ہے، لیکن **اذکار الابرار** تا حال منظر عام پر آنے والی وہ واحد کتاب ہے، جس کا مرکزی موضوع ہی مسانیاں کے قادری گیلانی سادات کرام اور مشائخ عظام ہیں۔ یوں اس موضوع کا براہ راست اور مستند ماخذ ہونے کی حیثیت سے اس کی اہمیت و افادیت مسلم ہے۔

کتاب کے مصنف شیخ بہاء الدین چک بازید کے رہائشی اور حضرت شاہ بدر دیوانؒ کے پوتے حضرت سید عبدالشکورؒ کے مرید خاص تھے۔ وہ برسوں اپنے شیخ طریقت کی خدمت اقدس میں رہ کر برکات صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے اور آخری سانس تک آستانہ عالیہ کے مجاور رہے۔ انہوں نے مسانیاں میں وفات پائی اور انہیں اپنے پیرومرشد کے روضہ انور کے احاطے میں پیوند خاک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے اس کتاب میں بہت سے چشم دید حالات و واقعات قلمبند کیے ہیں، جن کی صحت و ثقاہت شک و شبے سے بالاتر ہے۔ ان کی اکثر روایات کا بنیادی ماخذ ان کے پیرومرشد حضرت شاہ عبدالشکورؒ ہیں، جبکہ انہیں یہ روایات

اپنے والد گرامی اور پیر طریقت حضرت سید علی صابرؒ سے منتقل ہوئی تھیں۔ صاحب **اذکار الابرار** کی بعض روایات کا ماخذ ان کے معاصر یاران طریقت بھی ہیں، جنہوں نے حضرت شاہ بدر دیوانؒ سے براہ راست کسب فیض کیا تھا۔

اذکار الابرار میں نہ صرف حضرت شاہ بدر دیوانؒ کی اہلیہ، ان کے سسرال اور شادی کی تقریب کے بارے میں تفصیلی معلومات ملتی ہیں، بلکہ حضرتؒ کی تمام صلبی اولاد کے جملہ کوائف، آگے ان سب کی اولاد کا تعارف اور ان کے مزارات کی نشاندہی بھی موجود ہے۔ اس قریب العصر اور مستند تحریری شہادت سے بہت ساری غلط فہمیوں کا ازالہ ہوسکتا ہے!

مسانیاں کی مرکزی خانقاہ کے علاوہ، حضرت سید بدرالدین گیلانیؒ کی اولاد میں سے بعض بزرگوں نے پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں کچھ ذیلی مراکز بھی قائم کئے۔ ان کے مزارات آج بھی مرجع خلائق ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل حضرات زیادہ معروف ہیں:

۱۔ سید اولاد علی گیلانیؒ — میاں چنوں، پاکستان
۲۔ پیر سید عاشق حسین گیلانیؒ — میاں چنوں، پاکستان
۳۔ سید غلام جیلانی شاہؒ — جلو موڑ، لاہور، پاکستان
۴۔ سید وصی حیدر شاہ گیلانیؒ — کسووال، پاکستان
۵۔ مولوی سید محمد شاہ گیلانیؒ — گمٹالہ، ۲۹۱ ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، پاکستان
۶۔ مولوی سید فیض محمد گیلانیؒ — لاہور، پاکستان

۱۹۴۷ء میں تقسیم کے بعد آپؒ کی اولاد ہجرت کرکے لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، فیصل آباد، ساہیوال، ملتان اور سکھر وغیرہ میں آباد ہوئی، کچھ لوگ تقسیم سے پہلے ہی ان علاقوں میں بس گئے تھے۔ لاہور شہر میں ان حضرات کی اکثریت آباد ہے۔ انہوں نے یکم اکتوبر ۱۹۹۳ء کو "شاہ بدر دیوان ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)" کے نام سے ایک فلاحی و

Marfat.com

رفاہی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ یہ سوسائٹی سید ریاض احمد گیلانی صاحب کی صدارت میں بڑے فعال انداز میں، سماجی بہبود کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۹۴ء کو اس سوسائٹی کے زیر اہتمام، مصری شاہ لاہور میں سادات مسانیاں کا اجلاس عام منعقد ہوا، جس میں برادری کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بیگم پورہ لاہور میں ہر سال ۱۲۔ ربیع الاول کو سالانہ عرس کے موقع پر اس کا سالانہ اجلاس بھی باقاعدگی سے ہوتا ہے۔

لاہور میں حضرت شاہ بدر دیوانؒ کی چلہ گاہ کے علاوہ، آپؒ کا ایک متبرک عصا بھی محفوظ ہے۔ یہ عصائے مبارک نسیم احمد صاحب ولد بشیر احمد صاحب مکان نمبر G-19 سلطان سٹریٹ، کوچہ درزیاں، اندرون دہلی گیٹ کی تحویل میں ہے۔ انہوں نے اس تبرک کے لئے ایک الگ کمرہ مخصوص کر رکھا ہے۔ ہر سال بارہ ربیع الاول کو اس کی زیارت عام ہوتی ہے۔ ایصال ثواب کیا جاتا ہے اور لنگر تقسیم ہوتا ہے۔

اذکار الابرار کے قلمی نسخے حضرت شاہ بدر دیوانؒ کی اولاد میں سے کچھ حضرات کے ذاتی ذخیروں میں موجود ہیں۔ ان میں سے دو نسخوں تک میری رسائی محترم سید بشارت علی گیلانی صاحب کے توسط سے ہوئی۔ انہی کی فرمائش پر اس کا اردو ترجمہ کیا گیا۔ میری خصوصی درخواست پر انہوں نے اس کے فارسی متن کی اشاعت کا اہتمام بھی کیا۔ بد قسمتی سے ہمارے ملک میں فارسی جس سرد بازاری کا شکار ہے، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ ان ناگفتنی حالات میں فارسی متن کی اشاعت واقعی ایک قابل داد کارنامہ ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ بزرگوں کی ایک یادگار محفوظ ہو گئی، بلکہ مغل دور کی ہندوستانی فارسی نثر کا ایک عمدہ نمونہ بھی منظر عام پر آ گیا!

مؤلف کتاب شیخ بہاء الدینؒ نے کتاب کے ابتدائیے اور خاتمے میں اختصار سے اپنے نجی احوال و کوائف بھی دیے ہیں اور کتاب میں بعض دیگر مقامات پر بھی ضمناً اپنے بارے میں کچھ بنیادی معلومات فراہم کی ہیں۔ بہرحال ان کا سب سے بڑا تعارف تو ان کی یہی قلمی یادگار ہے۔
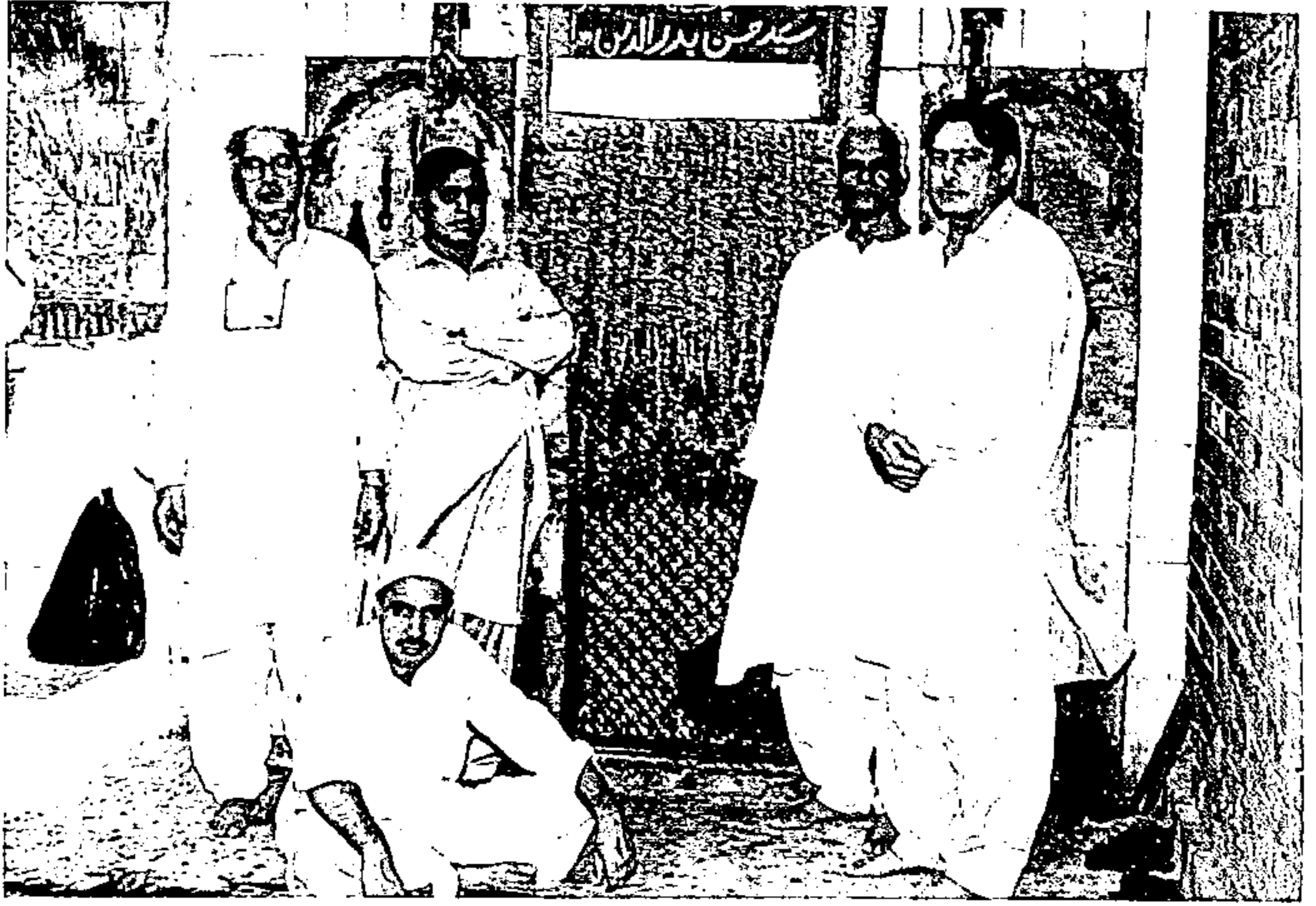
Marfat.com

بابا جی کے سالانہ عرس مبارک (۱۲ ربیع الاول) کی تصویری جھلکیاں

سید طاہر حسین گیلانی۔ سید مقصود حسین۔ سید بشارت علی۔ سید ریاض احمد۔ سید تصدق حسین

سید تصدق حسین لنگر تقسیم کر رہے ہیں
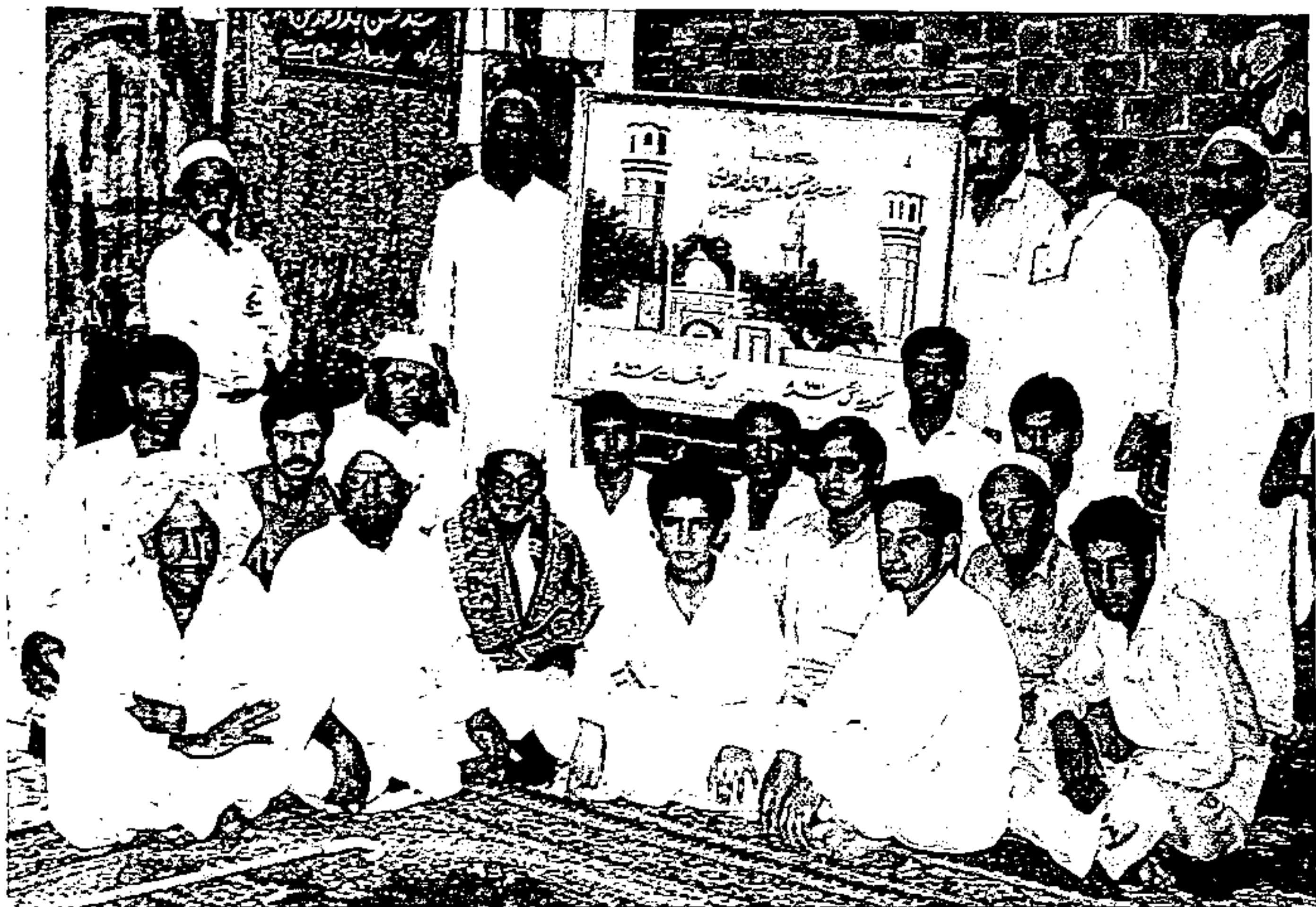
(کھڑے) سید تصدق حسین۔ سید ریاض احمد۔ سید طاہر گیلانی۔ سید مقصود حسین۔ سید سید اکبر حسین۔ (بائیں سے دائیں)
(بیٹھے ہوئے) سید بہادر علی۔ سید دلدار حسین۔ سید احمد حسین۔ سید ریاض حسین۔ سید ضیا حیدر۔ سید بشارت علی۔ سید مبارک حسین وغیرہ

ختم شریف کا ایک منظر (بیٹھے ہوئے۔ دائیں سے بائیں) سید مظہر حسین۔ سید مقصود حسین۔ سید غفران حسین۔ سید طاہر گیلانی۔ سید اطہر حسین۔ سید بشارت علی۔ سید علمدار حسین۔ سید گلزار حسین۔ سید دلدار حسین۔ سید ریاض احمد۔ سید تصدق حسین۔ سید صداقت حسین وغیرہ
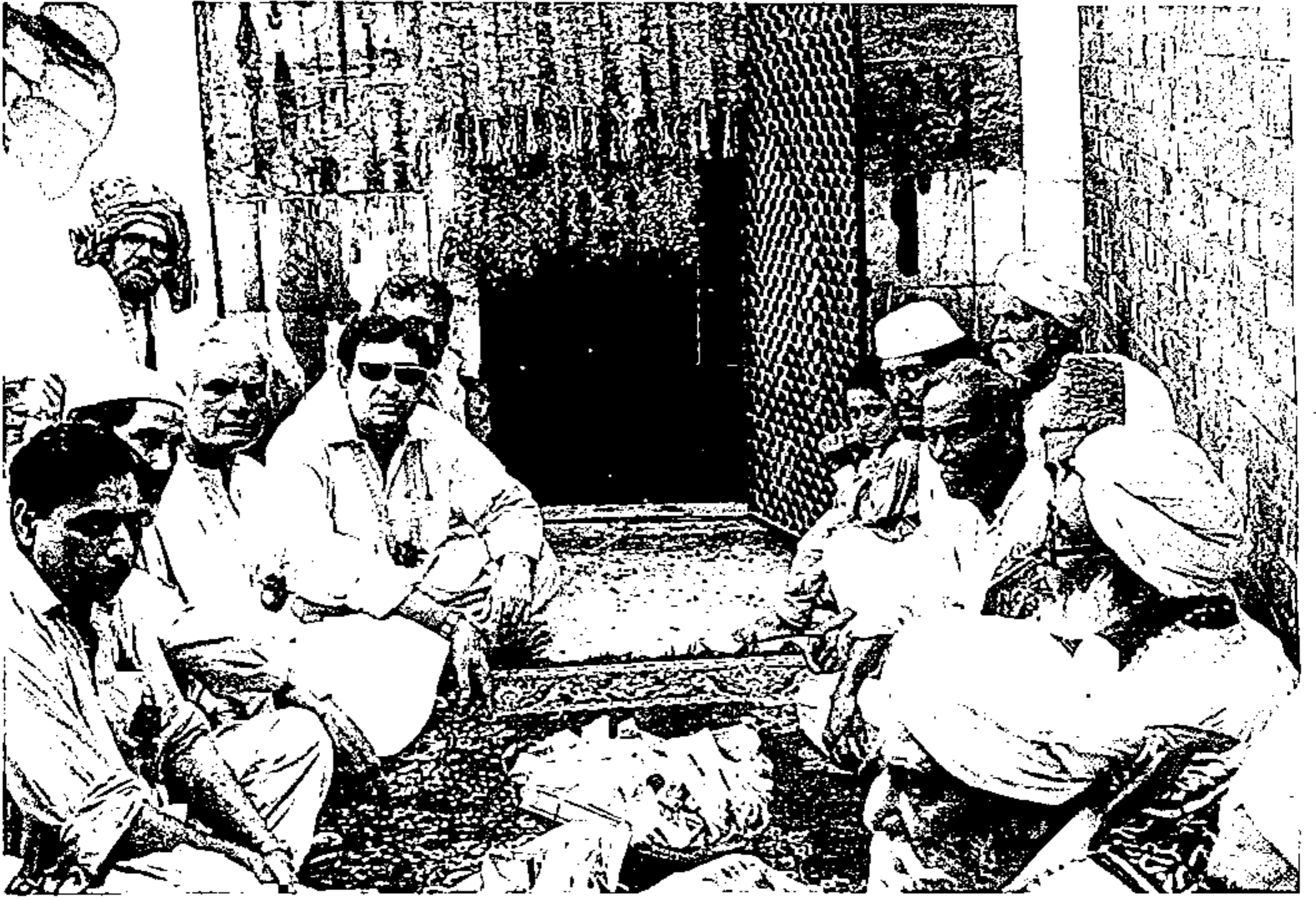
(دائیں) ختم شریف میں بیٹھے ہوئے۔ سید کرار حسین۔ سید اشفاق حسین۔ سید علمدار حسین۔ سید عبدالرشید (مرحوم)
(بائیں) سید طاہر گیلانی۔ سید غفران حسین۔ سید مقصود حسین گیلانی۔ سید مظہر حسین۔ سید گلزار حسین۔ سید دلدار حسین۔

ختم شریف میں سلام پڑھا جا رہا ہے

Marfat.com

باباجی کا عصا مبارک

Marfat.com

سید طاہر حسین گیلانی۔ سید مقصود حسین۔ سید مظہر قیوم۔ سید بشارت علی۔ سید تصدق حسین۔ سید اویس رضا۔ اعصا مبارک کے ساتھ بیٹھے ہیں۔

نسیم احمد۔ (صاحب خانہ) حاجی عبدالرزاق۔ حاجی فدا محمد۔ اعصا مبارک کے نیچے بیٹھے ہیں۔

Marfat.com
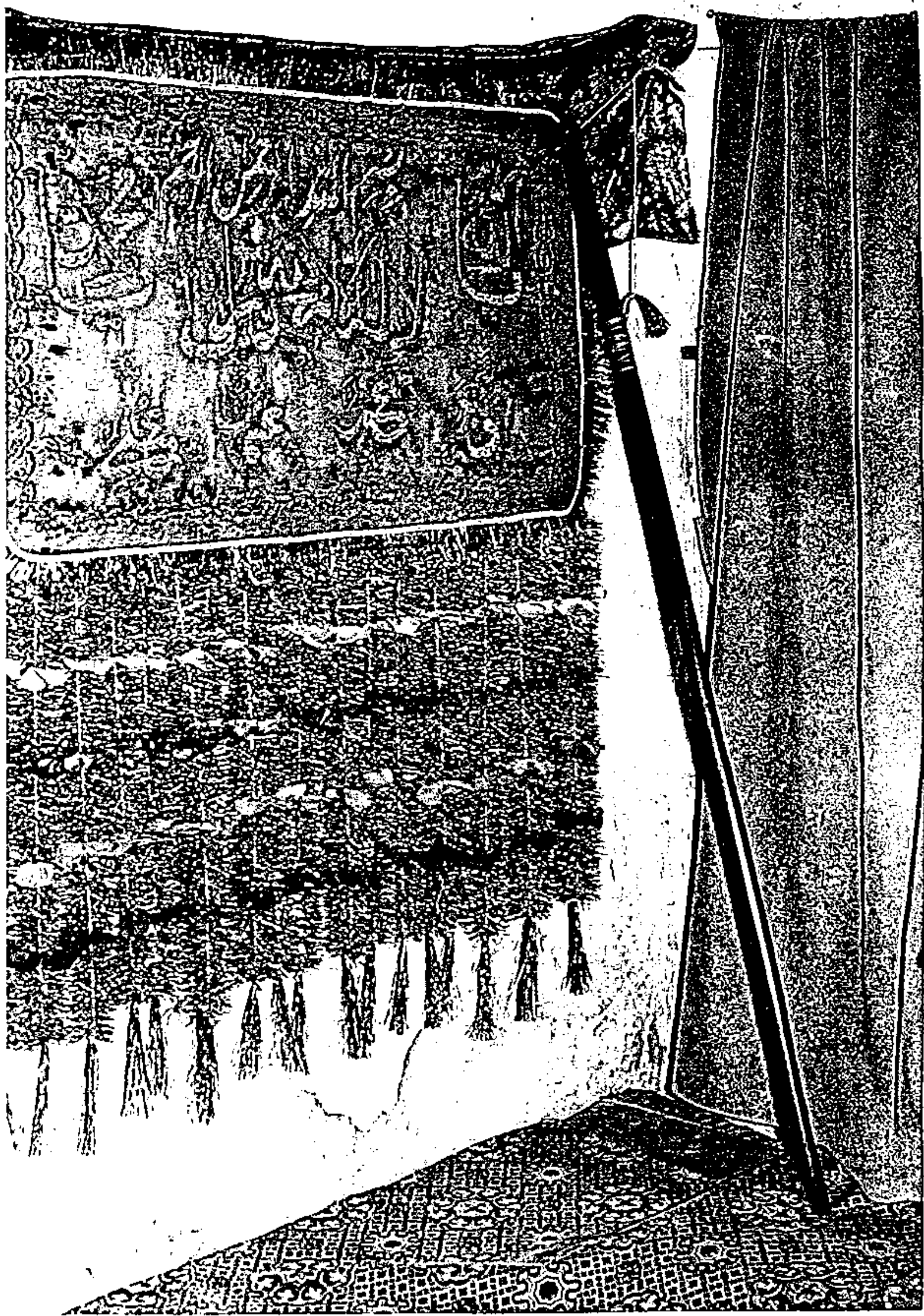
بابا جی کا عصا مبارک
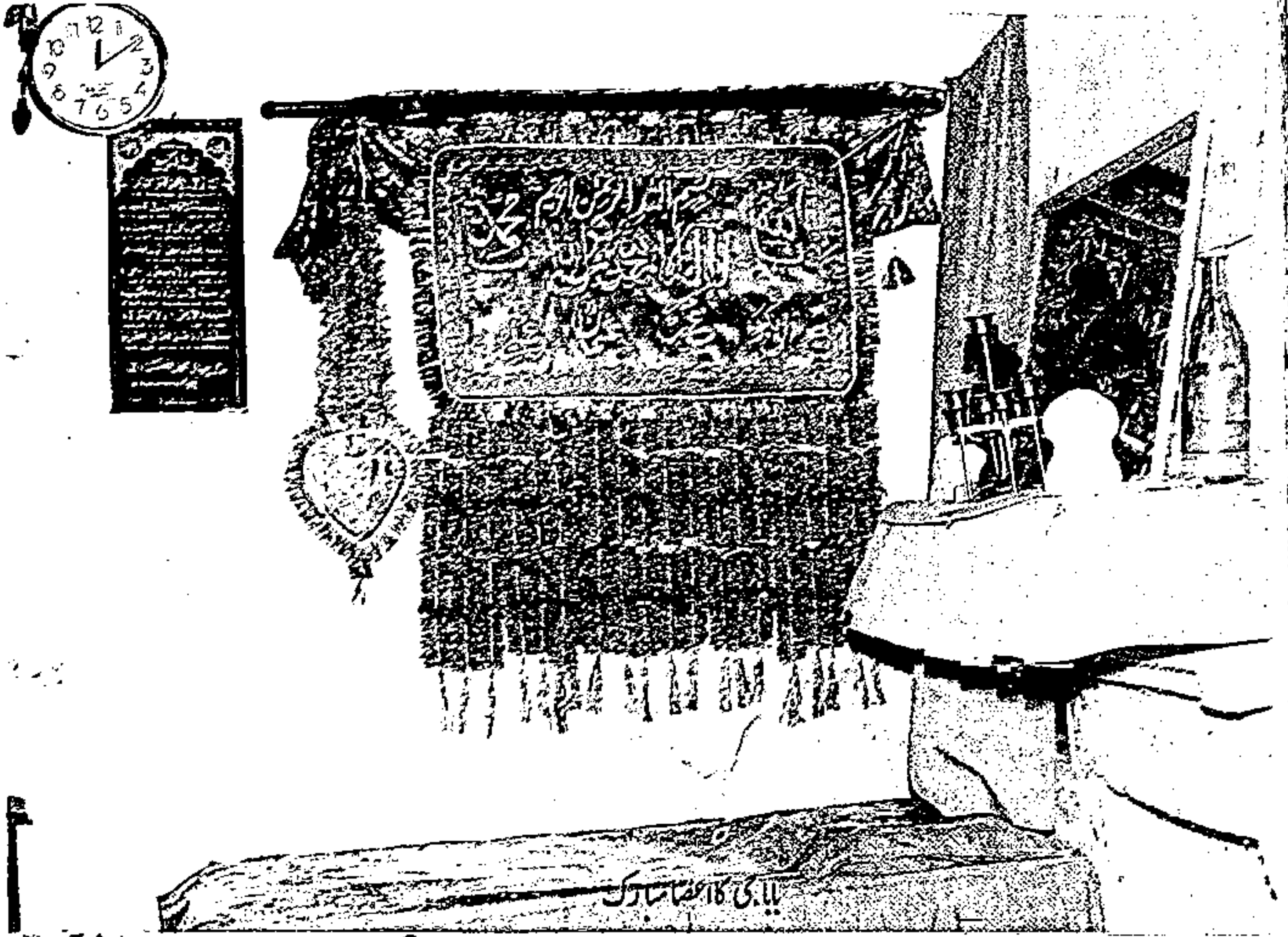
سید طاہر حسین گیلانی۔ حاجی فدا محمد۔ حاجی عبدالرزاق۔ سید مقصود حسین بابا جی کا عصا مبارک پکڑے ہوئے کھڑے ہیں

(بیٹھے ہوئے) سید ادیس رضا۔ سید محمد مظہر قیوم۔ سید تصدق حسین۔ سید بشارت علی

Marfat.com

کتابی صورت میں یہ چند اوراق، بلا شبہ ایک مخلص مرید کی طرف سے اپنے پیرو مرشد کے خانوادے اور ان کے آستانے کی سب سے بڑی خدمت ہیں اور اس اعتبار سے صدقہ جاریہ بھی ہیں کہ مشائخ مسانیاں کے احوال کے لئے قیامت تک ان سے استفادہ ہوتا رہے گا۔

اذکار الابرار کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے مصنف ایک صاحب علم و عمل اور مستجاب الدعوات شخصیت تھے۔ انہوں نے اپنے عہد کی علمی روایت کے مطابق قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ فارسی ادب کا بھی گہرا مطالعہ کر رکھا تھا۔ چنانچہ کتاب میں انہوں نے جابجا موقع و محل کی مناسبت سے آیات و احادیث، مختلف عربی عبارات اور فارسی کے منتخب اشعار سے استفادہ کیا ہے۔ نسخے کے آخر میں ایک منظوم شجرہ طریقت بھی ان کا نتیجہ فکر ہے۔

انتخاب اشعار کے سلسلے میں ان کی سخن فہمی اور شعر شناسی کی داد دینی پڑتی ہے۔ انہوں نے مولانا روم، سعدی شیرازی، حافظ شیرازی اور مولانا جامی جیسے عظیم فارسی شعراء کے اشعار بکثرت استعمال کئے ہیں۔

ان کی نثر اپنے دور کے ہندی الاصل اسلوب نگارش کا ایک جاندار نمونہ ہے۔ ان کی تحریر شستہ، سادہ، رواں اور دلآویز ہے۔ مترادفات کے استعمال کی طرف بھی ان کا خاصا جھکاؤ ہے۔ کہیں کہیں روایتی انداز بیان نے عبارت کو بوجھل بنا دیا ہے لیکن بحیثیت مجموعی، سادگی و رعنائی ان کے اسلوب کی امتیازی خصوصیات ہیں۔

ان کے عمدہ اسلوب کے نمائندہ چند مسجع و مقفی جملے دیکھیے:

---" از شیوہ تکلفات عاری بود و دل و زبانش در ذکر خدا جاری۔ ---- یگانہ عصر بود و علامہ دھر۔ نان وقف و لقمہ دریوزہ ھرگز نخوردی و حاجت خود پیش احدی از بندہ ھا، سوای حق جل و علا، نبردی بلکہ از دنیا و اھل دنیا نفور بودی و با فقر و فاقہ صبور" (برگ ۸ الف)

----" ای درویش! اگر از خدا ترسی و حق پرستی می گوئی، و بر راہ رحم می پوئی، این کار

خود در پیش آر و این بار بر سر خویش بردار" (برگ ۱۱ ب)

ایران۔ ہند تمدن کے بہت سے دیگر حسین و جمیل مظاہر کے علاوہ، برصغیر میں تخلیق ہونے والا فارسی نظم و نثر کا ذخیرہ بھی ان دو متنوع تہذیبوں کے خوبصورت امتزاج کا ایک بھرپور اظہار ہے۔ **اذکار الابرار** کا زمانہ تصنیف عہد شاہجہانی (۱۰۳۷ھ ۔۔ ۱۰۶۸ھ) کا دور آخر یا عہد عالمگیری (۱۰۶۸ھ ۔۔۔ ۱۱۱۸ھ) کا دور اول ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ گیارہویں صدی ہجری کے نصف آخر کی تخلیق ہے۔ اس دور کی دیگر فارسی تصانیف کی طرح، اس کی نثر میں بھی مقامی اثرات کی گہری چھاپ جھلکتی ہے۔ مصنف نے چارپائی (برگ ۷ب)، پالکی (برگ ۱۵ب)، ڈیوڑھی (برگ ۲۱ ب) اور چبوترہ (برگ ۲۳ب) وغیرہ جیسے مقامی الفاظ اور کچھ مقامی محاورے بڑی بے ساختگی سے استعمال کئے ہیں۔ گرامر کے لحاظ سے ہندوستانی اثرات کی کچھ مثالیں یہ ہیں:

______ ہنودان (۹ الف)

______ ہر دو صاحبان (۵ب)، دو سید فقیراں (۲۰ الف)

______ دو کسان نجیب الطرفان ۔۔۔ دختران معصومتان (۲۰ الف)

اذکار الابرار کی کچھ روایات، جو شاید سینہ بہ سینہ مصنف تک منتقل ہوئیں، محل نظر ہیں، انہوں نے تحریر کیا ہے کہ سید بدرالدین گیلانیؒ ۸۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے شاہ عباس ثانی کے دور حکومت میں، عین آغاز شباب میں بغداد سے رخت سفر باندھا اور اکبری دور میں وارد لاہور ہوئے۔ اس روایت میں تطبیق کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ کیونکہ شاہ عباس ثانی کا دور حکومت ۱۰۵۲ھ تا ۱۰۷۷ھ ہے۔ جبکہ اکبر کا زمانہ سلطنت ۹۶۴ھ سے ۱۰۱۴ھ تک ہے۔

ممکن ہے مصنف سے اس سماعی روایت کو ضبط تحریر میں لاتے ہوئے غلطی سرزد ہو گئی ہو اور وہ شاہ عباس اول کے بجائے شاہ عباس ثانی لکھ گئے ہوں۔ شاہ عباس اول ۹۸۹ھ سے ۹۹۶ھ تک صرف خراسان اور ۹۹۶ھ سے ۱۰۳۸ھ تک پورے ایران عظیم کا

Marfat.com

فرماں روا رہا ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی یہ کیسے ممکن ہے کہ شاہ بدر دیوانؒ سو سال سے زائد عمر میں عازم سفر ہوتے ہوں یا تو شاہ بدر دیوانؒ کا مذکورہ سال ولادت ٹھیک نہیں ہے، یا پھر یہ بات غلط ہے کہ آپؒ شاہ عباس اور اکبر اعظم کے ہمعصر تھے۔!

میرے زیر تحقیق دو قلمی نسخوں میں سے ایک جیبی سائز کا ہے اور بہت اچھی حالت میں موجود ہے۔ چونکہ اس کا آخری ورق موجود نہیں تھا، اس لئے ترقیمہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ اس کا سال کتابت متعین ہو سکا اور نہ ہی اسے نسخہ اساسی بنایا جا سکا، دوسرا نسخہ بڑے سائز کا ہے اور اچھی حالت میں ہے۔ یہ ۱۲۸۳ھ میں لکھا گیا ہے اور اس کے کاتب سید محمدؒ ولد سید سلطان محمدؒ ہیں۔ ترقیمے کی رو سے ان کا شجرہ نسب آٹھ واسطوں سے حضرت شاہ بدر دیوانؒ تک پہنچتا ہے۔ نسخے کا رسم الخط شکستہ آمیز نستعلیق ہے۔ عربی عبارات نسخ نما خط میں لکھی گئی ہیں۔ اسے نسخہ اساسی بنایا گیا اور تصحیح متن کے سلسلے میں جو قطع و برید یا اضافہ کیا گیا، اس کی تفصیل حواشی و تعلیقات میں دی گئی ہے۔

اس سے پہلے **اذکار الابرار** کا کوئی ترجمہ نہیں ہوا، البتہ "باغ سادات" المعروف بہ "در نجف ظہور ایمان" کے مصنف حکیم سید پیر محمد شاہ نے حضرت شاہ بدر دیوانؒ کے حالات کے ضمن میں، اس کے بعض حصوں کا اردو خلاصہ لکھا ہے۔ مذکورہ کتاب شیخ عطا محمد اینڈ سنز تاجران کتب، کشمیری بازار نے ۱۹۴۷ء میں تیسری بار شائع کی تھی۔ اس کتاب کے صفحہ ۶۳ سے صفحہ ۷۰ تک، حضرت شاہ بدر دیوانؒ کا شجرہ مبارک اور حالات زندگی تحریر کئے گئے ہیں اور اس سلسلے میں مصنف کا واحد ماخذ **اذکار الابرار** ہی ہے!

باغ سادات میں حضرت شاہ بدر دیوانؒ کا سال وفات ۹۷۸ھ لکھا گیا ہے، جبکہ بہت سی دیگر مستند کتابوں میں ۱۰۱۸ھ کو آپؒ کا سال رحلت بیان کیا گیا ہے۔ یہ روایت اتنے تواتر سے منقول ہوتی ہے کہ اسی پر یقین کرنا چاہئیے۔

ترجمے کے ضمن میں، میں نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ آسان اور بامحاورہ ہو۔

Marfat.com

فارسی اشعار کا ترجمہ بطور خاص بہت عام فہم انداز میں کیا گیا ہے۔ تفہیم مطالب میں سہولت کے پیش نظرِ مناسب مقامات پر پیرے بنا دیے گئے ہیں۔ مخطوطے کے آخر میں کچھ منظوم و منثور شجرے تھے، تبرکاً ان کا متن بھی ترجمے سمیت شامل کیا جا رہا ہے۔ ایک تاریخی خاندانی دستاویز کا عکس، متن اور ترجمہ بھی ضمیمے میں دیا جا رہا ہے۔

آخر میں مجھے سید ریاض احمد گیلانی (صدر شاہ بدر دیوان ویلفیئر سوسائٹی رجسٹرڈ) محترم سید مقصود حسین گیلانی جنرل سیکرٹری، جناب سید بشارت علی گیلانی (سیکرٹری)، سید طاہر حسین گیلانی، سید تصدق حسین گیلانی کا خصوصی شکریہ ادا کرنا ہے کہ انہوں نے ہر مرحلے میں میری بھرپور مدد کی اور اگر ان کی تشویق میرے شامل حال نہ ہوتی تو شاید یہ کام پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکتا۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

۷ ستمبر ۱۹۹۵ء۔ لاہور

معین نظامی

Marfat.com

Marfat.com

اردو ترجمہ اذکار الابرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین، والصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ واہل بیتہ وعترتہ اجمعین

امابعد!

فقیر حقیر پر تقصیر، حضرت گیلانیؒ کی اولاد عظام اور حضرت صاحب مسانیؒ کے خاندان عالیشان کی خاک پا، غلام غلامان شیخ بہاء الدین متوطن چک بازید، مرید خاص محبوب رب غیور سید عبدالشکور پور ولی مشہور سید صابر معفور بن سید السادات منبع البرکات والحسنات، مجمع الفیوضات والکرامات، زبدۃ النجباء العظام، قدوۃ الاولیاء الکرام، سلالہ خاندان مصطفوی، نقادہ دودمان مرتضوی، سید الحسنی البغدادی، قطب الاقطاب صوبہ پنجاب، واصل باللہ، موصل الی اللہ، تارک الدنیا، راغب العقبیٰ، رئیس السالکین، امیر العارفین حضرت سید بدرالدین رضی اللہ عنہم اجمعین، کافی عرصے سے یہ چاہتا تھا اور عقیدت کیش دل میں یہ سوچتا تھا کہ اپنے گناہوں کی مغفرت کے لئے دنیا میں کوئی مضبوط وسیلہ چھوڑ جائے اور صفحہ روزگار پر کوئی غیر معمولی یادگار لکھ جائے، جو دنیا میں یادگار اور آخرت میں نجات کا باعث ہو۔

اس بناء پر میں نے اس خاندان عالیشان کے بزرگوں کے حالات و واقعات اور کرامات و مقامات لکھے ہیں۔ جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا یا اپنے پیرو مرشد سے سنا تھا، وہ میں نے لکھ دیا ہے۔ پیرو مرشد نے یہ حالات و واقعات اپنے والد بزرگوار کی زبانی سنے یا ملاحظہ فرمائے تھے۔

میں نے اس کتاب کا نام **اذکار الابرار** رکھا ہے خدائے بزرگ و برتر اسے درجہ قبولیت سے نوازے۔

راسخ قدم طالبین اور نیک نفس قارئین و سامعین سے امید ہے کہ مجھ کم فہم کو ذکر نیک اور دعائے فاتحہ سے یاد فرمائیں گے اور کبھی دل سے فراموش نہیں کریں گے۔

یاالٰہی اس کے مصنف، پڑھنے والے، سننے والے اور ہر اس شخص کی مغفرت فرما، جس نے اس سلسلے میں کوئی خدمت انجام دی ہے۔ آمین ثم آمین

Marfat.com

باب اول

قطب زمانیاں حضرت شاہ بدرالدین مسانیاںؒ کے احوال میں

آپؒ حسنی، گیلانی، رزاقی ہیں۔ آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے :

سید بدرالدین بن سید شرف الدینؒ بن سید علاء الدینؒ بن سید شمس الدین محمدؒ بن سید احمد ملقب بہ ریزہ چینؒ بن سید قاسمؒ بن سید شرف الدین یحیی قتالؒ (شہید تاتار) بن سید شہاب الدینؒ بن قاضی القضاۃ سید ابو صالح نصرؒ بن قطب الاقطاب سید عبدالرزاقؒ بن قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی میراں محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

آپؒ اپنے والد بزرگوار سے بیعت تھے۔ آپؒ کا شجرہ بیعت وارادت بھی یہی سلسلہ عالیہ قادریہ ہے۔ آپؒ بغداد میں پیدا ہوئے، چنانچہ آپؒ اور آپ کے بھائیوں کی اولاد اب تک بغداد میں موجود ہے۔

آپؒ کے تولد مبارک کی تاریخ یوں لکھی گئی ہے :

زہجرت	ہشتصد	نہ	کم	ز ہفتاد
تولد	گشت	بدر	الدینؒ	بہ بغداد

(سید بدرالدینؒ ۸۶۱ھ میں، بغداد میں پیدا ہوئے)

روایت ہے کہ :

جب آپؒ بچپن گزار کر سن بلوغت اور عہد شباب کو پہنچے تو آپؒ کے جد امجدؒ نے خواب میں آپؒ کو حکم دیا کہ "اے جان بابا! جاؤ ہم نے تمہیں ملک پنجاب کا ولی بنادیا ہے اور اس ملک کی صوبہ داری تمہیں سونپ دی ہے"۔ آپؒ نے وہ ارشاد بہ سرو چشم قبول کرتے ہوئے عرض کیا: "اے جد امجد میں وہاں کس مقام پر سکونت اختیار کروں؟ حکم ہوا یہاں سے اپنا کوزہ پانی سے بھر کر لے جاؤ، جہاں پانی ختم ہو جائے، وہیں قیام پذیر ہو جانا"!

آخر بادشاہ بغداد صاحب قرانی شاہ عباس ثانی (صفوی) کے عہد میں اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ نے رخت سفر باندھا۔ ہر چند کہ بادشاہ وقت نے بڑی منت ساجت سے
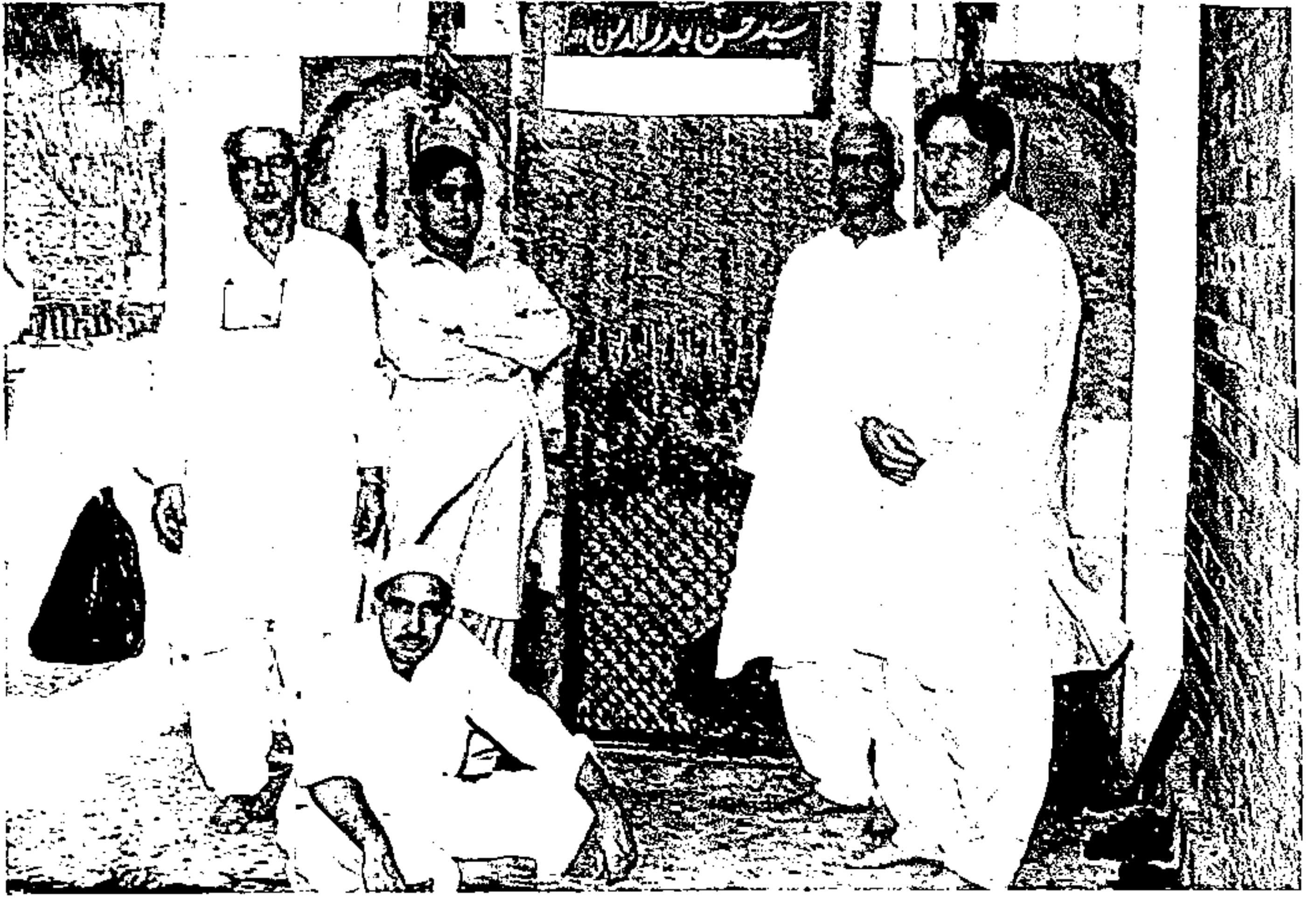
بابا جی کے سالانہ عرس مبارک (۱۲ ربیع الاول) کی تصویری جھلکیاں

سید طاہر حسین گیلانی۔ سید مقصود حسین۔ سید بشارت علی۔ سید ریاض احمد۔ سید تصدق حسین

سید تصدق حسین لنگر تقسیم کر رہے ہیں

Marfat.com

آپ کو روکنا چاہا اور تقریباً ایک منزل تک آپ کے پیچھے پیچھے چلا، مگر آپؒ اس سے معذرت کر کے چل پڑے اور جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے دور حکومت میں دارالسلطنت لاہور میں پہنچے۔ لاہور میں آپ نے بارہ سال یا کچھ کم و بیش قیام کیا اور کئی چلے کیے۔ چلہ مبارک کی جگہ اب تک وہاں موجود ہے۔ اطراف و اکناف کے بہت سے لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت ہو کر سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل ہوئے۔

کچھ عرصے کے بعد موضع کندیلہ کے سردار نادر ملک نے، جو آپ کا مرید تھا، آپ سے کندیلہ میں قیام پذیر ہونے کی درخواست کی۔ آخر اس کا عجز و نیاز دیکھ کر آپ اس طرف روانہ ہوئے۔ جب موضع مسانی میں پہنچے تو اس کوزے کا وہ پانی ختم ہو گیا، جو اتنے برس ختم نہیں ہوا تھا۔ کوزے میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔

یہ دیکھتے ہی آپ نے موضع مسانی میں قیام پذیر ہونے کا فیصلہ کر لیا اور وہیں ڈیرہ ڈال دیا۔ یہاں آپ نے بہت سے عوام و خواص کو دنیوی مشاغل سے ہٹا کر یادِ خدا میں مشغول کیا۔ چنانچہ ان میں سے کچھ لوگوں کا ذکر انشاء اللہ آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔

روایت ہے کہ :

جب آپؒ نے قادر پاک کے حکم پر مسانی میں قیام کیا تو اس وقت موضع پنج گرائیں میں سید محمود بھاگڑی مقیم تھے۔ انہیں اس علاقے میں اس ولی کا قیام ایک آنکھ نہ بھایا۔ اس لئے وہ بہت سے مسائل کھڑے کرتے رہتے تھے۔

ایک بار جمعہ کے دن آپ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر، قصبہ بٹالہ سے اپنے گاؤں کی طرف آرہے تھے۔ سید بھاگڑی بھی بٹالہ سے اپنے گاؤں جانے کے لئے گھوڑے پر پیچھے پیچھے چلے آرہے تھے، راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی۔ سید بھاگڑی نے طنزاً آپ سے کہا: آئیے بھائی صاحب! نماز جمعہ کے لئے دوڑ لگاتے ہیں، ذرا دیکھیں تو سہی ہم دونوں میں سے کون جلدی پہنچتا ہے" !

آپ نے جواب میں فرمایا: اگرچہ آپ جوان گھوڑے پر سوار ہیں اور میں اونٹ پر، لیکن

مجھے امید ہے کہ خدا، جو بے کسوں کا والی ہے، مجھے آپ سے پہلے پہنچا دے گا!

سید بھاگڑی ایک تنومند گھوڑے پر سوار تھے۔ انہوں نے گھوڑے کو ایڑ لگا دی، اچانک گھوڑا قضائے الٰہی سے گر پڑا۔ سوار کے دانت ٹوٹ گئے اور سخت چوٹیں آئیں۔ ہونٹوں کا زخم کچھ عرصے میں ناسور بن گیا۔

چنانچہ سید گیلانیؒ نماز جمعہ میں شامل ہو گئے اور سید بھاگڑی اس سے محروم رہے۔

کچھ دنوں بعد جب پھر ملاقات ہوئی تو سید بھاگڑی نے آپ سے کہا: دیکھیں گے کہ ہمارے بعد بھلا میری قبر پر چراغ جلتا ہے یا تمہاری قبر پر! آپ اگرچہ بہت سلیم الفطرت اور حلیم الطبع تھے، لیکن ان طنز آمیز باتوں سے جوش میں آ گئے اور فرمانے لگے: "اگر اللہ نے چاہا تو مسانی میں میری قبر پر ایسا چراغ روشن ہو گا جس کی روشنی پوری دنیا میں پھیل جائے گی اور حادثات کی آندھیاں اور زمانے کی گردشیں اسے قیامت تک نہیں بجھا سکیں گی اور میری اولاد قیامت تک یہیں رہے گی۔ سید صاحب! آپ اپنی قبر کے چراغ کے بارے میں کیا ڈینگیں مار رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی تو قبر بھی یہاں نہیں بن پائے گی، بلکہ آخر کار آپ کی اولاد بھی یہاں نہیں رہے گی"! یہ سن کر سید بھاگڑی نے شاہ شہاب الدین بخاریؒ سے رجوع کیا اور ساری تفصیل بتائی۔ سید بخاری نے فرمایا: "اے سید محمود! سید بدرالدین گیلانیؒ کے ساتھ ہرگز بے جا لڑائی جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ خدا اور رسول کے ہاں اس کا مرتبہ ہم تم، بلکہ یہاں کے تمام اولیاء کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

کیونکہ ایک رات میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں اس مملکت کے تمام اولیاء اور مشائخ کھڑے ہیں۔ سید بدرالدینؒ بھی وہاں موجود ہیں، آنحضرتؐ نے انہیں بلا کر نہایت عزت و احترام سے اپنے پاس بٹھا لیا اور بہت کچھ تلقین فرما کر اکابر حاضرین میں سے ممتاز و سرفراز کیا"۔

سید بھاگڑی آپؒ کے کشف و کرامات اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے اور اب اپنے پیرو مرشد کی زبانی بھی انہیں سید بدرالدین گیلانیؒ کے مرتبے کا پتہ چل گیا، چنانچہ انہوں نے آپؒ

۱۰/۲/۹۳

Marfat.com

کے ساتھ نزاع و اختلاف چھوڑ دیا اور دونوں میں یوں اتفاق و دوستی ہو گئی جیسے یک جان دو قالب ہوں :

متحد جان ھای شیران خدا
جان گرگان وسگان از ہم جدا

(اللہ کے شیر ایک دوسرے سے متحد و متفق ہوتے ہیں۔ بھیڑیے اور کتے ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں)

بعد میں آپؒ کی دعا سے سید بھاگڑی کا ناسور ٹھیک ہو گیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بھاگڑی مرحوم کی اولاد ہمیشہ روضہ مقدسہ کی زیارت کے لئے آتی رہی۔ زمینیں ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے، دونوں حضرات کی اولاد میں بعض اوقات جنگ و جدل تک کی نوبت آجاتی تھی لیکن سید بھاگڑی کی اولاد خانقاہ کی نذر و نیاز اور روضہ مبارک کی حاضری کبھی موقوف نہیں کرتی تھی۔ ان کے گھروں میں جب بھی شادی، بیاہ یا ختنہ وغیرہ کی کوئی رسم ہوتی تو وہ روضہ شریف کے لئے نذرانہ، غلاف اور مٹھائی لایا کرتے تھے۔

یا اللہ دونوں جہانوں میں ان کے فیض، نور، برکت، اور ظہور میں اضافہ فرما!

روایت یہ ہے کہ :

حضرت سید بدرالدینؒ اپنی سواری کے لئے اونٹ رکھا کرتے تھے۔ کبھی کبھی ہفتے یا مہینے میں ایک آدھ بار بٹالہ تشریف لے جاتے تو محلہ پوریاں میں اپنے عقیدت مند سادات کے گھروں میں ٹھہرتے۔ ہر میزبان اپنی سعادت جان کر آپؒ کے اونٹ کو چرانے اور گھاس واس کھلانے چراگاہ میں لے جاتا۔ چنانچہ یہ لوگ اب تک "ٹُدری چار" کہلاتے ہیں۔

کبھی کبھی آپؒ محلہ اولان میں درزیوں کے ہاں قیام پذیر ہوتے۔ یہ درزی آپؒ کے خاص مرید اور مخلص خادم تھے۔ آپؒ بھی ان پر بہت لطف و کرم کرتے تھے۔ ایک بار آپؒ نے وہیں ایک گھر میں، صحن کے ایک کونے میں، راستے کے متصل اپنا مسواک دفن کر دیا۔ یہ مسواک کنار کی جڑ کا تھا۔ کچھ عرصہ بعد جڑ پھوٹ نکلی اور درخت بن گیا۔ مسافر آتے جاتے

ہوتے اسے سلام کرتے ہیں۔ کوئی شخص بھی اسے گستاخانہ انداز میں دیکھنے کی جرات نہیں کرتا، نہ کوئی اس کی شاخیں کاٹتا ہے، نہ چھلکا اتارتا ہے۔ عوام الناس اسے شاہ بدرالدینؒ کی بیر کہتے ہیں۔

روایت ہے کہ:

ایک دن سید بدرالدین گیلانیؒ اور شاہ شہاب الدین بخاریؒ اکٹھے جامع مسجد بٹالہ میں بیٹھے ہوتے تھے کہ ایک بڑھیا آکر رونے دھونے لگی۔ اس نے فریاد کی کہ: "آپ دونوں ولی کامل بیٹھے ہیں۔ خدا اور رسول کے واسطے مجھے مصیبت سے نجات دلائیے"۔ انہوں نے پوچھا "بتاؤ بات کیا ہے"؟ کہنے لگی: "میرا بیٹا فلاں خاندان سے منسوب ہے اور ایک مدت سے فلاں دور دراز علاقے میں طلب روزگار کے سلسلے میں گیا ہوا ہے۔ اب کچھ دنوں سے اس خاندان والے مجھ عاجزہ سے شدید مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں فوری طور پر اپنے بیٹے کو بلوالوں۔ میں اتنے لمبے سفر پر کسے بھیجتی؟ میرے پاس کسی کو بھیجنے کے لئے اخراجات بھی نہیں تھے۔ ناچار میں نے چپ سادھ لی اور ان لوگوں سے پہلو تہی کرنے لگی۔ اب آخر کار ان لوگوں نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ اگر پانچویں روز تک میرا بیٹا واپس نہ آیا تو وہ اپنی بیٹی کسی اور کو دے دیں گے۔ انہوں نے مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا کہ میں نے یہی بات انہیں لکھ کر دے دی ہے اور انگوٹھا بھی لگا دیا ہے۔ اس کے بعد میں نے بہت کوششیں کیں، مگر بے سود، آخر میں نے دیکھا کہ اولیاء اللہ کی مدد اور دعا کے علاوہ میری اور کوئی پناہ گاہ نہیں تو مجبور ہو کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہوں"۔

اگر دعوتم رد کنی ور قبول

من و دست و دامان آل رسولؐ

(آپ میری خواہش رد کر دیں یا قبول، قیامت کے دن میرا ہاتھ ہو گا اور آل رسولؐ کا دامن)

یہ سن کر سید گیلانیؒ نے سید بخاری سے کہا: "برادر محترم! اس بے چاری کا کچھ کیجیے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کے لئے دعا مانگیے"۔

Marfat.com

سید بخاری نے فرمایا: "این کار از تو آید و مردان چنین کنند"

(یہ کام آپ ہی کر سکتے ہیں اور مرد ایسے ہی کام کیا کرتے ہیں)

آخر ہمارے حضرتؒ نے بڑھیا سے کہا: "اچھا تم جاؤ اور آج رات اطمینان سے میٹھی نیند سو جاؤ، حوصلہ رکھو، کل انشاء اللہ تمہارا بیٹا تم سے آن ملے گا"۔

بڑھیا خوشی خوشی اپنے گھر آکر سو گئی اور سید گیلانیؒ خاص لمحوں میں مخصوص جگہ پر محو دعا ہو گئے۔ اللہ نے ان کی دعا سن لی۔ نوجوان کے موکلوں کو حکم ہوا کہ اس درویش سید کی خاطر اسے چارپائی پر سوتے ہوتے ہی اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا جائے۔ موکلوں نے رات ہی رات میں حکم کی تعمیل کر دی۔ صبح جب بڑھیا بیدار ہوئی تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کا بیٹا، اس کے پاس ہی چارپائی پر سویا پڑا ہے۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور محو ثنا ہو گئی۔

لوگ اس واقعے پر حیران رہ گئے۔ خود راقم الحروف یہ لکھتے لکھتے ان کے علو درجات اور کرامات پر شادمان ہوا۔ اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی۔ اچانک میرے پیرومرشد سید عبدالشکور نے خواب میں جلوہ گر ہو کر فرمایا:

زجدم بدین نکتہ راضی مشو
از این خوبتر ماجرائی شنو

(میرے جد امجد کے بارے میں اتنی سی بات پر ہی خوش نہ ہو جا، اس سے بہتر واقعہ سن)

روایت ہے کہ:-

آپؒ شب و روز عبادت و مجاہدت میں مشغول رہتے تھے۔ ایک لمحہ بھی یاد الٰہی کے بغیر نہیں گزارتے تھے۔ تکلفات سے عاری تھے۔ دل و زبان پر ذکر خدا جاری رہتا تھا۔ زہد و تقویٰ میں پیشوائے زمانہ تھے۔ شریعت میں مستحکم اور طریقت میں راسخ تھے۔ اہل اللہ، صاحب نسبت، یگانہ عصر اور علامہ زمان تھے۔ آپؒ نے کبھی وقف کی روٹی یا خیرات کا لقمہ نہیں کھایا۔ خدا کے سوا کبھی کسی انسان کے سامنے اپنی حاجت بیان نہیں کی۔ دنیا اور دنیا والوں سے بیزار رہتے۔ فقر و فاقہ پر صابر و شاکر تھے۔ ہمیشہ محنت مزدوری کی اجرت سے گزارہ چلاتے۔

بظاہر آپؒ چکی چلاتے اور آٹا پیسا کرتے تھے۔ گاؤں کے لوگ شام کو ان کے گھر غلہ پہنچا جاتے اور علی الصبح پسا ہوا آٹا لے جاتے۔ لوگ جو کچھ بھی اجرت دیتے، آپؒ خاموشی سے لے لیتے۔

ایک دن علاقے کے ایک زمیندار کو خیال آیا کہ کیوں نہ اس راز سے پردہ اٹھایا جائے

حسد، مرد را بر سر کینہ داشت

(حسد نے اس شخص کے دل میں کینہ پیدا کر دیا)

وہ چپکے سے ایک دیوار کے پیچھے چھپ گیا۔ اس نے دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی ہے۔ دانے پس رہے ہیں اور آپؒ رات بھر نماز، اوراد اور وظائف میں مشغول رہے ہیں۔ آنحضرتؒ کو کشف باطن سے معلوم ہو گیا کہ فلاں شخص باہر کھڑا ہے اور یہ راز اس پر فاش ہو چکا ہے۔ آپؒ نے حجرے سے باہر آ کر اسے سختی سے منع کیا کہ یہ بھید کسی کو نہ بتانا نہیں تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا اور کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس بدکردار نے شامت کے مارے یہ بات بہت مشہور کر دی۔ اسے بدگمانی سے یقین ہو گیا کہ یہ فقیر سید جادوگر ہے۔ اس نے سب سے کہا کہ اس جادوگر کو یہاں سے نکال دینا چاہیے۔ چنانچہ ان بدبختوں نے ان کا سرکنڈوں کا جھونپڑا گرا دیا اور خس و خاشاک منتشر کر دیا۔ یہ نامناسب حرکت کرنے والے تمام زمیندار مختلف امراض میں مبتلا ہو کر مرے۔ خدا نے انہیں یوں نیست و نابود کیا کہ صفحہ ہستی پر ان میں سے کسی ایک کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔

نہ نامی ماند زیشان، نہ نشانی

نہ در دست زمانہ داستانی

(نہ ان کا نام و نشان باقی رہا، نہ زمانے میں ان کی کہانی باقی رہی)

روایت ہے کہ:

جب آپؒ مسانی میں قیام پذیر ہوتے تو وہاں تالاب اچل کی بہت شہرت تھی۔ یہ تالاب ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ کے دور حکومت میں اچل و نچل نامی دو ہندو بھائیوں نے بنایا

6.10.1993

حجرہ باباشاہ بدر دیوانؒ

کھوئی حجرہ باباشاہ بدر دیوانؒ

Marfat.com

تھا۔ ان دونوں بھائیوں نے گورپائی کا دعویٰ کیا تھا۔ بٹالہ میں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ مقامی اور گردو نواح کے لوگ نذر و نیاز لے کر وہاں نہانے جاتے۔ چنانچہ اب بھی یہاں ہر سال لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اور خوب تماشا اور لہو ولعب ہوتا ہے۔

اس زمانے میں بھی ہندو جوگی اس مشہور تالاب پر رہتے تھے اور اپنے دین و آئین کے مطابق کشف و کرامات دکھایا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص خود بخود کوئی نذرانہ لے آتا تو بہتر، وگرنہ یہ لوگ جادو کے ذریعے وصول کر لیا کرتے۔ یہاں تک کہ شہروں اور دیہاتوں کے رہنے والوں نے دودھ، لسی اور دوسری چیزوں کا جو ذمہ لے رکھا تھا، اس میں وہ کبھی کوتاہی نہیں کرتے تھے۔ اگر کبھی اس میں گڑبڑ ہوتی تو ان کی گایوں اور بھینسوں کا دودھ سوکھ جاتا اور تھنوں سے دودھ کی جگہ خون نکلنے لگتا۔ جو چیزیں پڑی ہوئی ہوتیں، خراب ہو جاتیں، اگر وہ کسی چیز کا مطالبہ کرتے اور ان کا مطالبہ پورا نہ کیا جاتا تو بہت نقصان ہوتا۔

اتفاقاً ایک دن کوئی مسافر مسانی سے گزرا۔ اس نے یہاں کے باشندوں سے دودھ یا لسی مانگی۔ حضرتؒ کا خادم میاں درویش محمد بھی وہاں موجود تھا۔ سب لوگوں نے بالاتفاق کہا کہ آج تمام شہر والوں نے دودھ اور لسی اچل کے فقیروں کے لئے نذرانہ لے کر جانا ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو دودھ خون میں بدل جائے گا اور مال مویشی کا نقصان ہو گا۔ یہ بات سن کر خادم کو غصہ آگیا۔ اس نے اپنے مرشد حقیقی کی خدمت میں گزارش کی: "یا حضرت! خدا نے انبیاء اور اولیاء کو مظہر ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ انہیں اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ مخلوق خدا کو گمراہی اور کفر و ضلالت سے بچائیں۔ انہیں دین محمدیؐ اور شریعت نبویؐ کا رستہ دکھائیں۔ لوگوں کے دلوں کو اسم الہیٰ کے صیقل سے، کفر کے زنگ اور شرک کی سیاہی سے بچائیں۔ آپؒ کی ذات بابرکات کو اللہ تعالیٰ نے اس ولایت کا والی بنایا ہے اور دیوان قضا میں ملک پنجاب کی صوبہ داری آپؒ کے نام لکھی ہوتی ہے۔ یہ بدکردار کون ہوتے ہیں جو آپؒ جیسے عالی قدر کے علاقے میں ایسی کارستانیاں کریں"۔

چونکہ آپؒ بہت سلیم الطبع اور حلیم الفطرت تھے، اس لئے پہلے تو آپؒ نے اس

درویش کی التماس قبول نہ کی اور فرمایا: "تنبیہ و تادیب کے بغیر یہ لوگ ان غلط حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے اور کسی کو تکلیف پہنچانا درویشوں کے شایان شان نہیں ہے!"

مباش در پی آزار و ہرچہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

(کسی کو تکلیف نہ دے اور اس کے علاوہ جو جی میں آئے کرتا رہ، کیونکہ ہماری شریعت میں صرف یہی فعل گناہ ہے)

خادم نے بڑی عاجزی وانکساری سے دوبارہ درخواست کی۔ آخر اس کے تکرار اور اصرار پر آپؒ کی رگ ہاشمی پھڑک اٹھی۔ آپؒ نے حکم دیا کہ لوگوں کو منع کر دو کہ ان خبیثوں کو ہرگز کچھ نہ دیں اور انہیں علی الاعلان بتادیں کہ فلاں درویش سید نے ہمیں منع کر دیا ہے۔ لوگوں نے آپؒ کے حکم کی تعمیل کی۔

یہ صورت حال دیکھ کر ان کا گرو آپؒ کی خدمت میں آیا اور اظہار کرامت کا مطالبہ کیا۔ آپؒ نے باعزم اور پختہ کار درویشوں کی سنت کے مطابق پہلے تو اظہار کرامت سے معذوری ظاہر کی اور بڑی عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کیا۔ وہ جادوگر اپنی کرامت دکھانے کے لئے اڑنے لگا۔ یہ دیکھ کر آپؒ نے اپنے جوتوں کو اشارہ کیا۔ آپؒ کے جوتے فضا میں اس کا تعاقب کرنے لگے۔ آخر اس گمراہ کے سر کی مرمت کرتے ہوئے اسے زمین پر اتار لائے۔ آپؒ نے اس علاقے سے ان کا نام و نشان مٹا دینے کی ٹھان لی۔ تمام منکرین نے آپؒ کی ولایت کا اقرار کیا اور عہد کیا کہ آئندہ لوگوں پر حکم نہیں چلائیں گے۔ دودھ، لسی، مکھن وغیرہ کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ پھر انہوں نے اپنے باطل اقوال وافعال پر نادم ہو کر استغفار کیا اور بہت زیادہ التجا کی کہ ہمیں اپنے تالاب سے جلاوطن نہ کیجیے۔ آپؒ نے ان کی درخواست قبول کر لی اور فرمایا: "جاؤ، اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ تمہارا یہ تالاب ہمیشہ ہندوؤں کی عبادت گاہ بنا رہے گا۔ یہاں ہر سال بٹالہ اور گردونواح کے لوگوں کا بہت بڑا اجتماع ہوا کرے گا"۔ یوں وہ ڈرے سہمے ہوئے اور خاک بسر واپس چلے گئے۔

Marfat.com

روایت ہے کہ:

مسانی میں آپؒ شروع شروع میں بافندوں کے گھر ٹھہرے تھے۔ وہ اپنے گھر میں آپؒ کا قیام اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ ایک دن میاں درویش محمد مرحوم گھوڑے پر سوار ایک خادم اور بہت سارے سازو سامان کے ساتھ کہیں سے ادھر آ نکلا۔ سپاہیوں اور سرکاری ملازموں جیسی بودو باش رکھتا تھا۔ ظالم اور ناعاقبت اندیش تھا۔ جس منزل پر بھی پڑاؤ کرتا، لوگوں کو بیگار پکڑ کر، سامان اٹھوا کر اگلی منزل تک لے جاتا۔ ہر منزل پر پرانے لوگوں کو چھوڑ دیتا اور نئے غریبوں کی شامت آ جاتی۔ اس گاؤں میں بھی اس نے اپنی پرانی عادت کے مطابق آپؒ کے خادم جولاہوں کو پکڑ لیا۔ آپؒ نے فرمایا: "یہ بے چارے غریب اس قابل نہیں ہیں. بہتر یہی ہے کہ ان کا خیال چھوڑ دو اور انہیں رسوانہ کرو"۔ اس کی ہدایت کی گھڑی آ چکی تھی۔ کہنے لگا "اگر آپؒ اتنے ہی خدا ترس، حق پرست اور رحم دل ہیں تو ان کا کام خود کر دیں اور میرا سامان اپنے سر پر اٹھالیں"! آپؒ نے قبول کر لیا اور سامان اٹھا کر چل دیے۔

سوار آگے آگے چلا جاتا تھا اور آپؒ پیچھے پیچھے۔ راستے میں اس نے کہیں مڑ کر پیچھے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔ آپؒ آرام سے چلے آ رہے تھے۔ سامان سر مبارک سے اوپر ہوا میں اڑتا آ رہا تھا۔ درویش محمد حیران پریشان ہو گیا۔ اسے بہت ندامت ہوئی کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔ یہ شخص یقیناً کوئی ولی کامل ہے۔ میں بے ادبی کر کے گنہگار ہو گیا ہوں۔ وہ استغفار کرتے ہوئے اور لاحول ولا پڑھتے ہوئے آپؒ کے قدموں پر گر پڑا اور معافی کا طالب ہوا کہ اب میں نے حق کو پہچان لیا ہے۔ میں دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ آپؒ کو دل و جان سے اپنا ہادی بناتا ہوں۔ آپؒ کے دست مبارک پر سابقہ گناہوں سے تائب ہوتا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے براہ راست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل کر لیجیے کہ آپؒ جیسے گیلانی کے ساتھ ارادت کے طفیل مجھے دینی و دنیوی سعادت حاصل ہو جاتے اور میں دنیا کو ٹھوکر مار دوں۔

مختصر یہ کہ وہ مخلص مرید اور منظور نظر بن گیا۔ اس نے سارا مال، دولت، گھوڑے، اسلحہ وغیرہ راہ خدا میں دے دیا اور باقی ساری زندگی مرشد کی خدمت میں یاد خدا میں گزار دی۔

Marfat.com

جزاک اللہ کہ چشمم باز کر دی | مرابا جان جان ہمراز کردی
زمہر غیر بگستی دل من | حریم وصل کر دی منزل من
اگر ہر موی من گردد زبانی | زتو رانم بہ ہریک داستانی
نیارم گوہر شکر تو سفتن | سرموئی زاحسان تو گفتن

(خدا کا شکر کہ تم نے میری آنکھیں کھول دیں اور مجھے محبوب کا ہمراز بنا دیا۔ تو نے غیر کی محبت میرے دل سے نکال دی اور وصال کا محل میری منزل بنا دیا۔ اگر میرا ایک ایک بال بھی زبان بن جائے اور میں ہر زبان سے تیرا شکر ادا کرنے لگوں تو اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا، تیرے احسانات کا ایک ذرہ بھی بیان نہیں ہو سکتا)۔

درویش محمد، آپؒ کی زندگی میں ہمیشہ خادم حضوری رہا۔ اس نے بہت زیادہ خدمت کی۔ آپؒ کے وصال کے بعد بھی وہ ہر وقت روضہ مبارکہ پر حاضر رہتا اور مجبوری کے علاوہ ایک منٹ کے لئے بھی ادھر ادھر نہیں ہوتا تھا۔ وہ آپؒ کے پوتوں کے زمانے تک زندہ رہا۔ سب کی زیارت اور خدمت کی۔ جب اس کا انتقال ہوا تو آپؒ کے صاحبزادوں نے اس خادم خاص کو روضہ شریف کی چار دیواری میں اپنے مرشد کی پائنتی دفن کیا۔ گویا جنت الفردوس میں پہنچا دیا۔ یہ اس کی عمر بھر کی بے لوث خدمت کا شایان شان صلہ تھا۔ حافظ شیرازیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

گدائی در میخانہ طرفہ اکسیری است
گر این عمل بکنی، خاک زر توانی کرد

(میخانے کی گداگری بھی عجیب اکسیر ہے، اس کے ذریعے مٹی کو بھی سونا بنایا جا سکتا ہے)۔

روایت ہے کہ:

سید جلال الدین بخاریؒ کی اولاد میں سے ایک بزرگ سید داؤد بخاریؒ اپنے بھائیوں سمیت موضع مل سوہل میں رہتے تھے۔ صورت و سیرت کے لحاظ سے بہت خوبصورت اور خوش نصیب انسان تھے۔ ان کی ایک معذور بیٹی تھی، جس کا نام بی بی مرصعہ تھا۔ جب بچی

Marfat.com

جوان ہو گئی تو اس کے والد محترم کو موزوں رشتے کی فکر لاحق ہو گئی۔ وہ بہت پریشان رہنے لگے۔ آخر نبی کریمؐ نے خواب میں انہیں مسلسل تین بار سید بدرالدینؒ کی نشاندہی کی۔ انہوں نے بھی متواتر تین بار کے حکم پر سید موصوف کو داماد بنانے کا ارادہ کر لیا۔ وہ اس ولی کامل کی کرامت بھی دیکھنا چاہتے تھے۔ انہیں یہ امید بھی تھی کہ ان کی توجہ سے ان کی بیٹی شفایاب ہو جائے گی۔ اس لئے انہوں نے پہلے تو ہزار منت سماجت سے آپؒ کے ساتھ بچی کی منگنی کی اور پھر کچھ عرصے کے بعد نکاح کے لئے کہا۔

آپؒ چند خادموں کے ساتھ سوار ہو کر چل پڑے۔ جب چاہ بورا پہنچے تو وہاں کچھ دیر پھلاہ کے ایک درخت کے نیچے آرام کیا۔ یہ کنواں مذکورہ گاؤں کے پاس ہی تھا۔ جب سید داؤد بخاریؒ استقبال کے لئے آئے تو صاحب برات کو چند خادموں کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر انہوں نے برا منایا۔ ناراض ہو کر کہنے لگے : "سید صاحب ! آپ فقیروں جیسے انداز میں کیوں تشریف لائے ہیں۔ جم غفیر ساتھ کیوں نہیں لائے"؟ آپؒ نے یہ بات سن کر یوں توجہ کی اور ایسی کرامت ظاہر فرمائی کہ دیکھتے ہی دیکھتے درختوں سے بھرا ہوا وہ علاقہ غیبی لوگوں سے بھر گیا۔ گھوڑے، اونٹ، ہاتھی، سازوسامان اور شاہی شان وشکوہ جمع ہو گئے۔ طرح طرح کے بینڈ باجے بجنے لگے۔ ہر طرف شور مچ گیا۔

سید بخاریؒ یہ کروفر دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے اور سوچنے لگے کہ ان میں ایسی بارات کے سنبھالنے کی تو ہمت نہیں ہے۔ بعد میں انہوں نے آپؒ سے کہا کہ پہلی صورت میں ہی تشریف فرما ہوں۔ یہ درخواست کرتے ہی امیرانہ صورت، فقیری حالت میں بدل گئی اور آپؒ گنے چنے چند خادموں کے ساتھ ان کے ہاں پہنچ گئے۔

نکاح اور شادی کی رسموں کے بعد رخصتی کے وقت سید بخاریؒ نے کہا کہ : "اپنے دست مبارک سے اپنی اہلیہ کو حجلہ عروسی میں بٹھائیے"۔ آپؒ نے اپنی منکوحہ کو ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ خدا کے فضل و کرم سے خود اٹھ کر ڈولی میں بیٹھو! آپؒ کی برکت سے وہ فی الفور ٹھیک ہو گئیں۔ پہلے تو وہ اپنے پاؤں بھی نہیں ہلا سکتی تھیں۔ اب خود اٹھ کر ڈولی میں جا

Marfat.com

بیٹھیں۔ آپؒ انہیں اپنے گھر لے آئے۔ ان کے بطن سے آپؒ کی اولاد بھی ہوئی۔

اس واقعے کے بعد سید بخاریؒ اور گردو نواح کے لوگ حیرت میں پڑ گئے۔ چنانچہ وہ کنواں اور پھلاہ کا درخت، اس گاؤں کے باہر آج بھی موجود ہے اور گردو نواح کے لوگ انہیں متبرک سمجھتے ہیں۔

روایت ہے کہ:

کشمیر جنت نظیر کے نواحی شہر کشتور میں، شاہ فریدالدین گیلانیؒ شروع سے بڑے صاحب جاہ و منصب تھے۔ بے حساب مال و دولت، بکثرت مریدین، اور بے پناہ شہرت رکھتے تھے۔ آپؒ کے دو صاحبزادے تھے۔ شاہ اسیرالدینؒ اور شاہ خیارالدینؒ اسیرالدین شاہؒ جوانی ہی میں وفات پا گئے۔ شاہ خیارالدینؒ کو مال و دولت کی کوئی پروا نہیں تھی۔ ان کے دل میں محبت اولیاء کا بیج پروان چڑھ رہا تھا۔ وہ سادات، علماء، اور مشائخ کی خدمت کو فرض عین سمجھتے تھے۔ آخر انہوں نے کسی اہل اللہ سے بیعت کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اس سلسلے میں وہ کسی ولی کامل کی تلاش میں تھے اور اپنے تئیں کھوج لگایا کرتے تھے۔

دریں اثناء انہیں خواب میں نبی کریمؐ کی زیارت ہوئی۔ آپؐ نے ان سے کہا: "میرے پیارے بیٹے! مسانی میں سید بدرالدین گیلانیؒ کی خدمت میں جاکر بیعت ہو جاؤ کہ وہ سیادت و نجابت میں لاثانی اور معرفت و ولایت میں بے مثال ہیں۔ ان سے تمہیں دینی و دنیوی فائدہ ہو گا اور تم واصلان حق میں سے ہو جاؤ گے"۔ آپؐ نے انہیں سید بدرالدینؒ کی شکل مبارک بھی دکھا دی جو انہوں نے دل و دماغ میں محفوظ کر لی۔

شاہ خیارالدینؒ نیند سے جاگے تو اس ولی کامل کی محبت نے انہیں بے اختیار کر دیا۔ وہ سنہری پالکی میں بیٹھ کر بڑے شاہانہ جاہ و جلال کے ساتھ چل کھڑے ہوئے۔ بہت سی منزلیں طے کر کے مسانی پہنچے۔ قدم بوس ہو کر حاضری کا مقصد بیان کیا تو آپؒ نے فرمایا: "شاہ جی جب تک آپ یہ کروفر چھوڑ کر، غریبانہ انداز میں اکیلے نہیں آئیں گے، میں آپ کو مرید نہیں کروں گا"۔ انہوں نے بہت اصرار کیا مگر آپؒ نہ مانے۔ آخر وہ ناکام و نامراد وطن لوٹ

Marfat.com

گئے۔

کچھ ہی دنوں بعد وہ پھر آپ ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اب ان کا ظاہر بھی ان کے باطن کی طرح درویشانہ اور عاجزانہ تھا۔ وہ ساری رات ننگے پاؤں پیدل چل کر آتے تھے۔ گنتی کے چند درویش ان کے ساتھ تھے۔ آپ ؒ نے ان کی درخواست پر انہیں فوراً سلسلہ قادریہ میں داخل کر لیا۔ آپ ؒ کی صحبت و تربیت کے زیر اثر وہ کندن بن گئے اور حضرت ابراہیم ادھم ؒ کی طرح ظاہر و باطن کے حوالے سے درویش ہو گئے۔

آہن کہ بہ پارس آشنا شد
فی الحال بہ صورت طلا شد

(لوہے نے پارس کو مس کر لیا تو لوہا فوراً سونا بن گیا)

پیرو مرشد سے رخصت پا کر وہ اپنے آبائی وطن چلے گئے۔ وہاں آپ ؒ نے جوق در جوق ان عقیدت مندوں کو مرید کیا جو اس کوہستانی علاقے میں ارادت و استفادے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انہوں نے ایک عالم کو فیض یاب کیا۔

آپ ؒ کی وفات کے بعد ایک خادم جانشین بنا، کیونکہ دونوں بھائی اولاد نرینہ سے محروم تھے۔ اس وقت سے لے کر اب تک فقرا اور خلفاء درجہ بدرجہ گدی نشین ہوتے چلے آرہے ہیں۔

علاقے کے کئی چھوٹے بڑے راجا اور سردار آپ ؒ کے مرید تھے۔ انہوں نے ان کے مزارات پر عالی شان روضہ تعمیر کرایا۔ مزارات پر خوبصورت نام و نشان لگوائے۔ چنانچہ روضے کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ اس کی تعمیر پر چالیس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ وہ روضہ اس علاقے میں اب تک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

ہر آن گل کہ او تازہ دارد نفس
عرق ریز او در عراق است و بس

(ہر وہ پھول جو لوگوں کی سانسیں مہکاتا ہے اس کی خوشبو بغداد سے پھوٹتی ہے)۔

Marfat.com

روایت ہے کہ :

موضع بیری سے پہلے ایک گاؤں اس ضلع میں آباد تھا۔ اس گاؤں میں آپ ؒ کا ایک مرید رہتا تھا۔ یہ شخص گجر تھا اور ٹھاکر کے نام سے معروف تھا۔ گاؤں کے زمیندار مغلی کی بھینسیں چرا کر گزر اوقات کرتا تھا۔ بھینسوں کو چرانے کے لئے وہ دریا کے پار لے جاتا۔ بھینسیں تیرنے کی عادی ہوتی ہیں اور ڈوبتی نہیں ہیں۔ ایک دن ٹھاکر نے بھینسوں کو دریا میں ڈالا تو ساری کی ساری غرق ہو گئیں۔

مغلی نے بے چارے چرواہے کو پکڑ کر خوب مارا پیٹا اور کنویں میں قید کر دیا۔ کچھ عرصہ گزرا تو ٹھاکر کی ماں نے آپ ؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ : "ہمارا آپ ؒ کے سوا اور کوئی والی وارث نہیں ہے، آکر میرے بیٹے کو نجات دلائیے" !

آپ کبھی دنیا داروں اور ظالموں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ نہ ہی آپ ؒ کوئی کام لے کر کسی کے پاس گئے تھے۔ پہلے تو آپ ؒ نے صرف نظر کیا، لیکن جب مائی بار بار آکر منت سماجت کرنے لگی اور خدا اور رسول کے واسطے دینے لگی تو آخر آپ ؒ مجبور ہو کر اس دشمن خدا سے ملنے اس گاؤں چلے گئے۔ آپ ؒ نے اس بے گناہ کی رہائی کے لئے بہت زور لگایا۔ نخوت و غرور کے مارے ہوئے جاگیردار نے ایک نہ سنی، بلکہ کہنے لگا : "یا حضرت ! میرے دل و جان اور خانہ و خاندان آپ ؒ کے لئے حاضر ہیں لیکن میں اس گجر کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا"۔ !

آپ ؒ مایوس ہو کر، غصے کی حالت میں گاؤں سے نکل آئے۔ کچھ دور ایک بیری کے درخت کے نیچے رک کر آپ ؒ نے فرمایا : "اس ظالم گاؤں کو ابھی تک آگ کیوں نہیں لگی اور اس مغرور کا مال واسباب جل کر راکھ کیوں نہیں ہوا"۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ اس بد بخت کے گھر میں آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ اس کا سب کچھ جل گیا۔ اس وقت اس نے بہت کوشش کی کہ آپ ؒ یہ عذاب ٹل جانے کی دعا کریں، مگر آپ ؒ نے فرمایا : "خوف کے مارے ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں خود خدا نے خبر دی ہے :

"جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اب انہیں ان کا ایمان کوئی فائدہ نہیں دے گا" ! اور پھر یہ کہ یہ عذاب الٰہی اب ٹلنے والا نہیں"۔

مغلی کیفر کردار کو پہنچا اور مال، مویشی اور سازو سامان سمیت ہلاک ہو گیا۔ وہ بے چارہ گجر آپؒ کی توجہ کے صدقے رہا ہو گیا۔

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

(بادشاہ اگر گداگروں کو نوازدیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے)

اس کے بعد گاؤں کے راجپوتوں نے آپؒ سے دعائے خیر کی درخواست کی۔ آپؒ نے فرمایا : "یہ سوکھا ہوا درخت عنقریب سرسبز ہو جائے گا اور خوب پھل دے گا۔ ہر آنے جانے والا اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ تم لوگ یہاں آباد ہو جانا اور گاؤں کا نام "بیری" رکھنا۔ انشاء اللہ یہ گاؤں قیامت تک باقی رہے گا۔ بہت سے لوگ اس پر قابض ہوں گے، لیکن یہ تمہارے ہی نام پر رہے گا"۔

چنانچہ وہ درخت اور اس کا ہم نام وہ گاؤں اب تک موجود ہیں۔

روایت ہے کہ :

ایک بار آپؒ موضع کوٹلے سیداں میں سید عمر کے گھر بطور مہمان گئے۔ سید عمر پھلاہ کے ایک خشک درخت تلے بیٹھے تھے۔ آپؒ نے فرمایا : "یہ خشک درخت آپ کے شرف صحبت کے باوجود سبز کیوں نہیں ہوا"؟ سید عمر نے کہا : حضور ! ایسی کرامت میرے بس میں نہیں۔ یہ سنتے ہی آپؒ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ پھیلا دیئے۔ آپؒ کی دعا سے درخت فوراً سبز ہو گیا اور اللہ نے زلیخا کی طرح اس کے بڑھاپے کو جوانی میں بدل دیا :

جمال مردہ اش را زندگی داد رخش را طلعت فرخندگی داد

بہ جوی رفتہ باز آورد آبش وزان شد تازہ گلزار شبابش

(خدا نے اس کے مردہ حسن کو زندگی عطا کی، اس کے چہرے کو مبارک ترو تازگی سے نوازا، گزرا ہوا پانی اس کی ندی میں واپس آگیا اور اس سے اس کی جوانی کا چمن ترو تازہ ہو گیا)

چنانچہ وہ مبارک درخت اب تک وہاں موجود ہے۔ وہاں کے اور قرب جوار کے لوگ اسے حاجت روا سمجھتے ہیں اور ہر ضروری معاملے میں اس کے پاس دعا کرتے ہیں۔ آپؒ کی یہ کرامت علاقے میں اتنی مشہور و معروف ہوئی کہ لوگوں نے درخت کا نام ہی "حضرت شاہ کا پھلاہ" رکھ دیا۔ یہ درخت آج تک اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔

روایت ہے کہ:

موضع ویگووال کے راجپوت آپؒ کے جاں نثار مرید تھے۔ ایک دن انہوں نے عرض کیا کہ: "یا حضرت! دریا کا سیلاب ہماری بستی کے قریب پہنچ چکا ہے۔ گھر اجڑ جائیں گے اور گاؤں غرق ہو جائے گا۔ دعا فرمائیں خدا ہمیں اس ناگہانی مصیبت سے نجات دے دے"۔ جب ان کی داد و فریاد انتہا کو پہنچ گئی تو آپؒ دریا کے کنارے رونق افروز ہوتے اور محو دعا ہو گئے۔ ابھی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ سیلاب کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی موجیں پیچھے ہٹ گئیں۔ مریدوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خوف و خطر سے بے نیاز ہو گئے۔

وہ دریا، تادم تحریر آبادی سے دور بہتا ہے۔ وہ گاؤں انشاء اللہ قیامت تک شاد آباد رہے گا۔ کیونکہ اولیاء کا حکم، حکم خدا ہوتا ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

هیبت حق است این، از خلق نیست
هیبت این مرد صاحب دلق نیست

(یہ خدا کا رعب و جلال ہے، مخلوق کا نہیں، یہ اس گدڑی، والے درویش کا رعب و جلال نہیں)۔

روایت ہے کہ:

قصبہ چونڈہ میں سادات کا ایک عظیم خاندان تھا۔ یہ لوگ بڑے جاگیردار، شریف اور با اثر تھے۔ ان میں سے ایک صاحب کا نام میراں سید میر تھا۔ ان کی دو شریف و نجیب بیٹیاں تھیں۔ جب وہ بڑی ہو گئیں تو ان کے صاحب عزت باپ نے علاقے کے بڑے بڑے سادات اور شرفاء کے خاندانوں میں ان کے لئے موزوں رشتوں کی تلاش شروع کر دی۔ آخر وہ اس

Marfat.com

نتیجے پر پہنچے کہ ان دو سید فقیروں کے علاوہ اور کوئی خاندان، ان کی رشتہ داری کے قابل نہیں ہے۔ پھر خواب میں نبی کریمؐ نے بھی انہیں حکم فرمایا کہ ایک بیٹی سید بدرالدین گیلانی کے فرزند عزیز سید صابر شاہؒ اور دوسری سید شہاب الدین بخاریؒ کے صاحبزادے کے نکاح میں دے دیں۔

انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ حق، حقدار کو پہنچ گیا اور دل کی بے اطمینانی رفع ہو گئی۔

این بار گراں بود، ادا شد، چہ بجا شد

(یہ بھاری بوجھ تھا، کتنا اچھا ہوا کہ اتر گیا)

روایت ہے کہ:

میرے پیرو مرشد سید عبدالشکورؒ حضراتؒ کے مزارات مبارک پر گنبد والا روضہ اور شایان شان مقبرہ تعمیر کرانا چاہتے تھے۔ چنانچہ کام شروع ہو گیا۔ ابھی کچھ عمارت ہی تعمیر ہوئی تھی کہ اچانک منہدم ہو گئی اور اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پیرو مرشد کو فوراً اندازہ ہو گیا کہ یہ سب کچھ صاحب مزارؒ کی کرامت سے ہوا ہے۔ شاید آپؒ کو تعمیر پسند نہیں۔ آپؒ کئی راتیں جاگ جاگ کر اپنے جدامجدؒ کے مزار کے پائنتی سر رکھے پڑے رہے۔ آخر کار ایک رات انہیں اس ولی کامل کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؒ نے فرمایا: "میرے پیارے بیٹے اگر تم یہاں عمارت بنانا چاہتے ہو اور زیر تعمیر کام مکمل کرنے کے خواہش مند ہو تو قبروں کے ارد گرد پختہ چار دیواری اور گنبد والی ڈیوڑھی بنا دو۔ ہماری قبروں پر لکڑی کا چھت یا پتھر کا گنبد ہرگز نہ بنوانا تاکہ یہ عمارت قیامت تک سلامت رہے اور گردش روزگار سے اسے کوئی گزند نہ پہنچے۔ ورنہ تم جو کچھ بھی بنانے لگو گے، مکمل ہونے سے پہلے ہی تباہ و برباد ہو جائے گا"۔

چنانچہ میرے پیرومرشد نے آپؒ کے حکم کی تعمیل کی۔ اب روضہ شریف کی ڈیوڑھی گنبد والی ہے اور دیواریں منقش چینی کی۔

اگرچہ اعلیٰ حضرتؒ اور آپؒ کی اولاد سب مجیب الدعوات اور صاحب کرامات تھے لیکن ان کی زندگی میں لوگ جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے، یہی سب کچھ ان کی قبروں سے بھی دیکھنے میں آرہا ہے۔ حدیث نبوی ہے : "اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں"۔ ان قبور سے لوگوں کو آج بھی فیض پہنچ رہا ہے۔ اور طرح طرح کی کرامات ظاہر ہو رہی ہیں۔ گویا یہ روضہ ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے، جس کے فیوض و برکات کی نہریں جاری و ساری ہیں اور ایک چمکتا ہوا سورج ہے، جس کی کرامات کی کرنیں ہر آن چمکتی ہیں۔

اللہ کی رحمتوں کی بارش ہر لمحہ اس جنتی روضے پر پڑتی رہتی ہے اور بے شمار برکتیں سبز گھاس کی طرح اسکی سرزمین سے پھوٹتی رہتی ہیں۔

میں جو اس خاندان کا غلام اور اس روضے کا دربان ہوں، میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ اکثر و بیشتر ایسے لوگ جن کی شادی یا اولاد نہیں ہوتی، اس مقصد کے لئے کئی بار یہاں آکر مزارات کی پائنتی سر رکھتے ہیں اور مرادیں پالیتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہزاروں نامراد، اس قبلہ مراد کے وسیلے سے اور لاکھوں حاجت منداس کعبہ حاجات کی برکت سے اپنے مقاصد حاصل کر لیتے ہیں۔ بہت سے بیمار اس دارالشفاء سے شفائے کامل اور صحت عاجل پاتے ہیں۔

ہر غمزدہ یافت از او ہرچہ طلب کرد

(ہر دردمند اس سے جو کچھ مانگتا ہے، پالیتا ہے)۔

دوسرا روضہ لاہور میں ہے۔ اس کی تعمیر کا سبب یہ ہے کہ جب آپؒ لاہور میں ٹھہرے تو وہاں چلے کاٹتے رہے۔ جب آپؒ وہاں سے مسانی تشریف لائے تو لاہور کے لوگوں نے اس چلہ گاہ کو زیارت گاہ بنالیا۔ لوگ حصول مراد کے لئے وہاں حاضری دیتے ہیں اور نذر نیاز ادا کرتے ہیں۔ ڈھول اور نقارے بھی بجاتے ہیں، جو اس علاقے میں بزرگوں کا نشان ہے۔

جب جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کچھ دن دارالسلطنت لاہور میں ٹھہرے تو ایک دن

Marfat.com
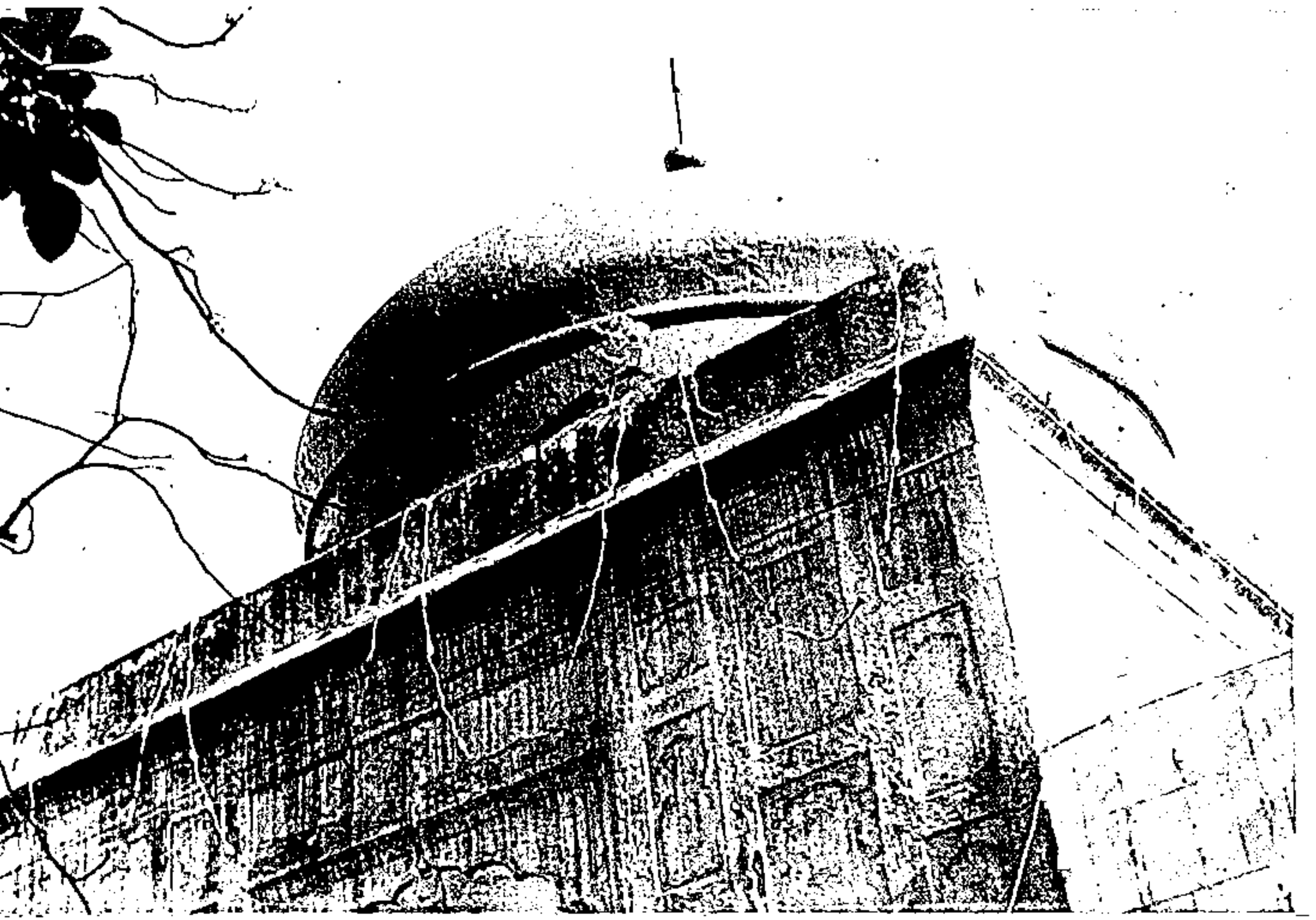
چلہ حضرت شاہ بدر دیوانؒ بیگم پورہ لاہور کا ایک منظر

چلہ حضرت شاہ بدر دیوان سے ملحقہ سادات مسانیاں شریف کا خاندانی قبرستا

Marfat.com

چلہ حضرت شاہ بدر دیوانؒ سے ملحقہ سادات مسانیاں شریف کا خاندانی قبرستان

چلہ حضرت شاہ بدر دیوانؒ سے ملحقہ سادات مسانیاں شریف کا خاندانی قبرستان

Marfat.com

وہ وہاں کے مقبروں اور روضوں کی زیارت کو گئے۔ اچانک انہیں وہ مقدس مقام نظر آیا۔ انہوں نے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ جب وہاں کے عوام نے انہیں تفصیل سے آگاہ کیا تو بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ یہاں عظیم الشان مقبرہ تعمیر کر دیا جائے۔ کچھ ہی عرصہ میں مقبرہ تیار ہو گیا۔ مقبرے کے اندر مزار ہے اور اوپر نقش و نگار والا پختہ گنبد۔ یہ روضہ اس علامتی قبر سمیت اب تک موجود ہے۔ لاہور کے مقامی لوگ اور دوسرے آنے جانے والے، اگرچہ ہمیشہ اس چلے گاہ کی زیارت کو آتے رہتے ہیں لیکن عرس کے دنوں میں، خاص طور پر وہ لوگ جو کسی مجبوری سے مسانی حاضر نہیں ہو سکتے، اس علامتی روضہ مقدسہ پر حاضر ہوتے ہیں اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ درزی خلفا چراغ، شمعیں، فانوس اور قندیلیں جلاتے ہیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے:

شرف المکان بالمکین

(مکان کی عزت و حرمت، مکین کی وجہ سے ہوتی ہے)

جنگلی شیر، جو تمام حیوانوں کا سردار ہے، اکثر اوقات رات کو اور کبھی کبھی دن کے وقت بھی، تربت شریف کی زیارت کے لئے اس روضہ منورہ میں آتا ہے۔ ہمیں اکثر راتوں کو خانقاہ کی دیوار پھلانگ کر زور سے زمین پر گرنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص نے بقائمی ہوش و حواس ایسی آوازیں سنی ہیں۔ ہمیں یقین ہوتا تھا کہ اس وقت کوئی شیر قدم بوسی کے لئے آیا ہو گا۔ کئی بار شک دور کرنے کے لئے ہم مزید اندر گئے اور کسی دیوار کے پیچھے چھپ کر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بے شک و شبہ جنگلی شیر ہے جو بڑی عاجزی و انکساری سے مزارات کا طواف کر رہا ہے۔ اپنے بدن سے جھاڑو دے رہا ہے اور مزارات سے گردو غبار اور خس و خاشاک صاف کر رہا ہے۔ قبور کی پائنتی چوم رہا ہے اور تسلیمات وکورنشات بجالا رہا ہے۔

شیر اپنے کام میں یوں مشغول ہوتا تھا کہ ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا۔ اللہ کے شیروں کے حضور میں اس کی حیوانیت اور درندگی ختم ہوتی تھی۔ اس وقت وہ اپنے آپ کو

Marfat.com

محض ایک زائر سمجھتا تھا۔ زیارت سے فارغ ہو کر وہ اسی طرح، اسی راستے سے نکل کر غائب ہو جاتا۔

روایت ہے کہ:

ایک دن فضا میں بہت گرد و غبار تھا۔ تیز آندھی چل رہی تھی۔ میں بہت سے یاران طریقت کے ساتھ روضہ شریف کے دروازے کے سامنے والے چبوترے پر، درختوں کے سائے میں بیٹھا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ اچانک جنگل کی طرف سے ایک شیر دوڑتا ہوا، ہانپتا کانپتا آیا دروازے سے داخل ہو کر اس نے جلدی جلدی طواف کیا اور کسی کو کچھ کہے بغیر، اسی دروازے سے واپس چلا گیا۔ ہم سب اس واقعے پر بہت حیران ہوئے۔

خاتمہ باب اول

چونکہ آپؒ کی ذات والا صفات کی توصیف اور مزار شریف کی تعریف حد بیان سے باہر ہے اور احاطہ تحریر و تقریر میں نہیں آ سکتی اور اس کتابچے میں بھی اتنی گنجائش کہاں کہ اس ولی برحق کے تمام حالات و کرامات کا احاطہ کر سکے، اس لئے میں نے ان میں سے صرف کچھ احوال بیان کئے ہیں۔ اب میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کے اشعار پر یہ باب ختم کر کے، آنحضرتؒ کی گرامی قدر اولاد کا ذکر خیر کرتا ہوں۔

خوش آنانی کہ سر بر خاک اویند　　دل و جان بستہ فتراک اویند

ہمہ پرمایہ از سرمایہ او　　ہمہ در نور محو از سایہ او

مبادا سایہ او از جہان دور　　ز نورش دیدہ ایام بے نور

(کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے سر اس کی خاک در پر ہیں، جن کے دل و جاں اس کے فتراک میں بندھے ہوتے ہیں۔ سب لوگ اسی کے سرمائے سے صاحب عزت ہیں۔ سب اس کے زیر سایہ، نور میں گم ہیں۔ خدا کرے اس کا سایہ دنیا پر ہمیشہ رہے اور زمانے کی آنکھیں اس کے نور سے کبھی بے نور نہ ہوں)

روایت ہے کہ:

اس پاک دامن خاتون بی بی مرصعہ کے بطن سے، آپؒ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی، پہلے صاحبزادے سید علی صابر مغفور، دوسرے سید حبیب اللہؒ تیسرے سید عبداللطیفؒ اور چوتھے سید محمد صادقؒ پانچویں صاحبزادی بی بی اللہ بندی۔ سب کا ذکر الگ الگ مختصراً لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

باب دوم

حضرت سید علی صابر کے احوال میں

آپ رحؒ اعلیٰ حضرت رحؒ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ شب و روز عبادت میں مشغول رہتے۔ مستجاب الدعوات، صاحب کشف و کرامات اور متوکل تھے۔ ہر وقت ذکر الٰہی کرتے رہتے تھے۔ آپ رحؒ میں اپنے والد بزرگوار کی تمام صفات موجود تھیں۔ کرامات کے حوالے سے بھی خاصے مشہور ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحؒ آپ رحؒ کو تمام صاحبزادوں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ آپ رحؒ نے اپنی زندگی ہی میں انہیں اپنا سجادہ نشین مقرر فرمادیا تھا اور مسند ہدایت وارشاد انہیں سونپ دی تھی۔ اپنی زندگی کے آخری لمحے میں، اعلیٰ حضرت رحؒ نے تمام حاضرین کے سامنے اپنا لعاب دہن آپ رحؒ کے منہ میں ڈالا اور اپنا ولی عہد بنایا۔ آپ رحؒ نے فرمایا تھا کہ: "حضرت مصطفیٰ ﷺ اور حضرت علی مرتضیٰ کی یہ امانت مقدسہ میں نے اس عزیز بیٹے کے حوالے کر دی اور یہ میں نے اس کے سینہ بے کینہ میں بطور امانت رکھ دی"۔

اس لئے اپنے والد بزرگوار رحؒ کی وفات کے بعد آپ رحؒ سجادہ نشین بنے اور بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں اور اغیار میں سے کسی نے بھی آپ رحؒ کی مخالفت نہ کی اور آپ رحؒ دین و دنیا میں اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتے۔

اگرچہ آپ رحؒ کی کرامات پوری دنیا میں مشہور ہیں اور ہر خاص و عام کی زبان پر ہیں، لیکن ان میں سے کچھ واقعات، میں قید تحریر میں لانا چاہتا ہوں:

پشت دو تای فلک راست شد از خرمی

تا چون تو فرزند زاد مادر ایام را

(زمانے کی ماں نے تمہارے جیسا عظیم بیٹا کیا تو خوشی کے مارے ٹیڑھی پیٹھ والے آسمان کی کمر سیدھی ہو گئی)

روایت ہے کہ:

سید علی صابرؒ ایک بار کوٹلہ سیداں میں اپنے سسرالی رشتہ داروں کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ ویگووال کے راجپوتوں نے عرض کیا کہ: "ہم نیا قلعہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں، ہمیں کسی اچھی جگہ کی نشاندہی کیجیے، نیز اس کے حق میں دعائے خیر بھی فرمایئے آپؒ نے اپنی سواری پر ایک جگہ کا چکر کاٹا اور فرمایا: "یہاں قلعہ بناؤ اور اس کا نام رسول پور پیر محی الدینؒ رکھو۔ انشاء اللہ قیامت تک قلعہ سلامت رہے گا اور کوئی اسے فتح نہیں کر سکے گا"۔

راجپوتوں نے آپؒ کے حکم کے مطابق اسی جگہ ڈیرہ ڈال دیا۔ ویگووال چھوڑ کر اسی جگہ آباد ہو گئے۔ چنانچہ رسول پور محی الدین اب تک موجود ہے۔ بڑے بڑے سپہ سالاروں اور سرداروں نے اس کا محاصرہ کیا مگر ہمیشہ ناکام رہے۔

روایت ہے کہ:

آپؒ عالم ظاہر و باطن ہونے کے باوجود، حد درجہ پابند شریعت تھے۔ جب آپ نے کٹھیالہ والے میاں مٹھا کی بعض خلاف شرع حرکات و سکنات کے بارے میں سنا اور دیکھا کہ اس پر افغانیت و جاہلیت کا غلبہ ہے تو آپؒ نے طے کیا کہ وہاں جا کر اپنے منصب سجادگی سے معزول کر دیں کہ وہ لوگوں کی گمراہی کا باعث نہ بنے۔ جب آپؒ وہاں تشریف لے گئے تو میاں مٹھا خدمت اقدس میں یوں حاضر ہوا کہ لطف آ گیا۔ یوں اور کوئی بھلا کہاں حاضر ہو سکے گا اس نے خوب میزبانی کی اور غلامی کی تمام شرائط و آداب بجا لایا۔ اس نے انسانیت اور اہلیت کا خوب مظاہرہ کیا اور خدمت میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ آپؒ رخصت ہونے لگے تو اس نے قدم بوس ہو کر دعائے خیر کی درخواست کی۔ آپؒ نے دعائے خیر کے بعد فرمایا: "اگرچہ ہم کسی اور مقصد کے لئے آئے تھے لیکن اسے مناسب نہیں جانا۔ آپ پہلے علم ظاہر حاصل کریں تاکہ شرعی امور میں کبھی ٹھوکر نہ کھائیں۔ خدا اور رسولؐ کے حکم کی بھی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیئے۔ نہیں تو باعث وبال و زوال ہو گی۔ اگر آپ نے میری بات پر عمل کیا اور صراط مستقیم پر چلتے رہے تو فقیروں کی یہ مسند، انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گی"۔

آپؒ کی دعا سے میاں مٹھا مرحوم نے علم ظاہر حاصل کر لیا اور راہ سلوک میں بھی آپؒ سے استفادہ کیا۔

باب سوم

دوسرے صاحبزادے سید حبیب اللہؒ کے احوال میں

آپؒ جامع کمالات و صاحب کرامات تھے۔ نہایت نیک اطوار اور پاکیزہ اخلاق کے حامل تھے۔ شروع میں آپؒ کی کوئی اولاد نہیں ہوتی تھی۔ دونوں میاں بیوی نے اعلیٰ حضرتؒ سے دعا کی درخواست کی۔ آپؒ نے ان کے حق میں دعا کی۔ کچھ عرصے بعد ان کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔ آپؒ نے اس کا نام بخت بی بی رکھا۔ اعلیٰ حضرتؒ کو اپنے پوتے سید عبدالشکورؒ سے بے حد محبت تھی۔ آپؒ نے سید حبیب اللہؒ کو حکم دیا کہ بخت بی بی کی شادی اس پوتے سے کر دی جائے۔ آپؒ نے اس کے حق میں کثرت اولاد کی بشارت بھی دی۔ چنانچہ سید حبیب اللہؒ نے اپنے والد بزرگوار کے حکم کی تعمیل کی۔

بخت بی بی نے اپنے دادا جان اور شوہر کی بہت خدمت کی۔ اعلیٰ حضرتؒ کی بشارت کے مطابق خدا نے انہیں کثیر اولاد سے نوازا۔

باب چہارم

سید عبداللطیفؒ اور سید محمد صادقؒ کے احوال میں

یہ دونوں صاحبزادے عالم پناہ، بلند درگاہ، مظہر لطف وعنایت اور صاحب کشف و کرامت تھے۔ شادی شدہ اور صاحب اولاد تھے۔ اگرچہ اپنے والد گرامیؒ کے فیض یافتہ تھے لیکن اپنے بڑے بھائی سید علی صابرؒ کو دل و جان سے سجادہ نشین اور سردار عارفین سمجھتے تھے۔ دونوں نے کبھی بال برابر بھی ان کی حکم عدولی نہیں کی بلکہ خود کو ہمیشہ ان کے مقابلے میں کمترین سمجھتے رہے اور ہمیشہ اپنی فرمانبرداری سے انہیں خوش و خرم رکھا۔

تینوں صاحبزادگان کی قبریں روضہ شریف میں ہیں۔

Marfat.com

باب پنجم

بی بی اللہ بندیؒ کے احوال

ان کی کہیں نسبت طے نہیں ہوئی تھی۔ دس برس ہی کی تھیں کہ وفات پا گئیں۔ بچپن ہی میں ان سے کئی کرامات ظاہر ہوتی تھیں۔ جو کچھ کہہ دیتیں وہ ہو کر رہتا۔ ان کی وفات کے بعد، ان کی قبر سے بھی لوگوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی ہوتی رہتی ہے۔ ان کی قبر تالاب مسانی سے دور شمال کی طرف الگ تھلگ واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت بی بی پاکدامن کے مزار کا ایک منظر

حضرت بی بی پاکدامن کے مزار کا ایک اور منظر

Marfat.com
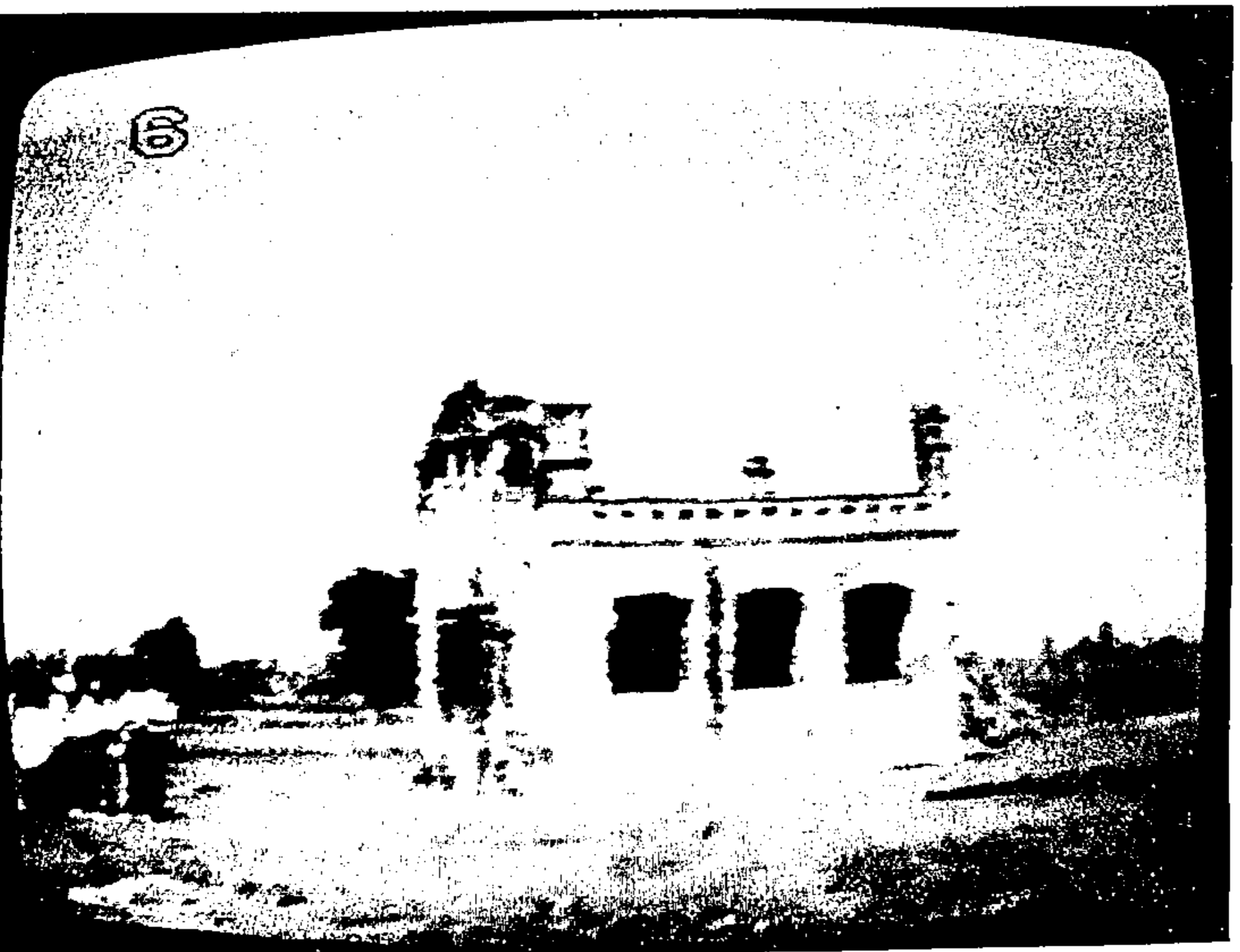
باب ششم

حضرت سید علی صابرؒ کی ازواج اور اولاد کے احوال میں

آپؒ کی تین شادیاں تھیں۔

پہلی بیوی بی بی عائشہ، کوٹلہ سیداں نزد ویگووال راجپوتاں کے سید عمرؒ کی صاحبزادی تھیں۔ ان سے ایک صاحبزادے سید عبدالشکورؒ پیدا ہوئے۔ ان کا ذکر خیر الگ کیا جائے گا۔

دوسری زوجہ بی بی حیات، چک میراں نزد چونڈہ کے میراں سید میر کی بیٹی تھیں۔ ان کے بطن سے تین صاحبزادوں نے جنم لیا۔ بڑے صاحبزادے سید عبدالنبیؒ مشہور و معروف ہستی تھے۔ ان کے محاسن سے خاص و عام آگاہ ہیں۔ صاحب کرامت و اخلاق حسنہ تھے۔ شادی شدہ اور صاحب اولاد تھے۔ مستجاب الدعوات اور صاحب کشف تھے۔ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ ساری ساری رات محو عبادت رہتے۔ صورت کے لحاظ سے امیر تھے اور سیرت کے اعتبار سے فقیر۔ مقرب بارگاہ ایزدی تھے۔ دوسرے صاحبزادے سید ابو سعیدؒ اور تیسرے سید حامد شاہؒ تھے۔ دونوں بہت بزرگ، صاحب نسبت، نیک خصال اور پاک فطرت تھے۔ شادی شدہ تھے۔ ان کی اولاد بہت نیک اور صاحب ارشاد ہوئی۔

تیسری اہلیہ بی بی۔۔۔ (نام مٹا ہوا ہے)۔ ان سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ سید کبیرؒ اور سید حمیدؒ۔ دونوں صاحب فضائل و کمالات تھے۔ کئی کرامات مشہور ہیں۔ شادی شدہ تھے۔ ان کی اولاد بہت خوش اخلاق اور پاکیزہ فطرت تھی۔

ان تمام حضرات کی قبریں روضہ منورہ میں اور ان کی اولاد کی قبور باہر واقع ہیں۔

Marfat.com

باب ہفتم

اپنے پیرو مرشد سید شاہ عبدالشکورؒ کے احوال میں

آپؒ ولی زمانہ اور عارف یگانہ تھے۔ صورت و سیرت کے لحاظ سے فقیر اور علم ظاہر و باطن میں بے نظیر تھے۔ صاحب تعظیم و تکریم اور حامل جاہ و جلال تھے۔ بزرگی اور شرافت و نجابت کے آثار آپؒ کے چہرہ انور سے ظاہر تھے۔ معدن جود و سخاوت اور صاحب تہور و شجاعت تھے۔ آپؒ نے روضہ شریف کی عمارت اور بہت سے گھر تعمیر کرائے۔ مسند رشد و ارشاد نے آپؒ کے دم قدم سے رونق پائی اور فتوحات و برکات کے کئی دروازے آپؒ پر کھلے۔ اگرچہ آپؒ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں، لیکن میں ان میں سے صرف چند ایک تحریر کرتا ہوں۔

روایت ہے کہ:

آپؒ کی پیدائش کے وقت حضرت شاہ بدرالدین بقید حیات تھے۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا "میرے اس پوتے کا نام سید عبدالشکورؒ ہے اور میری برکات اسی سے ظاہر ہوں گی۔ اس کے لئے میرا جانشین بننا اور میرے سجادے پر بیٹھنا لوح محفوظ پر لکھ دیا گیا ہے"۔

چنانچہ آپؒ کا یہ ارشاد حرف بحرف سچ ثابت ہوا:

به عدل و کرم سالہا ملک راند
برفت و نکو نامی از وی بماند

(اس نے برسوں عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی۔ وہ دار بقا کو گیا تو اس کا ذکر خیر باقی رہ گیا)

روایت ہے کہ:

اپنے والد بزرگوارؒ کی وفات کے بعد آپؒ ظاہری و باطنی کسب کمال کے لئے لاہور گئے اور وہاں چند برس قیام کیا۔ وہاں سے آپؒ نے درزیوں کے گھر میں رہ کر پہلے علوم ظاہری حاصل کئے اور پھر سلوک کی طرف متوجہ ہوتے۔ جب آپؒ درجہ کمال کو پہنچ گئے تو بے حد و

Marfat.com

حساب لوگ آپؒ سے بیعت ہونے لگے۔

وہاں آپؒ اکثر حضرت میاں میرؒ اور دوسرے مشائخ وقت سے ملتے رہتے تھے اور تصوف کے حقائق و معارف پر گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت میاں میرؒ آپؒ سے اکثر کہا کرتے کہ: "اس عظیم درگاہ کی جانشینی اللہ و رسولؐ نے آپؒ جیسے سعادت مند بیٹے کے نام لکھ دی ہے۔ آپؒ کو ہر حال میں وہاں لوٹ جانا چاہیئے"۔ پھر خود حضور کو بھی خواب میں یہی اشارہ ہوا۔ چنانچہ آپؒ نے وطن واپسی کا ارادہ کر لیا۔

اسی اثناء میں جاں نثار درزیوں نے کہا کہ ہمیں کوئی خدمت سونپ جائیں جو قیامت تک ہمارے خاندان میں چلتی رہے جو دنیا میں ہمیں تمام مریدین میں ممتاز کر دے اور آخرت میں ہمارے لئے باعث نجات ہو۔ آپؒ نے ان کی درخواست پر عرس شریف کے دنوں میں روضہ مقدسہ پر چراغاں کرنے اور تیل ڈالنے کی خدمت انہیں سونپ دی۔ یہ خدمت نسلاً بعد نسل اب تک انہی کی اولاد میں چلی آ رہی ہے۔

آخر آپؒ کچھ عرصے کے بعد مسانی واپس آ گئے۔ لوگ کثیر تعداد میں آپؒ کے دست حق پرست پر سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے۔ آپؒ عارف کامل اور عالم با عمل تھے اور خود بخود مرجع خلائق بن گئے تھے لیکن اس کے باوجود کچھ بھائیوں نے آپؒ کے ساتھ تنازعہ کھڑا کر دیا اور حاکم وقت اور بٹالہ کے رؤسا کو ثالث بنا کر لائے۔ آپؒ نے دنیوی منصفوں کو باطل و کاذب قرار دیا اور خود اس مقدمے کے منصف بن گئے۔ آپؒ نے فرمایا: "روضہ مقدسہ کا دروازہ اچھی طرح بند کر کے اس پر تالا لگا دیا جائے۔ ہم تمام بھائی باوضو ہو کر باری باری ہاتھ کے اشارے سے اسے کھولیں۔ جس کے اشارے پر تالا ٹوٹ جائے اور دروازہ خود بخود کھل جائے۔ دستار جانشینی اسی کے سر پر رکھی جائے اور وہی مسند خلافت پر بیٹھے"!

تمام بھائیوں نے یہ بات مان لی۔ کسی کے اشارے پر بھی تالا نہ کھلا۔ سب سے آخر میں آپؒ نے اللہ کا نام لے کر اشارہ کیا تو تالا ٹوٹ کر گر پڑا اور دروازہ چوپٹ کھل گیا۔

یہ دیکھ کر حاکم وقت، تمام سردار، ہر خاص و عام، تمام سادات اور قاضی حیرت زدہ ہو

گئے۔ سب نے چاہا کہ آپؒ کے سر پر دستار خلافت رکھیں، مگر آپؒ نے دنیا داروں کی دستار اور اہلکاروں کی خلعت قبول نہ کی۔ آپؒ نے ازراہ برکت و سعادت، اعلیٰ حضرتؒ کا دستارچہ خود ہی اپنے سر پر رکھا اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

اس کے بعد تمام بھائیوں نے آپؒ کو اپنا بزرگ اور سردار مان لیا اور زندگی بھر آپؒ کے تابع فرمان رہے۔

روایت ہے کہ:

ایک دن آپؒ دیوان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مسانی کا رہنے والا آپؒ کا خاص حجام آیا اور آپؒ کے بال بنانے لگا، اسی دوران اسے خبر ملی کہ اس کے گھر بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ اس سے پہلے بھی اس کے ہاں بیٹیاں ہی ہوتی رہی تھیں، کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ یہ خبر سن کر وہ بہت افسردہ اور مغموم ہو گیا۔ کام میں بھی بے دلی اور بے توجہی آ گئی۔ آپؒ اسے ملول دیکھ کر، کشف قلوب سے فرمانے لگے: "جس شخص کی تقدیر میں نو بیٹے لکھے ہوئے ہوں اسے مغموم نہیں ہونا چاہیئے"۔

حجام ولی کامل کا اشارہ سمجھ گیا اور صابر و شاکر ہو گیا۔ خدا نے اسے صبر کا پھل دیا۔ آپؒ کی بشارت پوری ہوئی۔ اس حجام کے گھر میں نو بیٹے پیدا ہوئے۔ یوں وہ بے چارہ خدمت گار دلی مراد پا گیا۔

روایت ہے کہ:

جب ظل سبحانی حضرت شاہجہان بادشاہ غازی صاحبقرانی موضع ست کوہہ میں تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے اپنے بااثر ترین سردار امیر کبیر مہابت خان کو جو داروغہ اصطبل و فیل خانہ تھے۔ سلام و نیاز اور دعا کی درخواست کے ساتھ نذرانہ دے کر میرے پیرو مرشد کی خدمت میں بھیجا۔

مہابت خان نے شاہی نذرانے والے رومال میں اپنی طرف سے بھی گیارہ اشرفیاں ڈال دیں اور دل ہی دل میں کہا کہ اگر یہ بزرگ میرے دل کے حال سے واقف ہو جائیں اور

میرے حق میں بھی اولاد نرینہ کی دعا کریں تو میں اتنا نذرانہ مزید دوں گا۔

جب اس نے مسانی پہنچ کر آپؒ کی خدمت میں شاہی سلام و پیام پیش کیا تو آپؒ نے کشف باطن سے امیر کبیر سے مخاطب ہو کر کہا: "اے مہابت خان! چوری چھپے رومال میں گیارہ اشرفیاں ڈال کر اولاد نرینہ کے لئے دعا کی خواہش کرنا اور فقیروں کی کرامت جاننے کی کوشش کرنا اچھا نہیں ہوتا"۔

مہابت خان یہ سن کر بہت نادم ہوا اور زمین پر گر کر قدم بوسی کرنے لگا۔ آخر اس نے نہایت عقیدت و اخلاص سے آپؒ سے بیعت کی اور اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپؒ نے دعا فرمائی اور بشارت دی کہ تیرے دو بیٹے ہوں گے۔ ایک بہت عقل و شعور اور فہم و فراست والا ہو گا اور دوسرا مست اور مجذوب۔ مہابت خان رخصت ہو کر چلا گیا۔

چند برس بعد اس نے شاہجہان آباد سے بہت سا نذرانہ بھیجا اور اطلاع دی کہ اللہ نے اسے دو بیٹے عطا کئے ہیں۔ یوں آپؒ کی بات درست ثابت ہوئی۔

روایت ہے کہ:

جب آپؒ کا انتقال ہوا تو تمام مریدین و معتقدین غم سے نڈھال ہو گئے۔ شجر طوبیٰ کے اس طائر خوشنوا کی قبر روضہ منورہ میں بنائی گئی۔ گویا آپؒ کے جسم اطہر کو جنت فردوس میں اتار دیا گیا۔

روضہ شریف میں قبروں کی ترتیب یہ ہے:

1۔ پہلی قبر مبارکہ حضرت سید بدرالدینؒ

2۔ اس سے متصل مشرق کی طرف آپؒ کے صلبی فرزند سید علی صابرؒ کی قبر ہے۔

3۔ اس سے متصل ان کے صلبی فرزند عبدالشکورؒ کا مزار ہے۔

4۔ اس سے متصل ان کے صلبی فرزند جان محمدؒ کی قبر ہے۔

5۔ اس سے متصل، مشرقی دیوار کے قریب سید علی صابرؒ کے صلبی فرزند سید عبدالنبیؒ کی قبر ہے۔

Marfat.com

6۔ مغربی دیوار کی طرف حضرت سید بدرالدین کی قبر سے تھوڑے سے فاصلے پر آپ کی اہلیہ بی بی مرصعہ رح کا مزار پرانوار ہے۔

میرے پیرو مرشد کے تین صاحبزادوں سید محمد شریف رح سید احمد رح اور سید محمد سعی رح اور آپ رح کی دو صاحبزادیوں کی قبور بھی روضہ منورہ میں ہیں۔ آپ رح کے تین بیٹے سید فرید رح سید عبدالرشید رح اور سید عبدالعزیز رح روضہ شریف سے باہر مدفون ہیں۔

Marfat.com

مسانیاں شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں مزار شریف کے اندر حضرت سید حسن بدرالدین آپ کی زوجہ اور اولاد کے ساتھ آرام گاہیں۔

مزار شریف میں داخل ہونے والے دروازے

Marfat.com
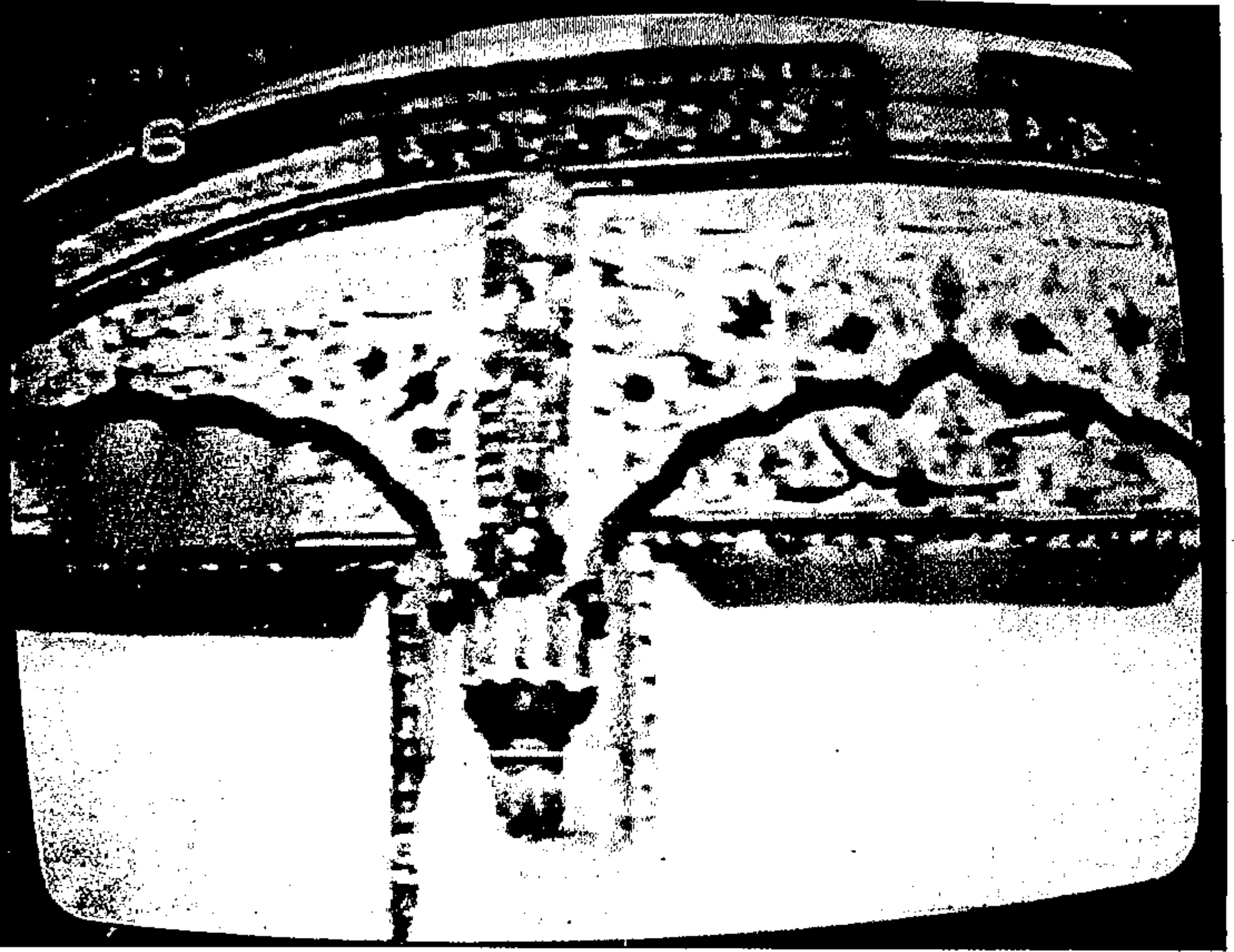
مزار شریف کے اندرونی حصہ کا آرائشی منظر

مزار شریف کے اندرونی حصہ کا آرائشی منظر

Marfat.com
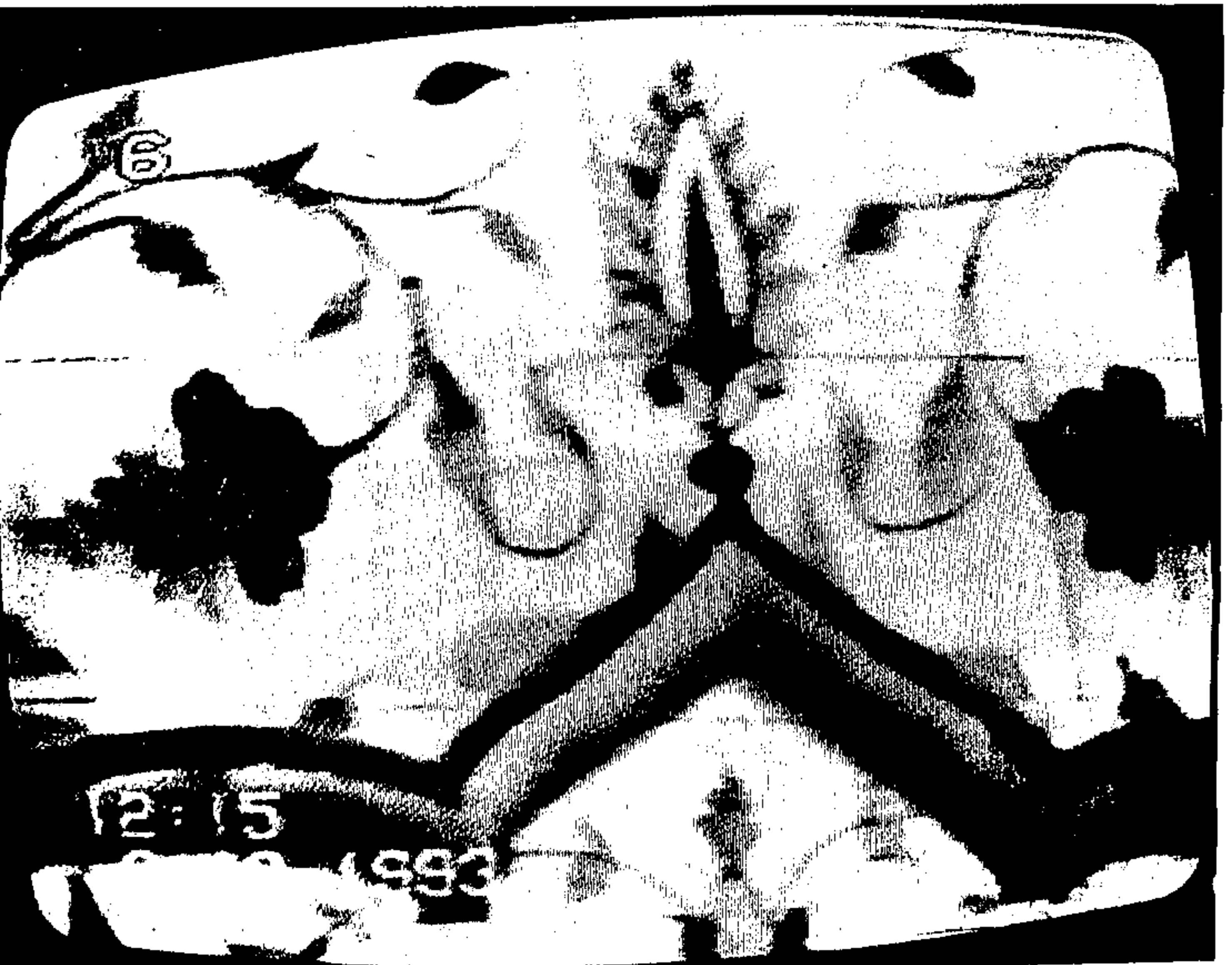
باب ہشتم

اس خاندان کے بعض خادموں کے بیان میں

اگرچہ میں نے اعلیٰ حضرتؒ کی ساری اولاد کو صاحب کشف و کرامات پایا ہے لیکن ان حضرات کے خادموں میں سے بھی کچھ ایسے لوگ میری نظر سے گزرے ہیں جو واصلان حق اور صاحبان رشد و ارشاد تھے۔ میں ان میں سے بعض لوگوں کے حالات و واقعات قلمبند کر رہا ہوں۔

فقیر مانی شاہ

آپ حضرت سید عبدالشکورؒ کے راسخ الاعتقاد مرید تھے۔ قصبہ رہیلہ کے باشندے تھے۔ مست و مجذوب تھے۔ رات یاد خدا اور ذکر جہر میں گزارتے، مرشد کے آستانہ عالیہ کا اتنا احترام کرتے کہ جتنے دن بھی زیارت کے لئے یہاں مقیم رہتے، مسانی شہر کی حد میں حوائج ضروریہ سے فارغ نہیں ہوتے تھے۔ ہرچند مرشدؒ نے اجازت دے رکھی تھی بلکہ ایسا کرنے سے منع کیا ہوا تھا۔ لیکن آپؒ اسے خلاف ادب سمجھتے اور قول مرشد ترک کر دیتے۔ اگر کوئی شخص کہتا کہ: "الامر فوق الادب" یعنی ادب کی بجائے حکم ماننا چاہیئے تو آپ انتہائی ادب اور انکساری کرتے اور اسے نافرمانی یا انکار نہ کہتے۔

انہیں حالت نماز میں امام کے دل کا بھید معلوم ہو جاتا تھا۔ ان سے کئی بار کئی کرامات ظاہر ہوتیں۔

Marfat.com

جمشید شاہ

آپ قصور شہر میں میرے دینی بھائی ہیں۔ وہ میرے پیرومرشد کی خدمت میں نیاز مندی کا شرف حاصل کر کے اپنے وطن چلے گئے اور ذکر و فکر میں مشغول ہو گئے۔ ان پر جذبہ سلوک کا ایسا غلبہ ہوا کہ چند ہی دنوں میں مجذوب سالک ہو گئے۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ موضع پھیوبی میں فیروز شاہ مست فقیر آپ کا مرید ہے۔

مانی شاہ

کھبالہ میں آپؒ میرے برادر دینی اور مست مجذوب تھے۔ شب و روز یاد خدا میں گزارتے۔ آپؒ سے کئی کرامات ظاہر ہوئیں۔ آپؒ اپنے آپ کو فقر و فاقہ کی آگ میں تنور کی طرح دہکاتے رہتے تھے۔

Marfat.com

باب نہم

اپنے احوال اور خاتمہ کتاب میں

میں، فقیر پیر غلام بہاء الدین، حضرت سید شاہ عبدالشکورؒ کا ادنیٰ غلام اور کمترین مرید ہوں۔ اگر میں کبھی کسی کے لئے کوئی دعا کرتا ہوں یا کسی کو دم کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے مرشدوں کے طفیل اسے قبول فرمالیتا ہے۔

ایک دن میں حسب عادت روضہ شریف کے دروازے پر بیٹھا تھا۔ چونکہ مجھے دہی چاول بہت پسند ہیں۔ اس لئے میں سوچ رہا تھا کہ اگر آج میرے حضرات مجھے دہی چاول کھلائیں تو کیا بات ہے! ابھی یہ سوچا ہی تھا کہ یہاں کے شیخوں میں سے بختا خوجہ بہترین پکے ہوئے چاول اور دہی لئے ہوئے میرے پاس آگیا۔ خوب بھوک لگی ہوئی تھی۔ میں نے بڑے شوق سے دہی چاول کھائے۔ ان دنوں شیخ بختا کے مالی حالات اچھے نہیں تھے۔ میں نے اس کے حق میں دعا کی:

ای بار خدای عالم آرای
بر بندہ پیر خود ببخشای

(یا الٰہی! اے دنیا کو زیب وزینت دینے والے، اپنے پیر کے اس غلام پر کرم کر)

یعنی اے کارساز اور اے بندہ نواز! آنحضرتؒ کے طفیل اس شخص کو فراخی رزق سے بہرہ ور فرما۔ پھر میں نے الہام ربانی کے تحت شیخ بختا سے کہا: "اے بختا جا! میں نے تجھے دربار خداوندی سے نیک بخت اور دولت مند کرا دیا ہے اور ٹبہ ہلہل کی فوجداری تجھے دلا دی ہے"۔

اسی دن سے شیخ بختا عزت و رفعت حاصل کرنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے ہلہل کی حکومت اور ٹبہ کی فوجداری مل گئی۔

اس کے علاوہ بھی خدا نے بہت سے لوگوں کی مشکل کشائی اس عاجز کے ہاتھ سے کرائی ہے۔ جن کی تفصیل میں نے نہیں لکھی کیونکہ اپنے منہ میاں مٹھو بننا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ اپنا

Marfat.com

تعارف آپ کروانا بھی کوئی اچھی بات نہیں۔ پھر یہ کہ اگر ہم سب خادموں کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں سنی جاتی ہیں تو یہ ہمارے خواجگانؒ ہی کا صدقہ ہے۔ بلکہ انہی کی کرامت ہے! درمیان میں ہماری تمہاری کیا حیثیت ہے؟

پس میں اسی مختصر سی تحریر پر اکتفا کرتا ہوں اور اس عالیشان خاندان کے لئے دعائے خیر پر بات ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس آستانہ قادریہ اور یہاں کے حضراتؒ کا سایہ مریدوں اور غلاموں کے سروں پر قیامت تک رکھے۔! آمین

○○○

نوٹ:۔ کتاب "اذکار الابرار" مکمل ہوئی۔ یہ میں نے اپنی یادگار کے طور پر نقل کی ہے۔

راقم الحروف سید محمد ولد سید سلطان محمد ولد سید بھاون ولد سید میر ولد سید شاہ ولایت ولد سید شاہ فاضل ولد سید عبدالرشید ولد سید عبدالشکور ولد سید صابر ولد سید بدرالدین گیلانیؒ

۵۔ رمضان ۱۲۸۳ھ

Marfat.com

ضمیمہ

(۱)۔ منظوم شجرہ جدیہ قادریہ حضرت شاہ صاحب مسانیان والا۔

(۲)۔ منظوم شجرہ جدیہ عالیہ قادریہ حضرت مسانیان والا۔

(۳)۔ کرسی نامہ حضرت شاہ مدار۔

(۴)۔ عکس ہبہ نامہ

(۵)۔ ترجمہ ہبہ نامہ

(۶)۔ عکس سرورق کتاب "باغ سادات"

Marfat.com

تعارف آپ کروانا بھی کوئی اچھی بات نہیں۔ پھر یہ کہ اگر ہم سب خادموں کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں سنی جاتی ہیں تو یہ ہمارے خواجگانؒ ہی کا صدقہ ہے۔ بلکہ انہی کی کرامت ہے! درمیان میں ہماری تمہاری کیا حیثیت ہے؟

پس میں اسی مختصر سی تحریر پر اکتفا کرتا ہوں اور اس عالیشان خاندان کے لئے دعائے خیر پر بات ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس آستانہ قادریہ اور یہاں کے حضراتؒ کا سایہ مریدوں اور غلاموں کے سروں پر قیامت تک رکھے۔! آمین

○○○

نوٹ:۔ کتاب "اذکار الابرار" مکمل ہوئی۔ یہ میں نے اپنی یادگار کے طور پر نقل کی ہے۔

راقم الحروف سید محمد ولد سید سلطان محمد ولد سید بھاون ولد سید میر ولد سید شاہ ولایت ولد سید شاہ فاضل ولد سید عبدالرشید ولد سید عبدالشکور ولد سید صابر ولد سید بدرالدین گیلانیؒ

۵۔ رمضان ۱۲۸۳ھ

Marfat.com

ضمیمہ

(۱)۔ منظوم شجرہ جدیہ قادریہ حضرت شاہ صاحب مسانیان والا۔

(۲)۔ منظوم شجرہ جدیہ عالیہ قادریہ حضرت مسانیان والا۔

(۳)۔ کرسی نامہ حضرت شاہ مدار۔

(۴)۔ عکس ہبہ نامہ

(۵)۔ ترجمہ ہبہ نامہ

(۶)۔ عکس سرورق کتاب "باغ سادات"

Marfat.com

شجرہ جدیہ عالیہ قادریہ حضرت شاہ صاحب مسانیاں والا

(برگ ۳۵ب)

از خدا ہمت طلب کن ای دل از بہر نسب
دیگراز احمد شود توفیق بہری از لقب

خواستم تا میوہ چینم از گلستان شیر حق
تا شود از فضل او شان طبع موزون در سبق

(۱) "شد نخست سید محمد ہم مصنف ہفت بیت
کردہ او ملجای خود حضرت جناب اہل بیت

(۲) ہست سلطان محمد نامدار از بھاون شاہ
والی ملک ولایت از نسب شاہ ھدا

(۳) مرورا گشتہ پدر اکرم، مکرم، نصیر
زاہد ملک و زمانہ، اسم اوشد سید میر

(۴) اوز فرزندان حضرت شاہ ولایت معفراست
روشنی او درجہان چون آفتاب خاوراست

(۵) گشت سید شاہ فاضل افضلین و بہترین
نام او شد درجہان بہر خلائق ورد دین

(برگ ۳۶الف)

(۶) او شدہ ابن الرشید حضرت عبدالرشید
واصل حق بودہ و بہر ہدایت شد کلید

(۷) شدولی افضل ولی آن صاحب مظہر ظہور
رہنما آبای من آن حضرت عبدالشکور"

شد نخست اکرم مکرم صاحب مظہر ظہور
پیر پیران، پیر من آن حضرت عبدالشکور
نیرش رخشید از نور علی صابر ولی
درجہان چون شمع روشن ذاتش از تہمت بری
او زفرزندان حضرت شاہ بدرالدین حبیب
آفتاب اوج عزت، بہر جانم شد طبیب
روضہ اش چون نجف اشرف شد درین کشور ضیا
سود گشتہ خلق را پیشانی از صدق و صفا
مر ورا آبای حضرت سید شرف الدین قطب
زاہد ملک و زمانہ محض افضل در نسب
بہ علاء الدین ورا پدر معظم بالیقین
ہادی ملک ولایت کاشف اسرار دین
گشت شمس الدین چون خورشید تابان، در دین
حلقۂ دور زمان شد رحمتش راحق نگین
شد چراغش روشن از احمد علی ماہ جہان
لا مثل در ولایت اختر میمون نشان
او ز سید سید قاسم شد شمع مشعل فروز
مسند جمشید و کیخسرو ز رشکش بود سوز
سرو او از آب شرف الدین یحیی شربتش
عقل حیران زمان شد، در رفیع مرتبتش
بہ شہاب الدین احمد مرورا پدر عظیم
واقف آن چار منزل کرد او طبع سلیم

دامن صالح نصر را او گرفت از جان و دل
معرفت را کرد طی اوشد درخشان در فضل
بود تاج الدین ابی بکر شهی عبدالرزاق
مالک فردوس اعظم بد درخشان در آفاق
من چه گویم نعت و وصفش از قیاسم بر ترین
غوث اعظم، قطب عالم، سرفراز محی الدین
چار ده شب مه برآمد، دستگیر یکسان
انجمن بغداد ازوی شد منور در زمان
شد ابو صالح ازو خورشید تابان، در دین
گوهر کان سخاوت افضلین و بهترین
خاطرش شد ز موسی دوست حق
آفرین بر جان پاکش کرد یزدان از شفق
شاه عبدالله پدرش صاحب تاج فقر
روشنی او در جهان مشهور چون نور قمر
(برگ ۳۶ ب)
اوشد از ابنای یحیی زاهد سرورجهان
جرعه نوش حوض کوثر، در ولایت بی نشان
مرورا سید محمد همچو موسی در کرم
عیسی لب بهر عالم شد دین کشور عجم
حضرت داود رهبر حرز جان شد بهر او
می شود زنجیر مشکل همچو مو درپیش او
نخل رعنا گشت موسی ثانی در عدن
بر روانش صد هزاران فاتحه باشد زمن

حضرت عبداللہ مورث روح جان افزای او
سرور سلطان جنت صدر او را جای او
گشت موسیٰ الجون پدرش پیشوای اولیاء
ماہ تابان در جبینش بد درخشان بی ریا
حضرت عبداللہ محض عیار او را خوش لقا
مادرش بنت حسین وجد افضل مجتبیٰ
شد حسن حضرت شنیٰ بہر جانش کان نور
گوہر اسرار مخزن در جناب حق حضور
شد ورا باعز و تمکین سرور کون و مکان
منبع لطف و ہنر آن واقف سر نہان
از خدا نامش عطا شد شہ سردار دین
پیرء و پدرش مصطفیٰ از جملہ عالم بہترین
مرورا مظہر العجائب صاحب آن انما
شہسوار لافتیٰ ہم وصف او در ھل اتیٰ
بشنو از من بعد احمد در ہمہ ملک جہان
جز علی دیگر نکردہ دین احمد را عیان
من بہاء الدین گدای خاک در یک یک جدا
بر مزار سید عالی نسب شاہ ھدیٰ

اردو ترجمہ:

۱۔ اے دل! شجرہ نسب لکھنے کے لئے اللہ سے ہمت طلب کر اور بارگاہ رسالت سے توفیق کا خواستگار ہو۔

۲۔ میں شیر خدا کے باغ سے پھل توڑنا چاہتا ہوں، کہ ان کی عنایت سے اس مشق سخن میں

Marfat.com

میری طبع موزوں ہو جاتے۔

۳۔ سب سے پہلے سید محمد، جس نے اس شجرہ۔ نسب میں سات اشعار کا اضافہ کیا۔ اس نے اہل بیت کی بار گاہ کو اپنی پناہ گاہ بنایا ہوا ہے۔

۴۔ وہ سلطان محمد کا بیٹا ہے اور وہ بھاون شاہ کے صاحبزادے ہیں، جو ملک ولایت کے والی ہیں اور شاہ ھدیٰ کے نسب سے ہیں۔

۵۔ ان کے والد محترم کا نام سید میر ہے، جو صاحب عزت و تکریم اور زاہد زمانہ ہیں۔

۶۔ آپ حضرت شاہ ولایت مغفور کے صاحبزادے ہیں، جن کا نور، کائنات میں سورج کی طرح ہے۔

۷۔ ان کے والد گرامی سید شاہ فاضل ہیں، جو سب سے افضل اور بہتر ہیں۔ دنیا میں مخلوق ان کے نام کا ورد کرتی ہے۔

۸۔ آپ حضرت عبدالرشید کے خلف الرشید ہیں، جو واصل حق اور کلید ہدایت تھے۔

۹۔ آپ ولی کامل، مرشد و راہنما حضرت عبدالشکور کے صاحبزادے تھے، جو میرے اجداد میں سے ہیں۔

۱۰۔ سب سے پہلے میرے پیرو مرشد، صاحب عزت و تکریم، مظہر ظہور حضرت عبدالشکور ہیں، جو پیروں کے پیر ہیں۔

۱۱۔ آپ کا ستارہ حضرت علی صابر ولی کے نور سے چمکا، جن کی ذات بابرکات، دنیا میں سورج کی طرح تہمتوں سے پاک ہے۔

۱۲۔ آپ، حضرت شاہ بدرالدین کے صاحبزادے ہیں، جو عزت و عظمت کے بلندیوں کے سورج اور میری روح کے معالج ہیں۔

۱۳۔ آپ کا روضہ اس سرزمین میں نجف اشرف کی طرح سراپا نور ہے۔ لوگ اخلاص و محبت سے یہاں ماتھے رگڑتے ہیں۔

۱۴۔ آپ کے والد حضرت سید شرف الدین زاہد زمانہ اور عالی نسب تھے۔

Marfat.com

۱۵۔ ان کے والد مکرم علاء الدین تھے، جو ملک ولایت کے راہبر اور دین کے بھید کھولنے والے تھے۔

۱۶۔ آپ حضرت شمس الدین کے بیٹے تھے، سورج کی طرح پر نور، پوری کائنات آپ کی انگوٹھی کا حلقہ اور حق اس کا نگینہ۔

۱۷۔ ان کا چراغ حضرت احمد علی سے روشن ہوا تھا، جو ولایت کا بے مثال موتی اور مبارک ستارہ تھے۔

۱۸۔ ان کی شمع کی روشنی حضرت سید قاسم کی مشعل سے تھی۔ جمشید اور کیخسرو کی مسند، ان کی عظمت کو دیکھ کر رشک کے مارے جل گئی تھی۔

۱۹۔ ان کے سرو کو حضرت شرف الدین یحیٰ کے چشمے سے پانی ملا۔ ان کی عظمت کو دیکھ کر کائنات کی عقل حیران رہ گئی تھی۔

۲۰۔ آپ کے والد محترم کا نام شہاب الدین احمدؒ تھا، جن کی طبع سلیم واقف اسرار تھی۔ انہوں نے دل و جان سے صالح نصر کا دامن تھاما تھا اور معرفت کی منزلیں طے کر کے فضل و کمال میں بے مثال ہوتے۔

۲۲۔ وہ حضرت سید عبدالرزاق کے بیٹے تھے، جو جنت اعلیٰ کے سردار اور مشہور کائنات تھے۔

۲۳۔ میں آپ کے والد کیا تعریف و توصیف کروں؟ وہ میرے فکر و خیال سے برتر ہیں، وہ غوث اعظم، قطب عالم حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی ہیں۔

۲۴۔ وہ چودھویں کے چاند ہیں، مظلوموں کا سہارا ہیں۔ دنیا میں بغداد کی محفل انہی کے قدم سے منور ہوتی۔

۲۵۔ وہ، افضل و برتر، کان سخاوت کے موتی، خورشید تاباں حضرت ابو صالح کے بیٹے ہیں۔

۲۶۔ وہ حضرت موسیٰ سے فیض یاب ہوتے، جن کی روح پر خدا نے شفق سے آفرین کی۔

۲۷۔ ان کے باپ سید عبداللہ کے سر پر تاج فقر ہے، ان کی روشنی، دنیا میں چاند کی روشنی

Marfat.com

کی طرح مشہور ہے۔

۲۸۔ وہ حضرت یحیٰ زاہد کے بیٹے ہیں جو ولایت میں بے مثال اور حوض کوثر کے گھونٹ پینے والے ہیں۔

۲۹۔ وہ سید محمد کے صاحبزادے تھے، جو عجم میں مسیحا صفت تھے۔

۳۰۔ آپ حضرت داؤد کے چشم و چراغ تھے، جن کے آگے زنجیریں موم ہو جایا کرتی تھیں۔

۳۱۔ آپ حضرت موسیٰ ثانی کے نونہال تھے، ان کی روح پر میری طرف سے ہزاروں لاکھوں فاتحہ ہوں۔

۳۲۔ آپ حضرت عبداللہ مورث کے صاحبزادے تھے، جو جنت کے سردار اور وہاں کے صدر نشیں ہیں۔

۳۳۔ آپ کے والد حضرت موسیٰ الجون اولیائے کرام کے پیشوا تھے۔ آپ کے ماتھے میں چمکتے ہوئے چاند کی سی چمک تھی۔

۳۴۔ آپ حضرت عبداللہ محض کے بیٹے تھے، جن کی ماں حضرت حسین کی بیٹی اور جن کے جدامجد حضرت علی المرتضیٰ تھے۔

۳۵۔ ان کی روح نے حضرت حسن مثنیٰ کی کان نور میں پرورش پائی، جو بارگاہ خداوندی میں مخزن اسرار کا گوہر ہیں۔

۳۶۔ آپ کے لطف و کرم کا منبع خود سرور کائنات ہیں، جو مخفی رازوں کے جاننے والے ہیں۔

۳۷۔ خدا نے انہیں سردار دیں کا نام عطا کیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ہی آپ کے باپ بھی ہیں اور پیرو مرشد بھی، جو کائنات میں سب سے افضل ہیں۔

۳۸۔ حضرت حسن کے والد مظہر العجائب، شہسوار "لافتیٰ الا علی، لاسیف الا ذوالفقار" ہیں، تاجدار "ھل اتیٰ" ہیں۔

Marfat.com

۳۹۔ میری بات سن لو کہ رسول کریم کے بعد، دنیا میں، حضرت علی کے سوا، اسلام اور کسی سے ظاہر نہیں ہوا۔

۴۰۔ میں بہاء الدین ان میں سے ہر ایک کے آستانے کی خاک راہ ہوں اور سید عالی نسب، شاہ صدا سید بدرالدین گیلانی کے مزار کا خادم ہوں۔

شجرہ۔ جدیہ عالیہ قادریہ حضرت مسانیاں والا

(برگ ۶۴ الف)

الٰہی از کرم توفیق فرما
که گردد خامہ۔ من مشک فرسا
ز کرسی نامہ۔ آن شاہ رہبر
گرامی گوہر اولاد حیدر
جناب پیر بدرالدین عالم
ز فرزندان حضرت غوث اعظم
ز فرزندان حضرت بجاون شاہ است
طریق معرفت را سرفراز است
کہ او فرزند حضرت سید میر است
ز پا افتادگان را دستگیر است
واین از باغ سید شاہ ولایت است
کہ زبدہ۔ زہد و عارف جہان است
کہ شاہ فاضل افضل زمین است
کہ از عبدالرشید خوشہ چین است
خلایق مرتبت، مقبول درگاہ
ز اسرار طریقت جملہ آگاہ

Marfat.com

ولی کامل مظہر ظہور است
ولایت بخش شاہ عبدالشکور است
ز فرزندان حضرت شاہ صابر
بہ زہد و صبر، چون ایوبؑ صابر
شود خلف الرشید شاہ والا
شہ کونین بدر الدین عالا
کہ خورشید ولایت بدر دین است
ہمہ ملک سلیمانؑ در نگین است
بود ز ابنای شرف الدین سید
کہ او ابن علاء الدین سید
ورا پدر مکرم شمس الدین است
کہ او از سید احمد ریزہ چین است
بود احمد علی بن سید قاسم
ز شرف الدین یحیٰ زید افخم

(برگ ۳۵ب)

پسر سید شہاب الدین احمد
کہ او فرزند صالح نصر امجد
شہ دنیا و دین عبدالرزاق است
کہ او خورشید این نیلی رواق است
ز فرزندان حضرت غوث اعظم
سرو سرتاج پیران معظم
خلف حضرت ابو صالح محمد

Marfat.com

ولی پر معرفت از نور سرمد
ز فرزندان موسیٰ جنگی دوست
طریق معرفت را مغز ہم پوست
بود ابن محمد ابن داوٗد
ز فرزندان موسیٰ ثانی محمود
ز عبداللہ مورث یادگار است
چو موسیٰ الجون ازوی نامدار است
کہ او فرزند عبداللہ محض است
مثنیٰ حسن پدر او اخص است
حسن ابن علی شہزادۂ دین
بود پانصد ہزاران عزو تمکین
اسد اللہ سرور غالب
شاہ مردان ابن ابی طالب

اردو ترجمہ:

۱۔ الٰہی اپنے لطف و کرم سے، میرے قلم کو خوشبو بکھیرنے کی توفیق عطا فرما۔

۲۔ حضرت علی کی اولاد کے قیمتی موتی، اس راہنما بادشاہ کے شجرہ۔ نسب کی خوشبو

۳۔ حضرت بدرالدین، جو دنیا بھر میں دین کا ماہ کامل ہیں، حضرت غوث اعظم کی اولاد میں سے ہیں۔

۴۔ راقم (سید محمد ولد سید سلطان محمد)، حضرت سید بھاون شاہ کی اولاد میں سے ہے، جو راہ معرفت میں بہت سربلند ہیں۔

۵۔ وہ حضرت سید میر کے بیٹے ہیں۔ عاجزوں کے مددگار ہیں۔

۶۔ وہ سید شاہ ولایت کے باغ کے پھول ہیں۔ دنیا میں زہد و عرفان کا حاصل ہیں۔

Marfat.com

۷۔ آپ، حضرت شاہ فاضل کے بیٹے ہیں جو روئے زمین پر صاحب فضیلت ہیں اور وہ حضرت عبدالرشید کے فیض یافتہ بیٹے ہیں۔

۸۔ پھر، مخلوق میں عالی مقام، بارگاہ الٰہی میں مقبول، طریقت کے تمام رازوں سے واقف

۹۔ ولی کامل، مظہر ظہور، ولایت عطا کرنے والے حضرت شاہ عبدالشکور ہیں۔

۱۰۔ آپ، حضرت شاہ صابر کے بیٹے ہیں، جو زہد اور صبر میں حضرت ایوبؑ جیسے تھے۔

۱۱۔ آپ، حضرت والا، شاہ دو جہاں شاہ بدرالدین کے خلف الرشید ہیں۔

۱۲۔ حضرت سید بدرالدین آسمان ولایت کے سورج ہیں۔ سارا ملک سلیمان ان کے زیر نگیں ہے۔

۱۳۔ آپ سید شرف الدین کے بیٹے تھے اور وہ سید علاء الدین کے فرزند۔

۱۴۔ ان کے والد محترم کا نام شمس الدین تھا، وہ سید احمد ریزہ چین کے بیٹے تھے۔

۱۵۔ وہ احمد علی بن سید قاسم بن شرف الدین یحیٰی کے صاحبزادے تھے۔

۱۶۔ آپ، سید شہاب الدین احمد بن صالح نصر کے بیٹے تھے۔

۱۷۔ ان کے والد ماجد شاہ دین و دنیا حضرت سید عبدالرزاق تھے، جو خورشید فلک تھے۔

۱۸۔ آپ پیران عظام کے سردار حضرت غوث اعظم کے صاحبزادے تھے۔

۱۹۔ وہ، نور سرمدی سے معمور عارف کامل حضرت ابو صالح محمد کے بیٹے تھے۔

۲۰۔ آپ حضرت موسیٰ جنگی دوست کے بیٹے تھے، جو راہ معرفت کا ظاہر بھی تھے اور باطن بھی۔

۲۱۔ آپ حضرت محمد ابن داؤد ابن موسیٰ ثانی کے صاحبزادے تھے۔

۲۲۔ وہ، حضرت عبداللہ مورث کی یادگار تھے، اور آپ موسیٰ الجون کے بیٹے تھے۔

۲۳۔ آپ حضرت عبداللہ محض ابن حضرت حسن مثنیٰ کے بیٹے تھے۔

۲۴۔ وہ، حضرت حسن ابن حضرت علی کے بیٹے تھے، جنہیں لاکھوں عزتیں اور شانیں حاصل تھیں۔

Marfat.com

۲۵۔ حضرت اسد اللہ غالب، شاہ مرداں، حضرت ابو طالب کے صاحبزادے تھے۔

کرسی نامہ حضرت شاہ مدارؒ

شاہ مدار عرف بدیع الدین شیخ علی حلبی ابن شیخ عبدالمجید حلبی ابن عبد حمید ابن اسماعیل حلبی ابن شیخ محمد ابن شیخ محسن حلبی ابن علی رضا ابن احمد حلبی ابن بہاء الدین حلبی ابن محمد باقر حلبی ابن بدرالدین ابن بدرالحق حلبی ابن قطب الدین ابن عمادالدین حلبی ابن عبدالحافظ ابن شہاب الدین ابن طاہر حلبی ابن مطہر حلبی ابن عبدالرحمن حلبی ابن حضرت ابوہریرہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

والدہ ماجدہ کی طرف سے:

حاجرہ عرف بی بی بنت شیخ حامد ابن شیخ محمود ابن شیخ احمد ابن آدم ابن شیخ قمرالدین ابن شیخ سراج الدین ابن شیخ طیفور ابن شیخ محمد باقر ابن شیخ قوام الدین ابن شیخ شمس الدین ابن شیخ سراج الدین ابن شیخ عبدالرحمن ابن شیخ عبدالرشید ابن شیخ عبدالمجید ابن شیخ عبدالرحیم ابن شیخ عبدالباقی ابن شیخ غوث ابن حضرت ابوہریرہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

ترجمہ ہبہ نامہ

میں، سید عبدالشکور ولد سید صابر ولد حضرت شاہ بدرالدین قادری ساکن موضع مسانی پرگنہ بٹالہ، بقائمی صحت و ہوش و حواس، صحیح شرعی اقرار و اعتراف کرتا ہوں کہ جو ملکیت میرے قبضہ و تصرف میں ہے، مثلاً بڑی حویلی پختہ عمارتوں اور ایوانوں سمیت، چھوٹی حویلی جو الگ ہے اور اس سے متصل ہے، ڈیوڑھیاں، گھروں کے صحن اور گھروں سے ملحقہ مہمان خانے، اور باغیچہ، پختہ کنواں، تانبے کے برتن، فرشی قالین، چھوٹی بڑی چارخانہ دریاں، (فارسی) شاعری کی کتابیں مثلاً مخزن اسرار، قران السعدین، تحفتہ العراقین، دیوان انوری، دیوان خاقانی اور عربی کی کتابیں مثلاً کافیہ، شرح ملا، قطبی، کنزالدقائق، حاشیہ مولوی عبدالحکیم، شرح وقایہ، ہدایہ، بیضاوی، ولایتی رسم الخط میں پانچ عدد قرآن کریم اور مفردات ملا غنی، کچھ تھوڑا سا اسلحہ، چار ترکی اور عربی گھوڑے، بیل گاڑی کھینچنے والے گجراتی بیل، تیس بیگھہ زمین جس میں پختہ کنواں اور پھلدار اور غیر پھلدار درخت ہیں اور جن جن چیزوں پر بھی ملکیت کا اطلاق ہو سکتا ہے، سب چیزیں میں نے اپنے بیٹوں کے نام ہبہ کر دیں، جن کے نام معلوم ہیں۔ یہ چیزیں میں نے اپنے بیٹوں کی ملکیت میں دے دیں، یہ تملیک صحیح، معتبر، شرعی، نافذ اور جائز ہوگی۔ اس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے۔

مذکورہ بالا تمام اشیاء کے بدلے میں، کچھ دوسری اراضی جو اپنے آباء واجداد سے میری ملکیت میں آئی تھی اور مذکورہ بالا زمین میں سے نصف یعنی پندرہ بیگھے میں نے اپنے بھائیوں سید عبدالنبی، سید حامد، سید حمید، سید کبیر اور ابو سید کو عطا کیے۔

جب میں لاہور سے واپس گھر آیا ہوں تو میں نے یہ ہبہ نامہ لکھا ہے۔

۱۱۔ رمضان ۱۰۵۵ھ

Marfat.com

بڑی محنت پڑی ہے مدتوں کی جانفشانی ہے
کہاں ہیں قدرداں لازم انہیں اب قدردانی ہے

باغ سادات

المعروف بہ

درِ نجف ظہورِ ایمان

مصنّفہ

فخر الحکما شمس الاطبا سید حکیم پیر محمد شاہ حاجی و زائر کربلا

مؤلّفہ

تنویر الاطبا ڈاکٹر حکیم سید تجمل حسین شاہ نقوی البخاری اُچوی

حسب فرمائش

شیخ عطا محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

بار سوم تعداد ۱۰۰۰ ۱۹۴۷ء
قیمت ایک روپیہ

نوٹ۔ یہ کتاب و دیگر ہر قسم کی کتابیں بارعایت ملنے کا پتہ: منیجر کتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ) لاہور موچی دروازہ مغل حویلی

Marfat.com

فارسی متن اذکار الابرار

(برگ ا الف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ (۱) رب العالمین، والصلواۃ علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ واہل بیتہ وعترتہ اجمعین

اما بعد فقیر حقیر پر تقصیر، تراب اقدام اولاد عظام حضرت گیلانی (۲)، خاکپای خاندان ذوی الاحترام صاحب مسانی (۳)، بندہ۔ بندہ حا (۴) شیخ بہاء الدین متوطن (۵) چک بازید، مرید خاص محبوب رب غیور سید عبدالشکور، پور۔ (۶) ولی مشہور سید صابر معفور بن سید السادات، منبع البرکات والحسنات، مجمع الفیوضات والکرامات، زبدۃ النجباء العظام۔ (۷)، قدوۃ الاولیاء الکرام، سلالہ خاندان مصطفوی، نقاوہ۔ دودمان مرتضوی، سید الحسنی البغدادی، قطب الاقطاب۔ (۸) صوبہ۔ ملک پنجاب۔ (۹) واصل باللہ، موصل الی اللہ، تارک الدنیا، راغب العقبیٰ، رئیس السالکین، امیرالعارفین حضرت سید بدرالدین (برگ اب) رضی اللہ عنہم اجمعین، از چند مدت می خواست و در دل عقیدت منزل، این اندیشہ می آراست کہ جہت استعفای (۱) جرائم خود و استغفار ذمائم خویش، دستاویزی قوی در زمانہ بگذارد و تحبتی وفی بر صفحہ۔ روز گار بر نگارد، تا در دنیا موجب یادگاری و در عقبیٰ باعث رستگاری شود۔

لہذا بہ ارقام (۲) بعضی حالات و مقالات حضرات این دودمان عالیشان و کرامات و مقامات صاحبان این مکان رفعت نشان پرداخت، و شبدیز تیز گام (۳) قلم را در میدان بیان جولان ساخت۔

پس آنچہ فقیر بہ چشم خویش دیدہ بود، واز مخبر صادق یعنی مولائی، مخدومی، شیخی، مرشدی، استاذی، صاحبی، سیدی، سندی (۴) شنیدہ، واورا از پدر بزرگوار خود (۵) درگوش و چشم رسیدہ، بر صفحہ۔ قرطاس ثبت گردانیدہ، وسمند (۶) تند خرام زبان را در مضمار تحریر و تقریر دوانیدہ، و نام این نسخہ اذکار الابرار نہاد۔ حق سبحانہ عزاسمہ جل شانہ (برگ ۲ الف) درجناب پاک خود بہ ذروہ۔ اجابت و درجہ قبولیت رساناد۔ بحرمت النبی وآلہ الامجاد، باللہ التوفیق وھوالرفیق الشفیق۔

امید از طالبان راسخ قدم و قاریان و سامعان پاکدم، آن است کہ این نافہم، نارسا، کم بہ سخن آشنا را بہ این ذکر نیک و فاتحہ۔ خیریاد فرمایند، واز گوشہ۔ خاطر عاطر محو و منسی ننمایند۔ الھم اغفر لمصنفہ ولقاریہ ولسامعہ (۱) ولمن سعی فیہ آمین آمین آمین۔

ذکر اول

دراحوال قطب زمانیان حضرت شاہ بدرالدین مسانیان

وی حسنی و گیلانی رزاقی است۔ و شجرہ۔ مبارکہ۔ نسب او این است : سید بدرالدین بن سید شرف الدین بن سید علاء الدین بن سید شمس الدین محمد بن سید احمد ملقب بہ ریزہ چین بن سید قاسم بن سید شرف الدین یحیٰ قتال شہید تا تاری بن سید شہاب الدین بن قاضی القضاۃ سید ابو صالح نصر (برگ ۲ ب) بن قطب الاقطاب سید عبدالرزاق بن قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی، میران محی الدین سید عبدالقادر (۱) جیلانی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

و شرف بیعت و ارادت او نیز از پدر بزرگوار خود بودہ، و شجرہ۔ بیعت او ھمین سلسلہ۔ قادریہ عالیہ است۔ موجب انساب، مولد شریف وی بغداد بودہ، چنانچہ اولاد او و برادرانش تا حال در بغداد موجود است :

و تاریخ تولد مبارکش چنین (۲) نوشتہ اند :

زھجرت ہشتصد، نہ کم زھفتاد

تولد گشت، بدرالدین بہ بغداد

نقل است کہ آنحضرت چون بہ سن (۳) بلوغت و عہد شباب رسید، و ایام طفولیت را سپری گردانید، اورا از جناب جد بزرگوار خود (۴) در عالم رؤیا چنان حکم قضا توام شرف صدور یافت کہ : "ای جان بابا! برو، ترا ولی ملک پنجاب کردیم، و صوبہ داری آن ملک بہ تو سپردیم۔"

آن سید السادات، ارشاد فیض بنیاد را بہ سر و چشم قبول نمودہ، معروض داشت کہ : "یا جدی ! کجا رخت اقامت اندازم، و در کدام جا سکونت سازم"؟ (برگ ۳ الف) فرمود کہ : "آفتابہ۔ خود را از اینجا با آب پر کردہ، ھمراہ ببر، و بہ جائی کہ این آب تمام شود، ھمانجا فرو مانی، و خود را ساکن آنجا گردانی۔"

آخر امتثالاً (۱) لامر العالی، در عہد بادشاہ بغداد، صاحبقرانی شاہ عباس ثانی (۲) رخت سفر بربست۔ ھرچند بادشاہ وقت منت و الحاح نمود، و قریب یک منزل تعاقب کرد، آن سید پاک

Marfat.com

یک دست رد بر سینہ اقتراح او زده، راهی شد۔ و در عهد جلال الدین محمد اکبر بادشاه (۳) به دار (۴) السلطنت لاهور، در چند مدت رسید۔ و در آن مکان، مدت دوازده سال، قدری کم یا زیاد، اقامت گزیده و چله ها کشیده۔ چنانچه آن چله مبارک تا حال در آنجا موجود است۔

وبسیار مردم آنجا و اطراف، بردست مبارک او در سلسلہ۔ عالیہ قادریہ داخل شدند (۵) و شرف بیعت و سعادت ارادت حاصل ساختند۔

بعد از چندی، شخصی نادر ملک نام، سردار موضع کندیله، در مذهب ایشان ارادت آورده، التماس نمود که در کندیله اقامت (برگ ۳ ب) گزینید۔ آخر آنحضرت موجب عجز و نیاز او روانہ۔ آن طرف شد۔

چون در موضع مسانی رسید، آن آب مسطوره که موجب حکم آورده بود، و چندان سال کم نشده، از آفتابہ تمام شد، و قطره یی باقی نماند۔ به مجرد وقوع این معنی، این مکان را مسکن و ماوای خود ساخت، و رخت اقامت همانجا انداخت (۱) بسیار مردم را از خواص و عوام و جمهور انام به خدا مشغول کرد و از کار دنیا معزول۔ چنانچہ ذکر بعضی از آنها (۲) خواهد آمد، انشاء الله تعالیٰ۔

نقل است که چون آن سید گیلانی موجب حکم قادر پاک، در مسانی اقامت اختیار کرد، سید محمود بهاگری که در موضع پنجگرائین، در آنوقت اقامت داشت، بودن آن ولی را در آنجا خوب نا نگاشت، از ین جهت مناقشہ بسیار و قضیہ بیشمار درمیان می آورد چنانچه آن ولی صوبہ پنجاب، به روز جمعہ بر اشتر خود سوار (۳) شده، از قصبہ بٹالہ بہ طرف موضع خود تشریف می آورد۔ آن سید بهاگری نیز در آنروز (برگ ۴ الف) از قصبہ، بہ طرف موضع خود متعاقب بر کره۔ اسب سواری آمد۔ دراثنای راه باهم ملاقی شدند۔ سید بهاگری از راه طنز بہ سید گیلانی می گفت که: "ای برادر ! بیا تا برای نماز جمعه جولان کنیم و ببینیم که جلدتر (۱) از ما که می رسد"؟ سید ما در جواب گفت: "ای برادر! اگرچہ تو بر اسب کره سواری، و من بر اشتر، اما از جناب کس بیکسان امیدوارم که مرا پیشتر از تو خواهد برد"۔

سید مذکور از بسکہ برکره۔ چالاک سوار بود، مرکب خود را جولان داد۔ بہ مجرد این کار ناگاه اسپش

Marfat.com

به قضای ربانی از پا به سر افتاد، و دندان سوار بشکست، واندام او مضروب گشت، و زخم لب او در عرصه یی چند ناسور شد۔ غرض که سید با نماز جمعه رسید۔ وسید مذکور نماز را نیافت۔

بعد از چند روز چون باز ملاقی (۲) شدند، سید گیلانی را گفت: "ببنیم که بعد از ما، چراغ بر تربت من روشن شود یا بر قبر تو"! سید من اگرچه حلیم وصنع وسلیم (برگ ۴ ب) طبع بود، اما از سخنان طنز آمیز او به جوش آمد و گفت: "انشاء الله تعالیٰ العزیز چراغ بر قبر من در مسانی چنان روشن خواهد شد که روشنی او در تمام عالم انتشار واشتهار خواهد گرفت، به حدی که اورا صرصر حوادث دوران و گردش روزگاران تا نفخ صور نخواهد میراند، واولاد من تا قیام قیامت درهمین دیار خواهد ماند۔ ای سیدا! از چراغ قبر خود چه می لافی؟ یقین است که قبر تو در اینجا نخواهد شد، بلکه آخر کار اولاد تو هم در وطن نخواهد ماند"۔

به مجرد استماع این خبر، سید بهاگری، به شاه شهاب الدین بخاری رجوع نمود، واین مقدمه۔ خود را اظهار کرد۔ سید بخاری در جواب فرمود که: "ای سید محمود به سید بدرالدین گیلانی هرگز مناقشه۔ بیجا برپا مکن و چنگ مزاحمت و معارضت به دامن حال او مزن که رتبه۔ او از ما وشما، بلکه (۱) از تمام اولیای اینجا، نزد خدا و رسول خدا بیشتر است، و قدم سعی او در راه حق پیشتر، (برگ ۵ الف) زیرا که مرا شبی در رؤیای صادقه معلوم و مفهوم شده، و مجلس شریف خواجه۔ عالم و عالمیان، تتمه۔ دور زمان حضرت سید کونین (۱) نبی الثقلین، جد الحسن والحسین صلی الله علی د آله وسلم میسر آمد۔ دیدم که تمام اولیاء و عرفای این ملک رو به روی آنحضرت استاده اند۔ سید بدرالدین نیز در آنجا حاضر بود۔ ازاں جمله اورا نزد خود طلبیدند، و به عزت و حرمت تمام به پهلوی خود نشانیدند، و تعلیم و تفهیم فرموده از حضار کبار ممتاز و سرفراز گردانیدند"۔

چون این جواب را صواب دا، سید بهاگری، از زبان سید بخاری بشنید، و کشف و کرامات صاحب مسانی را به چشم خود دید، واز زبانی سید دیگر، مرشد خویش، نیز واقف گردید، دست از نزاع و مناقشه۔ او باز کشید، بلکه چنان باهم متفق و دوست شدند:

که گوئی دو مغزو یکی پوستند

متحد جانهای شیران خدا   جان گرگان و سگان ازهم جدا

بعده، آن ناسور مذکور او، به دعای سید ما (برگ ۵ ب) دور شد۔

فقیر به چشم خود دیده است که اولاد بهاگری مرحوم برای زیارت روضہ۔ مقدسہ، همیشه می آمدند۔ اگرچه در اولاد این هردو صاحبان، بسا اوقات، به سبب باهم شدن حد حدود (۱) وقرب و جوار (۲) جنگ و جدال بسیار و خلل بیشمار می شد، اما هاگریان نذر و نیاز خانقاه و آمدورفت روضہ۔ عالیجاه موقوف نمی ساختند۔ هرگاه در خانه های ایشان توالد و تناسل یا شادی و ختنه یا کدخدائی یا غیره می گشت، نذرها و غلافها و شیرینی ها بر روضہ۔ منوره می آوردند۔ اللهم زد فزد فی العلمین فیضه و نوره و برکته و ظهوره۔

نقل است که آنحضرت مرحوم برای سواری خود اشتری داشت۔ اگر گاه گاهی بعد از هفته یی یا ماهی، سیر او در قصبه بتاله واقع می گشت، اکثر در خانه های سادات، واقع (۳) محله پوریان، مریدان خود، شرف نزول فیض شمول می شد۔ وصاحب خانه از بسکه اشتر شریف را موجب سعادت خود (برگ ۶ الف) در چراگاه برای چرانیدن و کاه خورانیدن می بردند (۱) ازین جهت اوشان را تاحال گدی چاری می نامند۔ و بعضی اوقات شرف ورود کرامت آمود آنحضرت در خانہ۔ خیاطان، در محلہ۔ اولان می شد۔ وبر آن خیاطان که مریدان خاص و خادمان با اخلاص بودند، فضل و کرم آنجناب فیض مآب بسیار بود۔

چنانچه روزی مسواک شریف خود را که از بیخ کنار بود، خود در گوشہ۔ صحن آن خانه، متصل راه مدفون ساخت و در زیر زمین انداخت۔ بعد از چندی آن چوب کنار، درخت کنار بر آورد۔ (۲) آینده و رونده (۳) که از راه او را (۴) می بینند، از روی تعظیم و تکریم دست به سری کنند۔ هرگز احدی به طرف اوگستاخانه و دلیرانه نظر نمی کند و مرتکب شاخ بریدن و پوست کندیدن او نمی شود، و اورا، عوام، "بیر شاه بدرالدین" می نامند۔

نقل است که سید ما شاه بدرالدین گیلانی و سید دیگر شاه شهاب الدین بخاری رحمة الله علیهم، روزی در مسجد جامع، واقع (۵) قصبه بتاله، باهم شدند۔ نشسته بودند که پیرزنی عاجزه در رسید و

Marfat.com

داد و فریاد آغاز (برگ ۶ ب) نهاد و در عجز و نیاز بر روی ایشان باز داد و گفت : "شما هر دو ولی کامل نشسته اید (۱) مرا سخت مصیبتی پیش آمده، برای خدا و رسول ازین بلیه. جانکاه نجات دهید واز تهلکه. دشوار وارهانید" ایشان فرمود که : "ای مائی مهربان ! بگو که مقصدت چیست و مطلبت چه"؟ گفت که : "پسرم در خانه. فلان کس منسوب است و برای طلب روزگار وانصرام مهام کسب و کار در فلان مکان بعید و مسافت مدید، از چند مدت راهی شده، و خراچیان او از چند روز، به این عاجزه مطالبه. شدید برای طلباندن آن فرزند دلبند درمیان می آوردند از مسافت بعید، و راه دور دراز بود و کدام رفیق شفیق و سرمایه. طریق نداشتم و پای رفتار و یارای گفتار نه، ازین جهت خاموش می ماندم و از دشمنان آنها پهلو تهی می ساختم. آخر رای مشار الیهما براین قرار یافته، و عهد و میثاق به من عاجزه چنان بسته اند که اگر پنجم روز غائب مسطوره حاضر نشود، دختر خود را به دیگری بدهم !

هر گاه که مرا بسیار رنجانیدند (برگ ۷ الف) و سخت ترسانیدند، از خوف و ترس آنها من نیز نوشته دادم و انگشت قبول بر بنهادم، وبعد ازان مساعی (۱) جمیله به کار بردم، هرگز مشکور نیفتاد. چون دیدم که سوای همت درویشان و دعای سحری ایشان دیگر تکیه و پناهی نیست و روی و راهی نه، لاچار به خدمت شما رسیدم، دست به دامن شما (۲) رسانیدم. بیت :

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامان آل رسول"

به مجرد اصغای این سخن سید گیلانی به سید بخاری گفت که : "ای برادر ! چاره. این بیچاره بنما و (۳) پیشانی خود در جناب خدا بسا". بخاری فی الحال بر زبان راند :

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

آخر، آنحضرت من به آن پیرزال فرمود که : "برو به خاطر جمعی و تسلی امشب خواب آر و دل قوی دار که شب حامله است، فردا چه زاید : انشاء الله تعالیٰ فرزند به تو خواهد پیوست". درحال آن عاجزه شادان و فرحان درخانه آمد، خواب نمود، و سید مرحوم (برگ ۷ ب) درمکان و

Marfat.com

زمان خاص خود، به دعا پرداخت و در جناب ایزد متعال برای فرزند او التماس ساخت، آخر تیر دعای او به هدف اجابت رسید و عرض او قبول گردید، یعنی آن قاضی الحاجات مؤ کلان جوان را فرمود که او را به پاس خاطر این سید فقیر، خفته بر چارپائی، نزد مادر مهربان حاضر کنند، شاباشب مؤ کلان همان نمودند (۱) که او سبحانه فرمود۔ مادرش چون پگاه از خواب بیدار شد، چه بیند که فرزند دلبند او برچارپائی، نزد او خفته است، شکر باری تعالی ادا نمود و زبان ثنا بر کشود به مجرد وقوع این واقعه، مردم در ورطہ۔ حیرت فرو رفتند۔

کاتب الحروف نیز در حالت تحریر بر علو درجات او، و صدور چنین خوارق عادات از و، فرحان شده، در خواب رفت، ناگاه پیر من سید عبدالشکور، خیال خود را در خواب بنمود و فرمود بیت

زجدم بدین نکته راضی مشو
ازین خوبتر ماجرائی شنو

نقل است که آنحضرت رضی اللہ عنہ شب و روز را به ریاضت (برگ ۸ الف) و مجاهدت گزراندی، و یک ساعت بی یاد الهی نماندی۔ از شیوه۔ تکلفات عاری بود و دل و زبانش در ذکر خدا جاری۔ در ورع و تقوی پیشوای وقت بود و (۱) بر پایه۔ شریعت مستند و در (۲) طریقت قدم راسخ داشت، اهل اللہ بود و صاحب نسبت۔ یگانہ۔ عصر بود و علامہ۔ دهر، نان وقف و لقمہ۔ دریوزه هرگز نخوردی، و حاجت خود پیش احدی از بنده ها، سوای حق جل و علی اصلاً (۳) نبردی، بلکه از دنیا و اهل دنیا نفور بودی و با فقر (۴) وفاقہ صبور۔ اکثر اوقات (۵) در نظر مردم از دستمزد و مشقت خود قوت لایموت می نمود۔ ظاهراً در آسیا رانی و غله سائی مشتغل می بود۔ به جائی که مردم آن قریه، وقت شام، غله برای آس نزد آن خداشناس نگاهداشته، می رفتند، و علی الصبوح آرد سائیده می گرفتند، و هرچه می دادند وی نهادند، آنحضرت بی رد و قدح قبول می کرد۔

روزی از زمینداران (۶) قدیم آن قریہ۔ مذکور، در بند آن شد که پرده از روی این کار براندازد و راز نهفته را بر خویش آشکار سازد:

Marfat.com

(برگ ۸ ب) حسد، مرد را بر سر کینه داشت

ناگاه، پس دیوار متواری گردیده، دید که آسیا خود به خود گردان است ! و دانه حاسایان۔ و ایشان تمام شب در نماز و اوراد و اذکار و اشغال مشغول اند۔ چون آن شریر بی پیر چنان سلوک مسلوک نمود، آنحضرت به کشف باطن معلوم کرد که فلان بیرون در استاده است، واین راز نهفته بروی آشکار شده، از حجره شریف بر آمده، اورا مانع شد که این راز نهفتنی و ناگفتنی را افشا نمائی، والا نتیجه۔ نیک نیابی، و ازین سودا سودی نبری۔ پس آن بد کردار از شامت نفسانی و اغوای شیطانی، این معنی را گلبانگ ساخت و هر طرف (۱) دامه۔ شهرت بنواخت، ودر ظن فاسد خود یقین دانست که این سید فقیر، ساحر و جادوگر است۔ بهتر آن است که اورا ازاین مکان جواب صاف بدهیم واز ده خود بیرون کنیم۔

چنانچه آن فجاران، کلبه۔ نی بست اورا ازهم پاشیدند و شیرازه۔ جمعیت (۲) خس وخاشاک را متلاشی گردانیدند۔ (برگ ۹ الف) به مجرد ارتکاب این امرنا ملایم و فعل نامناسب، آن زمینداران (۱) به امراض مختلفه بمردند و برخوداز مرارات سکرات بردند آنچه بردند، یعنی تقدیر قادر چنان خط نسخ بر حروف وجود آنها کشید که نام و نشان احدی ازان جمله بر تخته۔ هستی نماند۔

بیت :

نه نامی ماند زیشان، نه نشانی
نه در دست زمانه داستانی

نقل است که چون آنحضرت در مسانی، اقامت اختیار نمود، شهرت تالاب اچل بسیار بود۔ و آن تالابی است که اورا اول، اچل و نچل دو برادران هندو و فقیران، در عهد حضرت بابر بادشاه (۲) احداث نموده، دعوی گریائی برپا داشتند۔ از بسکه این قصبه بتاله از هندوان پربود و مردم این دیار از گرد جوار باندر و نیاز برای غسل در آنجا می رفتند، چنانچه (۳) تا حال بعد هر سال اینجا اجتماع خلائق می شود و موجب تماشا و لهو لعب می گردد۔ تا آنکه در وقت آن والی (۴) صوبه پنجاب، هم هندو و فقیران ازان سلسله بر آن تالاب مشهور کوس (برگ ۹ ب) گوریائی می نواختند

Marfat.com

وکشف و کرامات، موجب دین و آیین خود ظاهر می ساختند۔ اگر احدی خود به خود پیشکش می آورد،
بهتر! والا به زور سحری گرفتند۔ به حدی که در شهر و دیهات، آنچه از شیر و جغرات و اشیای دیگر،
ذمه۔ سکنه۔ دیهات، چه هندو و چه مسلمان، در روز معین و یوم معهود مقرر شده بود، هرگز احدی
تفاوت نمی کرد۔ واگر تفاوت می شد، شیر گاوان و گاومیشان وغیرها در پستانهای ایشان خشک
می گشت، بلکه خون می افتاد۔ ودر آوندها چیزی که موجود می بود، خراب می شد۔ و سوای ازین
هرچه می خواستند و کسی نمی داد، آن شیی رو به خرابی می نهاد (۱) و نقصان می پذیرفت۔

اتفاقاً، روزی کدام ابن السبیل در مسانی گذر کرد واز سکنه۔ اینجا شیر یا جغرات طلب نمود۔
میان درویش محمد، خادم حضرت، نیز در آنجا حاضر بود، وجمله مردم به اتفاق گفتند که مایان تمام
کسان را (۲) شیر و جغرات امروز به فقرای اچل فرستادنی است، پیشکش و نذر دادنی، واگر ندهیم،
شیر به خون مبدل می شود، و مال و مواشی (برگ ۱۰ الف) نقصان پذیر می گردد۔ به مجرد استماع این
جواب و (۱) سوال، نائره۔ غضب در نهاد آن خادم نیک نهاد به (۲) اشتعال آمد و در خدمت
مرشد حقیقی خود ملتمس شد که یا صاحبی و (۳) مولائی! چون حق سبحانه عز اسمه و جل شانه انبیاء و اولیاء
را مظهر هدیت پیدا کرده، ودر آفرینش به جهت آن آورده که خلق الله را از تیه گمراهی و ضلالت
واز بادیه۔ کفر و غوایت به بدرقه۔ عنایت ازلی و لطف لم یزلی بر آورده، به راه دین محمدی و
شریعت نبوی هدایت نمایند، و زنگ کفر و سیاهی شرک از آئینه۔ دل عالمیان به مصقله۔ نام
خدا بربایند، و معهذا، ذات عالی درجات را، حق جل و علا ولی این ولایت ومالک ملک هدایت
گرداینده، و صوبه داری ملک پنجاب در دیوان قضا، به نام نامی شما ثبت گردیده۔ واین فجار چه
کسان باشند که در مسند گاه چون تو بزرگوار عالی تبار حکمرانی واغوای شیطانی نمایند۔

از بسکه آن شاه سلیم طبع و حلیم وضع بود، اولاً التماس اورا قبول ننمود و دست رد بر سینه۔
اقتراح (برگ ۱۰ ب) او زده، فرمود که سوای تنبیه و تادیب، آنها ازین حرکت نا ملایم باز
نخواهند آمد۔ واحدی را آزار رسانیدن و کسی را رنجایندن (۱) از شیوه۔ فقرای باب الله بعید
است۔ بیت:

Marfat.com

مباش درپی آزار و (۲) ہرچہ خواہی کن
که درشریعت ما غیر ازین گناہی نیست

خادم مذکور باز ملتمس گردیده و عجز والحاح به درجه اقصی رسانید۔ آخر از تکرار واصرار او، رگ هاشمی آن سید پاک به جوش آمد و او را فرمود که مردم را مانع آید که هرگز چیزی به آن اشرار ندهند، و صراحتاً و بداهتاً بگویند (۳) که فلان سید فقیر ما را منع ساخته است۔ لاچار، مردم همان نمودند (۴) که او فرمود۔

به مجرد استماع این جواب و اطلاع این عتاب، آن پیر مغان که دران وقت سرگروه آنها بود، رو به روی صاحب ما درآمد و اظهار کرامت از وی خواست۔ او در اول قدم دم انکار کرامات بزد و به عجز و انکسار که شیوه۔ فقیران حوصله دار و درویشان پخته کار است، اقرار کرد۔ در حال آن سحر پرداز و افسون ساز برای اظهار کرامت خود طرف آسمان بپرید و سر به بالا کشید۔ به مجرد وقوع این سانحه، آن ولی (برگ ۱۱ الف) کامل و عارف مکمل، نعلین شریفین خود را اشارت فرمود۔ نعلین مذکورین به ایمای صاحب خود، بالا شده (۱) تعاقب او نمود، و سر آن گمراه را به ضرب و شلاق بر زمین فرو آورد، و خواست که نام و نشان ایشان ازین دیار مرتفع سازد، و در انهدام بنیان شان پر دازد۔ آن منکران تمام بر ولایت آن ولی اقرار آورده، از حکمرانی و شیره جغرات ستانی باز ماندند، و از اقوال و افعال باطله۔ خود ها نادم و مستغفر شده، بسیار ملتجی گشتند که ما را از (۲) تالاب خود جلا وطن مساز، و رونق مکان ما را خراب مکن!

پس سید ما استدعای آنها را به درجه۔ اجابت رسانیده، از زبان فیض ترجمان خود ارشاد فرمود که بروید و به جای خود باشید که این تالاب شما همیشه معبد هنود خواهد ماند و نیز هر سال موجب اجتماع مردم بسیار از قصبه بتاله و گرد جوار خواهد شد، و اما خاک به سر و با خوف و خطر مراجعت خواهند نمود۔

نقل است که وی رضی الله عنه، اولاً در سانی به خانه۔ بافنده ها سکونت می داشتند و آنها (برگ ۱۱ ب) ماندن آن ولی را درخانه۔ خود غنیمت می انگاشتند۔ روزی میان درویش محمد مرحوم، سپاهی طریقه و نوکری سلیقه، اتفاقاً (۱) دراینجا براسب سوار مع یک خدمتکار و اسباب

Marfat.com

واثاثه۔ (۲) بسیار، از طرفی وارد شد۔ مشارالیه از بسکه ظلم پیشه و ناعاقبت اندیشه درهر کاروبار بود، درهر منزل که می آمد، مردم بیگاری برای بار برداری می گرفت و اسباب خود را پیشتر می برد۔ همچنان جابه جا مردم اولین را رهائی داده، دیگر عاجزان و غریبان را زیر بار گرفتار می کرد۔

چنانچه درین موضع هم، به عادت قدیم خود، باشنده ها۔ خدمای عالی۔ را بیگار گرفت۔ حضرت فرمود که: "این غربا و ضعفا قابل این کارها نیستند، بهتر آن است که از خیال ایشان در گذری، و پیرامن ایشان به رسوائی مدری"۔ چون مس وجود او نزدیک به اکسیر شدن رسیده بود، در جواب گفت که: "ای درویش اگر از خدا ترسی و حق پرستی می گوئی و بر راه رحم می پوئی، این کار خود در پیش آر و این بار را بر سر خویش بردار"! سید ما قبول نمود و خود بار گران را همراه (برگ ۱۲ الف) او برداشته، روان شد۔

سوار پیشتر می رفت و او پستر۔ چون سپاهی مذکور بایست و به طرف بیگاری خود نگریست، چه دید که سید فقیر به فراغ خاطر می رود و هوا، بار او را، بلند تر از سر او می برد۔ حیران و پشیمان گردید و دست تاسف به دندان تحیر گزید که هیهات هیهات چرا مرتکب اینکار بد شدم و اعمال نامه۔ خود را سیاه کردم! حقا که این شخص ولی کامل است و عارف مکمل۔ فی الحال از کردار ناشایسته و افعال نابایسته۔ خود مستغفر شده، لاحول گویان و عذر جویان در قدم مبارکش افتاد و سر در پای شریفش نهاد و ندای " آلان حصحص الحق (۱) در داد و گفت که ای صاحبی و مخدومی اینک دنیا و اهل دنیا را گذاشتم و ترا به دل و جان هادی خود انگاشتم، حالا بر دست تو از تمام گناهان سابقه و عصیان ماضیه تائب شدم، واز کرده و گفته۔ خود خاسر و خائب، مرا حسبتہ للہ (۲) وابتغاء لوجه الله به دست مبارک خود، بلا واسطه دیگری بیعت نما و در سلسله۔ (برگ ۱۲ ب) عالیه قادریه۔ خود داخل فرما، تا به شرف چون تو گیلانی، دوست ربانی، سعادت دینی و دنیوی حاصل کنم و بر دنیا که اخبث (۱) الخبائث است، پشت پا زنم:

متی ما تلق من تهوی دع الدنیا و اهملها (۲)

غرض که او مقبول نظر خاص و مرید با اخلاص گشته، تمام مال و اشیاء و اسب و سلاح در راه

Marfat.com

خدا صرف نمود و سر خود را در خدمت مرشد خود بسود و باقی عمر را در یاد خدای واهب بی حمتا خرج کرد و شکر او سبحانہ بجا آورد۔ ھر دم بہ زبان حال می گفت و این جواہر آبدار می سفت :

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جان جان همراز کردی
زمہر غیر بگستی دل من
حریم وصل کردی منزل من
اگر ھر موی من گردد زبانی
زتو رانم، بہ ہریک، داستانی
نیارم گوہر شکر تو سفتن
سر موئی زاحسان تو گفتن

اگرچہ او در حین حیات آنحضرت، خادم حضوری بود و بسیار خدمت نمود، و بعد وفات شریف او خدمت روضہ مقدسہ چنان لازم پذیرفت کہ قدمی از (برگ ۱۳ الف) حضور قبور پر نور، بی ضرور، بیرون نرفت (۱) پس او تا نبیرہ ہای حضرت حیات بود۔ ھمہ حارا زیارت نمود و در خدمات تمام حضرات حاضر ماند و راھوار فدویت و عقیدت را خوب خاطر خواہ دواند۔

ہرگاہ کہ این دار مجازی را بہ ارادت اللہ بگذاشت و قصد دار حقیقی کہ ہمہ را این شاہراہ درپیش است، برداشت، فرزندان آن عالی قدر آن بندہ۔ خاص و آن پیر غلام خود را درچار دیوار روضہ۔ مطہرہ، پائین تربت شریف صاحب خود مدفون ساختند۔ بلکہ قالب شریف و عنصر لطیف آن جنتی را در جنت فردوس انداختند۔ چرانباشد کہ این ثمرہ۔ آن خدمات بود کہ در حین حیات خود نمود۔ چنانچہ حافظ غیب اللسان می فرماید :

گدائی در میخانہ طرفہ (۲) اکسیری است
گراین عمل بکنی، خاک زر توانی کرد

نقل است کہ سید داؤد بخاری کہ از اولاد سید جلال الدین بخاری مرحوم (۳) بود (۴) مع

(۵) برادران خود در موضع مل سوهل از قدیم ساکن بود، خوب سیرت و بسیار عجیب، نیک صورت (برگ ۱۳ ب) و خوش نصیب، دختری داشت جا مانده، نام آن پاکدامن بی بی مرصعه بود۔ چون آن معصومه به حد بلوغت رسیده، پدرش برای نسبت او متلاشی گردید، و در گرداب اضطراب افتاد، آخر جد پاک، حضرت رسول الثقلین صلی اللہ علیه و آله وسلم در عالم رؤیا اورا سه بار علی التواتر والتوالی به سید بدرالدین نشان دادند۔ بخاری مذکور بعد حکم سه بار، خواست که آن پاکدامن را در حباله۔ نکاح ایشان در آرد و کرامت آن ولی رامعاتنه نماید (۱) وملاحظه فرماید که شاید به توجہات او دخترم مستقیم القامت گردد و شفایابد۔ ازین جہت اول به ہزار عجز والحاح، به ذات ستوده صفات نامزد کرد، بعد از چندی برای نکاح مکلف شد۔ سید ماخود به دولت، باچندی از خدما سوار شده۔ چون بر سر چاه بورا زیر درخت فلاه، متصل موضع مذکور در رسید، دچند ساعت در آنجا آرام و استراحت (۲) کشید، سید بخاری برای استقبال در آمد، دید که صاحب برات باچند خادم نشسته و در برروی خلق بسته، خشم و غصه (برگ ۱۴ الف) آغاز نهاد و جوش و خروش را سرداد که ای سید چرا به این صورت فقرا۔ تشریف ارزانی فرمودی و جم غفیر و جماعت کثیر همراه نیاوردی۔

حضرت ما، به مجرد استماع این سخن، چنان توجه فرمود و کرامت خود ظاہر نمود که در همان حال، دران بادیه۔ پر بوته و نہال، مردم بسیار مع (۱) اسپان و شتران و فیلان بیشمار پیدا شد۔ بلکه سازوسامان امیرانه و لشکر بادشاہانه (۲) از غیب الغیب پدید آمد، وکرنا و سرنا وکوس و دمامه از ہر طرف شور بر آورد۔ سید مذکور ہر گاه که این کرو (۳) فروشوکت وحشمت بدید، متحیر شد و متفکر گردید که اینقدر وسعت کجا دارم که مہمانی برای ایشان بجا آرم۔ بعده ملتمس شد که به همان حال نخستین و منوال اولین رونق افزا شوند۔ به مجرد التماس او باز قضیه منعکس گشت یعنی صورت امیری به ہیئت فقیری مبدل شد۔

غرض که آن بادشاه دین و دنیا با (۴) معدودی از خدما۔ و فقرا۔ در خانه۔ سید مذکور داخل شد و رسم و (۵) (برگ ۱۴ ب) رسوم شادی وکد خدائی درمیان آورد۔ چون رخصت درپیش شده آن

Marfat.com

سید باز التجا نمود کہ منکوحہ۔ خود را بہ دست مبارک خویش در حجلہ نشانید۔ آن میسحادم خضر قدم اھلیہ۔ خود را بہ اشارت دست شریف فرمود کہ در حجلہ بنشین، و فضل خدا را شامل حال خود ببین۔ آن حجلہ نشین عصمت و پردہ گزین عفت، بہ کرامت آن ولی کامل، مستقیم القامت گردیدہ، و ھر دو پای مبارکش کہ از جانمی خاست (۱) درستی گزید۔ و در خانہ اش آوردہ و متاھل شد۔ بعد از مدتی اورا ازان پاکدامن توالد (۲) و تناسل درمیان آمد و صاحب اولاد امجاد شد۔

پس از وقوع این کرامات و شنوح این خوارق عادات، آن سید بخاری و دیگر مردم آن گردو جوار در ورطہ۔ حیرت فرو رفتند۔ چنانچہ آن چاہ بورا و نلاہ مذکور آن تا حال بیرون آن موضع موجوداند، و مردم آن نواحی آن ھردو نشانھا را متبرکہ می شناسند و کاروامی دانند۔

نقل است کہ شاہ فرید الدین گیلانی قدس سرہ در قصبہ۔ کشتوار کہ متصل کشمیر جنت نظیر واقع (۳) است، (برگ ۱۵ الف) از قدیم صاحب دولت و اقبال بود (۱) اھل حشمت و اجلال۔ سرخود را از رفعت نشان و علو مکان بہ آسمان می سود۔ مریدان بسیار داشت و شہرت بیشمار۔ اورا دو فرزند بودند: شاہ خیار الدین و شاہ اسیر الدین نام۔ پس این شاہ مذکور در عنفوان جوانی (۲) زندگانی بہ سر برد، و جان شیرین خود بہ جان بخشندہ سپرد۔ و شاہ خیار الدین اگرچہ از مال و منال پروائی نداشت، اما در خاطر عاطر خود تخم محبت اولیاء اللہ می کاشت، و خدمت سادات و (۳) علماء و فقرا را ھمیشہ فرض عین می انگاشت۔ آخر بہ القای ربانی در دلش قصد مصمم شد و ارادہ مقرر گشت کہ در خدمت کدام اھل اللہ بروم (۴) ھمیشہ درین تلاش می بود و نہانی تفحص می نمود

درین اثنا حضرت خاتم النبیین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در خوابش چہرہ نما و عقدہ کشا شدند و از زبان قدسی ترجمان خود فرمودند کہ ای (برگ ۱۵ ب) فرزند دلبند من! پیش سید بدر الدین گیلانی در مسانی برو، و دست خود بدو سپار و ارادت بیعت او بجا آر کہ وی در سیادت و نجابت در یکتا است و در معرفت و (۱) ولایت بی نظیر و بی ھمتا۔ از و کار دینی و دنیاوی تو بہتر خواھد شد، و یکی از واصلان (۲) حق خواھی گشت۔ تا آنکہ صورت ایشان بعینہ برو معاینہ کنانید و نقش و نگار (۳) چہرہ۔ مبارک آن صاحب بر لوحہ۔ دل او ثبت گردانید۔

Marfat.com

مشار الیہ چون از خواب غفلت بیدار شد، عشق و محبت این ولی کامل او را در ربود۔ بی اختیار بر پالکی زرین بنشست، باجاہ و جلال وحشمت و اقبال بہ (۴) سفر در پیوست بعد طی منازل بسیار و قطع مراحل بیشمار، در مسانی بہ منزل مقصود فائز شد و شرف قدموس حاصل کردہ، جہت مطلبی کہ آمدہ بود، ظاہر نمود۔ آنحضرت فرمود کہ ای سید! تا آنکہ این حشمت و شوکت دنیاوی را نگذاری، و نفس خود را بہ فقرو غنا نیازاری، و مجردانہ و غریبانہ نیائی، ہرگز ترا مرید خود نکنم دست بیعت (برگ ۱۶ الف) تو بر دست خود نہم ہرچند اصرار و استبداد نمود و در عجز و انکسار افزود، تمنایش بہ درجہ۔ اجابت و ذروہ۔ قبولیت نرسید۔

لاچار، سید مذکور بہ وطن مالوفہ، بی نیل مقصود مراجعت نمود و صورت خودراچون سیرت خویش درویشانہ و عاجزانہ تربیت دادہ، پاپوش نیز برطرف نہادہ، تمام راہ پیادہ (۱) و سروپا برھنہ، بامعدودی از فقرا۔ ورفقا، درچندروز بہ خدمت فیض درجت باز آمد، و سعادت قدموس حصول آورد، و مقصود اصلی خود کہ اقصیٰ مرام و اھم مہام بود، ظاہر کرد، آن بادشاہ دوجہان فی الحال حاجت رواشد، واورا در سلسلہ قادریہ عالیہ داخل فرمود، بہ نام خدا یار واز بادہ۔ محبت الٰہی سرشار کرد۔ بعدہ بہ سبب شرف صحبت و تربیت ایشان چون مس و جودش اکسیر شد، و مثل ابراہیم ظاہر و باطن او فقیر شدہ:

آھن کہ بہ پارس آشنا شد
فی الحال بہ صورت طلا شد

شرف ترخیص از صاحب و مرشد حقیقی خود یافتہ (برگ ۱۶ ب) ور مولد وماوای خود برسید، وھزاران ہزار شکر در جناب او سبحانہ، مودی گردانید، و جہان جہان مردم را، دران کوہستان کہ برای حصول ارادت و (۱) وصول استفادت می آمدند، مرید خود ساختہ چندمدت ادھم فقرو ولایت و سمند درویشی و (۲) ہدایت دران میدان ضلالت خوب دوانید۔

بعدہ، چون ازین دار فنا بہ داربقا شتافت و مکان خود را درجنت فردوس یافت، خادم او بہ جایش بنشست، زیر آنکہ ہردو برادران ثمرہ۔ مراد نداشتند و قائم مقامی نہ۔ ازان باز "تاھنوز فقرا۔ و

خلفا۔ درجہ بہ درجہ می نشیتند (۳) وطریقہ۔ خلافت می گزیتند۔ از بسکہ راجہ ہای مسلمین و سرداران آن سرزمین از کہین و مہین مرید (۴) او شدہ آمدند و روضہ۔ منورہ عالیشان بر تربتہای ایشان بہ تکلیف تمام مرتب و برپا ساختند، و نام و نشان مزارات متبرکات بہ وجہ احسن قائم داشتند۔ چنانچہ خرچ آن روضہ مبلغ چہل ہزار روپیہ بر دروازہ۔ او مرقوم شدہ (برگ ۷۱ الف) و تا حال آن روضہ۔ عالیہ زیارتگاہ عالم در آن محال است و بہ نام مریدان حضرت شاہ دال :

ہر آن گل کہ او تازہ دارد نفس
عرق ریز او در عراق است بس

نقل است کہ دیہی، قبل از موضع بیری، در آن ضلع آباد بودو شخصی از مریدان آنحضرت، قوم او گجر، عرف تھکر، دران دیہ سکونت (۱) داشت و گاومیشان مغلی، جاگیردار آن موضع، می چرانید و حاصل آن را صرف معیشت خود می گردانید، اتفاقاً راعی مذکور، روزی گاومیشان او را برای چرانیدن آن طرف دریا، در آب دریا (۲) انداخت و عبور کنایندن را کہ عادت ایشان است، ارادہ مصمم ساخت۔ قضارا تمام راسان دران روز در دریا غرق شدند (۳) بہ مجرد وقوع این سانحہ، مغل مذکور، آن راعی غریب را بہ عذاب شدید حبس نمود، و در چاہ زندان داخل کرد۔

چون مدت مدید براین بگذشت، مادر او در خدمت آنحضرت، کہ سوای آنجناب دیگر تکیہ و پناہی نداشت، درمسانی آمدہ ملتمس شد کہ در موضع مذکور برای (برگ ۷۱ ب) استخلاص فرزند او، تشریف شریف ارزانی فرمایند، سید ما از بسکہ پیش دنیا داران و ستمگاران نرفتہ بود، و عرض خود نزد احدی نبردہ، اصلاً التماس او را اولاً در معرض قبول نیاوردہ، دست رد بر سینہ۔ اقتراح او زد۔ آن عاجزہ چون آمدورفت بسیار نمود و مبالغہ را بیشمار افزود، و خدا و رسول خدا را درمیان آورد، و منت والحاح بیشتر کرد، لاچار آن دوست خدا تن بہ رضا در دادہ و سر بہ تسلیم نہادہ، پیش آن عدو خدا راہی شد، و در موضع مسطور داخل گشت، او را برای رہا کردن آن بیگناہ زیادہ از حد فرمود۔ مشار الیہ چون باد نخوت و غرور در سرداشت، ہرگز رہا نکرد، بلکہ در جواب گفت : "یا حضرت !

تمام خانمان و دل و جان خود را پیشکش می آرم لیکن آن گحبر را نمی گذارم"۔ لاچار آن سید پاک از آن موضع آفت رسیده خشمناک برخاست، و در زیر درخت بیری، که دور تر از ان موضع بود، استاد، و از زبان مبارک خود فرمود کہ تا حال آتش به آن قریہ۔ (برگ ۱۸ الف) ظالم نچسپیده است؟ و (۱) مال واشیای او نسوزیده؟ در حال آتش در خانہ۔ آن ظالم تبہ کار برافروخت و تمام اسباب و اشیا و مال و مواشی او را و سکنہ۔ آنجا را بسوخت۔

در آن وقت، آن بداطوار ہر چند برای انطفای نائرہ۔ غضب کردگار استدعا نمود، اما حضرت ما جہت تنبیہ مفسدان و تادیب بی ادبان قبول نکرد۔ فرمود کہ ایمان (۲) باس فائده ندارد و نفع نمی کند۔ چنانچہ حق سبحانہ، در کلام مجید و فرقان حمید خود خبری دھد:

فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راو باسنا(۳)

معھذا، این آفت آسمانی و بلای ربانی حالا مسترد نمی شود۔

غرض کہ آن مغل مذکور بہ سزای اعمال خود رسید و مع مال و اشیا۔ ہلاک گردید، و آن گوجر غریب بہ توجہات کریمانہ و تفضلات مربیانہ۔ ایشان خلاص یافت:

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بعد ازان راجپوتان آن موضع حاضر شدند و در حق خود دعای خیر خواستند۔ حضرت ما فرمود (برگ ۱۸ ب) کہ عنقریب این درخت خشک، سبز خواہد شد، و ثمره نیک خواہد داد، و ہر صادر و وارد از وی برومند خواہد گشت۔ شما را می باید کہ در اینجا آباد شوید، و مسکن و ماوای خود گزینید، و نامش موضع بیری نہید۔ انشاء اللہ این مکان شما تا روز قیامت باقی خواہد ماند۔ ھر چند بسیاری برین معموره متصرف خواھند شد، اما بر نام شما خواھند خواند۔ چنانچہ تا حال آن درخت و آن موضع، کہ ہر یک را نام واحد است، موجود اند۔

نقل است کہ آن والی صوبہ پنجاب، روزی در خانہ۔ سید عمر، ساکن موضع کوتلہ سیدان، مہمان وارد شد و سید مذکور را دید کہ زیر درحت خشک پھلاه نشستہ۔ گفت (۱) کہ: "ای سید! این درخت خشک، باوجود شرف صحبت تو چرا سبز نشد؟" گفت کہ: "ای عالی جناب! من در نفس

Marfat.com

خود اینقدر قوت ندارم که ہمچنین خرق عادت بہ ظہور آرم" ۔ بہ مجرد استماع این قول، آن مجیب الدعوات دست دعا بر کشود، و در جناب رب الارباب عرض نمود۔ فی الحال بہ دعای ایشان آن درخت خشک سبز گردید، و پیری اش را خدایتعالیٰ مثل زلیخا بہ جوانی مبدل گردانید :

جمال مرده اش (برگ ۱۹ الف) را زندگی داد
رخش را طلعت فرخندگی داد
بہ جوی رفتہ باز آورد آبش
وزان شد تازه گلزار شبابش

چنانچہ آن درخت متبرکہ تاحال دران محال موجود است، و مردم آن دیار و آن گرد و جوار از درخت مذکور، حاجت روا و مطلب ربا می شوند، و استعانت و استمداد در ہر امور و کارہای ضروری خواہند۔ پس این کرامت ایشان دران سرزمین مشہور و معروف است، و آن درخت بہ صفت لقب او موصوف، یعنی او را "فلاه حضرت شاه" می خوانند و نام و نشان او می دانند۔

نقل است کہ روزی در خدمت آن سید عالی نسب، والا حسب، راجپوتان ویگوال کہ مریدان خاص و خادمان با اخلاص این جناب معلی القاب بودند، عرض نمودند کہ یا حضرت این دریا، جوشان و خروشان نزدیک معموره۔ ما رسیده، عنقریب است کہ این قریہ۔ ما را در آب خواہد انداخت، و خانہ ہای ما را خراب خواہد ساخت۔ دعا کنند، ما یان ازین بلیہ۔ جانکاه نجات یابیم، و از آفت ناگاه خلاص شویم۔ چون عجز و الحاح ایشان بہ درجہ۔ اتم رسید، و زاری و بیقراری اینان بہ اقصی غایت سر کشید (برگ ۱۹ ب) آنحضرت بر سر دریا رونق افزا شد، و در جناب پاک ایزد بی ہمتا، صاحب کوه و دریا، دست بہ دعا گشت۔ تاحال دست از دعا باز نکشیده بود کہ دریا بہ توجہات کریمانہ۔ ایشان در وطن اصلی خود تجاوز گرفت، و از آنجا دور تر برفت۔

مریدان مذکوران بعد ازین، شکر باری تعالیٰ بجا آوردند و از خوف و خطر بالکل رہائی یافتہ، ایمن شدند (۱) چنانچہ آن دریای خونخوار، تا این حالت تحریر، دور تر از آبادی روان است و آن قریہ در حفظ و امان، انشاء اللہ تعالیٰ تا قرب قیامت موجب محکم آن حاکم باطنی سلامت با

Marfat.com

کرامت خواهد ماند۔ چراکہ حکم این طایفہ۔ علیہ حکم خدااست۔ چنانچہ عارف روم می فرماید:

هیبت حق است این از خلق نیست

هیبت این مرد صاحب دلق نیست

نقل است کہ در قصبہ چوندہ، خاندان سادات بود۔ از قدیم جملہ صاحب املاک و داروگیر، همہ اهل حکومت و (۲) جاگیر۔ نجابت دستگاهان و شرافت پناهان، خوش معاش و عمدہ گذاران۔ یکی ازان جماعہ۔ شرفای عالیمقام، میران سید میرنام بود و در عصمت سرا و عفت (برگ ۲۰ الف) پیرای خود، دو صبیہ۔ طیبہ داشت، بہ حد بلوغت رسیدہ از بسکہ مشار الیہ صاحب غیرت و عزت بود، تفحص بسیار و جستجوی بیشمار در خاندان های (۱) سادات عظام و شرفای کرام این دیار می نمود، تا دو کسان نجیب الطرفان را هردو دختران معصومتان خود بسپارد، و در عقد نکاح ایشان در آرد۔

آخر بہ حسب ظاہر و پسند خاطر، چنین اطلاع و آگاہی یافت کہ سوای خاندان این دو سید فقیران، دیگری قابلیت این کار ندارد۔ و در باطن خود از خواجہ۔ ہر دو سرای، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیز ہمین گواہی گرفت کہ شبی در عالم رؤیا می فرمود کہ: "ای سید میر! برو، یکی معصومہ۔ خود را بہ سید بدرالدین گیلانی بسپار، تا بہ فرزند عزیز خود، سید صابر شاہ، بخشد۔ و دیگر عفیفہ۔ خود را بہ نکاح فرزند سید شہاب الدین بخاری بیار"۔

سید مذکور همان نمود کہ صاحب لولاک فرمود، یعنی آن هردو درہای دریای (۲) عفت و لعل ہای کان عصمت را در عقد نکاح فرزندان ایشان (برگ ۲۰ ب) منعقد گردانید، و در جناب ایزد متعال، رب ذوالجلال صد گونہ شکر و ہزار طرح حمد بجا آورد، و سپاس بیقیاس ادا کرد کہ حق بہ مرکز خود قرار گرفت، و دل اضطراب منزل، موجب خاطر خواہ تسلی پذیرفت، و نیز بہ زبان حال می گفت:

این بار گران بود، ادا شد، چہ بجا شد

نقل است کہ ھادی من سید عبدالشکور خواست کہ روضہ۔ گنبد دار بر قبور پر نور حضرات

Marfat.com

عالیات برپا کند و مقبرہ۔ خاطر خواہ بنا سازد۔ پس بر همین ارادہ، قدری عمارت مرتب شدہ بود، کہ ناگاہ بنایش از ہم پاشید، و خشت از خشت جدا گردید۔ بانی مذکور فی الحال معلوم کرد کہ این ہمہ عمارت پاشیدن و متلاشی گردیدن بہ کرامت حضرت است۔ شاید کہ درین بنا، رضا نباشد۔ ازاین جہت بسیار عجز و الحاح نمود و شبہا سر خود را بر پائین تربت جد شریف خود سود۔ آن ولی کامل، شبی بہ خوابش چہرہ نما شد و بعینہ صورت خویش را معاینہ کنانیند و فرمود کہ اگر ای فرزند دلبند من، در خاطر تو ضرور درانیجا عمارت کردن است، واین کار آغاز شدہ را سرانجام رسانیدن، می باید (برگ ۲۱ الف) کہ چار دیوار پختہ گرد این قبور برپا کنی و دیودھی گنبد دار بنا سازی۔ ہرگز سقف چوبین یا گنبد سنگین بر قبور ما نیندازی، تا این عمارت از دست تطاول روزگار، تا قیام قیامت سلامت ماند، و چرخ جفا پیشہ آفتی برو نرساند والا در صورت خلاف این، ساختہ پر داختہ۔ شما از ہم خواہد ریخت، بلکہ رشتہ۔ این عمارت قبل از اتمام (۱) وانجام خواہد گسیخت۔ پس مرشد من ہمان نمود کہ آن والی صوبہ پنجاب حکم فرمود۔

چنانچہ آن روضہ۔ مقدسہ موجب فرمودہ۔ آن بزرگوار تیار است، دیودھی گنبدی و دیوار منقش چینی دار۔ اگرچہ حضرت کلان و اولاد امجاد ایشان، مجیب الدعوات، صاحب کشف و کرامات بودند، اما آنچہ در حین حیات از ایشان می رسید، و خلق بہ چشم خود می دید، ہمچنان از قبور پر نور شان، بہ مصداق این حدیث نبوی: "ان اولیاء الله لا یموتون، بل ینتقلون من دار الی دار" مردم فیض ہای ربایند و خوارق عادات ملاحظہ می نمایند۔ گویا این روضہ۔ مقدسہ بحری است مواج کہ انہار (برگ ۲۱ ب) فیوضات و (۱) برکات ازوی جاری، و خورشیدی است وحاج کہ انوار کرامات و (۲) حسنات دروی ساری، و باران رحمتہای الہی ہر لحظہ و ہر ساعت بر آن روضہ۔ خلد آئین می ریزد، و برکات نامتناہی مثل سبزہ۔ گیاہ ازان سرزمین بر می خیزد:

عزیزی کہ از درگہش سر بتافت
بہ ہر در کہ شد، ہیچ عزت نیافت

من کہ سگ این خاندانم و بر دروازہ۔ این روضہ دربان، بہ چشم خود می بینم کہ اکثر مردم را کہ

Marfat.com

خداتی نمی شد، و بسیار کس را اولاد میسر نمی آمد، چون برین روضہ شریفہ برای استعانت و استمداد آن کار چند بار آمدو (۳) رفت نمودند، و سرہای خود را بر پائین تربتش سودند، یافتند، آنچہ می خواستند۔ و سوای ازاین، ہزاران ہمرادان ازاین قبلہ۔ (۴) مرادات بہ مطالب خود می رسند، و بسیار مستمندان و علیلان ازاین دارالشفا۔ از دردھا و علتھای خود، شفای کامل و صحت عاجل می یابند (برگ ۲۲ الف)

ھر غمزدہ یافت ازو ہرچہ طلب کرد

ونیز دیگر روضہ۔ آنحضرت در لاہور است، سببش آن کہ چون آن صاحب در بلدہ۔ مذکور اقامت گزیدہ بود، در آنجا خلوتھا کشید و چلہ ھا آورید۔ مردم آنجا، بعد تشریف آوردن او در مسانی، آن نشیمن شریف را زیارتگاہ مقرر نمودند، وہمیشہ تمام کس بہ حصول مرادات و (۱) وصول حاجات خویش فائز شدہ، نذر و نیازادای سازند، وکوس ودمامہ کہ علامت و نشان مقربان (۲) این دیاراست، می نوازند۔

آخر چون حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی در دارالسلطنت مذکور چند روز اقامت اختیار کرد، روزی زیارت روضہ ہا و مقبرہ ہای آن بلدہ می نمود۔ ناگاہ آن مکان متبرکہ در نظرش در آمد۔ پرسید و متفحص گردید کہ : "این مکان ازکیست و درونش مکین کیست"؟ مردم آنجا از آن مقام علیہ و کیفیت مندرجہ اطلاع دادند، و از صاحب مقام نام و نشان گفتند۔ بہ مجرد اصغای این مقال و اطلاع این حال، بہ متصدیان سرکار دولتمدار، امر جلیل القدر شاہنشاہی شرف نفاذ یافت و بہ اہل خدمات دربار معلی حکم فیض توام در رسید کہ دراینجا روضہ مطہرہ (برگ ۲۲ ب) بہ تکلف تمام ترتیب دھند و مقبرہ۔ عالیشان بناکنند، تاآنکہ درچند مدت مقبرہ۔ مامورہ تیار شد۔ بدین طریق کہ اندرون او مزار است وبالای او گنبد پختہ، پراز نقش و نگار۔

پس آن روضہ ازان باز تا حال مع قبر شریف تقلیدی در آنجا موجود است۔ اگرچہ مردم آن بلدہ و صادر و (۱) وارداین مکان را برای نشیمن او ہمیشہ زیارت می کنند، اما درھنگام عرس شریف کسانی کہ بہ سببی از اسباب دنیاوی یا بہ وجہی از وجوہات ظاہری، برین روضہ۔ اصلی و

Marfat.com

حقیقی در مسانی نمی توانند رسید، همان روضۂ اعتباری و مجازی را، زائر و دائر می شوند و (۲) شرف سعادت قدمبوسی حاصل می کنند۔ و خیاطان که خلفا اند، چراغان می افروزند و شمع ها و فانوس ها و قنادیل می سوزند۔ از اینجا است که گفته اند:

شرف المکان بالمکین

نقل است که درین روضۂ منورہ، شیر بیشه که سردار جمله حیوانات است، اکثر اوقات در شب و گاهی در بعضی آنات روز برای زیارت تربت شریف می آید۔ مصداقش آنکه ما را اکثر شبها، ناگاه از پس دیوار خانقاه، آواز برجستن و برزمین افتادن به شور (برگ ۲۳ الف) تمام در رسیده، و هریک از ما به گوش هوش خودها شنید، و هرچند معلوم نمودیم و مفهوم کردیم که کدام شیری جهت قدمبوس درین وقت آمده باشد، اما برای دفع ظن و حصول یقین، چون بیشتر به اندرون رسیدیم، در کمین شده و پس دیوار متواری گردیده، به چشم خود دیدیم که بی شک و اندیشه شیر بیشه است که به عجز بسیار و انکسار بیشمار طواف می سازد، و گرد به گرد قبور حضرات عالیات می گردد و به بدن (۱) خویش جاروب می دهد و مزارات متبرکات را از گرد و غبار و خس و خاشاک صاف می کند و سر خود را به خاکبوسی پائین گاه قبور پر نور می ساید، و تسلیمات و کورنشات می نماید۔ ازبسکه در کار خود مشغول بود، به جانب ما التفاتی نساخت، و نظری نینداخت، یا آنکه مجال درندگی و خیال بهائمی و سباعی به حضور شیران خدا در سر نداشت و خود را در آن وقت از زائران می انگاشت۔ وبعد فراغ از زیارت، به همان راه و به همان منوال برجسته، رفت و غائب شد

نقل است دیگر آنکه روزی گرد و غبار بسیار بود و باد بی شمار (برگ ۲۳ ب) فقیر حقیر کمتر از قطمیر و دیگر مردم کثیر در آن روز برلب چبوتره، زیر سایہ۔ درختان مقابل دروازه روضه مبارکه نشسته بودیم و معائنه می نمودیم که ناگاه از طرف صحرا، شیری دمان دوان و شتابان در رسید و داخل دروازه گردید و به سرعت تمامتر تسلیمات و کورنشات بجا آورده و طواف کرده، در همان گرد و غبار، به جلدی بسیار، از باب دخول معاودت (۱) و مراجعت نمود و به احدی مزاحمت و تعرض نفرمود۔ پس از دیدن این واقعه، همه کس حیران ماندیم و متعجب شدیم۔ بیت: (۲)

Marfat.com

ره این است، رو از طریقت متاب
بنه گام و کامی که خواهی، بیاب

چون توصیف آن عنصر لطیف و تعریف آن مزار شریف از حد بیان افزون است و از تحریر و تقریر بیرون، و این مختصر هم قابل آن نیست که تمام کرامات و مقامات آن ولی کامل را گنجائش دارد، و سرہمہ احوال اورا در شیرازه۔ جمعیت (۳) خود در آرد۔ از این جهت، بند بر شمه۔ آنہا اکتفا نموده بر ابیاتات عارف نامی جامی اختتام ساخت، و بعد ازان به ذکر اولاد امجاد پرداخت۔ ابیات :

خوش آنانی که سر بر خاک اوئید
(برگ ۲۴ الف) دل و جان بسته۔ فتراک اوئید

همه پرمایه از سرمایه۔ او
همهٔ در نور محو از سایه۔ او

مبادا سایه او از جهان دور
ز نورش دیده۔ ایام بی نور

نقل است که آنحضرت را ازان پاکدامن بی بی مرصعه مسطوره چهار فرزند نر و یک دختر تولد شد۔ اول سید علی صابر مغفور، دوم سید حبیب الله، سوم سید عبداللطیف، چهارم سید محمد صادق، پنجم همشیره۔ ایشان بی بی الله بندی رضی الله عنهم اجمعین۔ و ذکر ایشان تمام علیحده علیحده به طریق اختصار، به ترتیب نوشته خواهد شد، انشاء الله تعالیٰ

Marfat.com

ذکر دوم(۱)

در بیان سید علی صابر مغفور مذکور

وی، رضی اللہ عنہ، کلان ترین فرزندان شاہ شاہان بود۔ روز و شب پیشانی خود در عبادت معبود برحق و مسجود مطلق می سود۔ مستجاب الدعوات بود و صاحب کشف و کرامات۔ ہمیشہ متوکل و مرتاض ماندی ولیل و نہار نام خدا بر زبان راندی (۲) از بسکہ بہ ہمہ صفات والد شریف خود موصوف شد و بہ کرامات عالیہ و مقامات وافیہ معروف۔ حضرت کلان (برگ ۲۴ ب) اورا از ہمہ فرزندان خود دوست تر (۱) و عزیز تر می داشت و خلف رشید خویش می انگاشت۔ و در حین حیات شریف و ثبات عقل لطیف خود، جانشین و مسندگزین خویش مقرر کرد و سادہ۔ ارشاد و ہدایت بہ او سپرد۔ چنانچہ روز آخرین و دم واپسین، قدری کف سفید از دھان مبارک خود برآوردہ، روبہ روی تمام مردم زمانہ، خویش و بیگانہ، در دھن شریف او انداخت و ولی عہد خویش ساخت۔ وبعدہ از زبان فیض ترجمان خود فرمود کہ : "این امانت مصطفوی و (۲) ودیعت مرتضوی را بہ این فرزند دلبند دادم، واین علامت کرامت را در سینہ۔ بی کینہ۔ وی ودیعت نہادم"۔

Marfat.com

ازاین جهت، بعد وفات آن قطب زمان عارف یگانه، به کمال ولایت پیوست و بر مسند هدایت نشست۔ و هرگز احدی از برادران و خویشان و بیگانگان مخالفت وی نگزید و در دین و دنیا به مرتبہ اعلیٰ فائز گردید۔ اگرچہ کرامات آن کریم درھمہ۔ عالم و عالمیان مشهور است، و بر زبان ہر خاص و عام و جمهور انام مذکور، لیکن قدری ازان به قید کتابت می آرم۔ انشاء (برگ ۲۵ الف) اللہ تعالیٰ

پشت دوتای فلک راست شد از خرمی
تا چون تو فرزند زاد مادر ایام را

نقل است کہ سید علی صابر مغفور، روزی در کوتلہ سیدان بہ خانہ۔ خسراچیان خویش تشریف فرما شدہ بود۔ راجپوتان ویگوال عرض نمودند کہ مایان قلعہ۔ نواحداث کردنی است۔ جائی نیک را به ما نشان دہ، و در حق آن مکان دعای خیر فرما۔ سید ما موجب استدعای مریدان خود بہل (۱) خویش گرد بر گرد مکانی بگردانید و فرمود کہ اینجا قلعہ بنا سازید و نام او "رسول پور پیر محی الدین" دارید۔ انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت این قلعہ باقی و سلامت خواهد ماند۔ ہرگز از کدام کس فتح نخواهد شد۔

آن راجپوتان موجب حکم قضا شیم مرشد خود، ویگوال کهنہ را موقوف ساختہ، جائی را کہ وی فرمودہ بود، مسکن و ماوای خود مقرر نمودند و همانجا قلعہ برپا ساختند، و رخت اقامت خود انداختند۔ چنانچہ تا حال آن رسولپور محی الدین موجود است۔ ہرچند زور آوارن بسیار و سرداران بیشمار بروی زور آوردند و محاصرہ کردند، اما ہرگز براو، احدی غالب نشد و دستیاب نگشت۔

نقل است (برگ ۲۵ ب) کہ آن شاہزادہ۔ گیلانی از بسکہ عالم ظاہر و باطن بود، سوای راہ شریعت نبوی و صراط مستقیم محمدی ہرگز قدمی نمی زد و گامی نمی سپرد، چون بعضی حرکات و سکنات میان متھا کو تھیالہ والا را بیجا شنید و افغانیت و جاہلیت را بروی غالب دید، در خاطر شریف آورد کہ او را، در آنجا رفتہ از صدر شیخی و مشائخی موقوف کند۔ نشود کہ عالم را از راہ جہل گمراہ سازد و در کوی ضلالت اندازد۔ چون در اینجا تشریف شریف ارزانی فرمود، میان متھا مذکور بہ خدمت

عالی متعالی چنان حاضر شد که شاید و باید، بلکه از دیگری نیاید، و تمام شرائط آداب بجا آورده، خود را کمترین فدویان او شمرد۔

هر چند دقیقہ یی از دقایق مهمانداری و خدمت گذاری نامرعی نگذاشت، و طریقہ۔ آدمیت و سلیقہ۔ اهلیت را سرمو تفاوت نداشت، اما وقت رخصت در عذر قدوم میمنت لزوم، سر در قدمش نهاد و دعا خواست۔ سید ما بعد دعای خیر از زبان فیض ترجمان چنان فرمود که ما اگرچہ برای انصرام مهام دیگر آمده بودیم، اما اشتغال به آن شغل مناسب ندیدیم می باید (برگ ۲۶ الف) که پیش از این علم ظاهر را خوانده باشی تا در امور شرع لغزش نشود، و هرگز مخالف حکم خدا و رسول احدی به وقوع نیاید که موجب وبال و زوال تو گردد، واگر برگفته۔ من عمل کنی و براین صراط مستقیم قدم زنی، انشاء الله تعالیٰ این مسند فقرا۔ تا قیام قیامت و ظهور علامت، سلامت خواهد ماند۔ پس به دعای وی، آن سعادتمند دارین در علم ظاهر اشتغال ورزید، و سلوک باطن از خدمت او نیز حاصل گردانید۔

Marfat.com

ذکر سوم (۱)

دراحوال شاہزادہ۔ دوم، سید حبیب اللہ

وی جامع کمالات بود و مجمع کشف و کرامات۔ معدن اخلاق حمیدہ و (۲) مخزن افعال پسندیدہ۔ متاھل بود بہ یک زوجہ۔ اوراا ولاً ازان پاکدامن (۳) ہرگزا ولاد نمی شد۔ ہردو بہ خدمت حضرت کلان ملتمس شدند کہ درحق ایشان دعای خیر کنند تا حق جل و علیٰ نخل مراد اینان را مثمر وبارور گرداند، یعنی بہ فضل و کرم او، صاحب اولاد شوند۔

بہ مضمون: رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین (۴) فائز گردند۔ لاچار آن مجیب الدعوات درحق فرزند خود دعا نمود (برگ ۲۶ ب) چون حق سبحانہ جل شانہ بہ توجہات کریمانہ۔ ایشان، بعد از چندی دختری درخانہ اش عطا فرمود۔ نام او مسماۃ بخت بی بی نہاد۔

ازبسکہ آنحضرت نبیرہ۔ خود سید عبدالشکور مغفور را عزیز می انگاشت، و حرف محبت او برلوحہ۔ خاطر محبت ذخائر خود ہردم می نگاشت، اورا فرمود کہ این بنت عزیزہ۔ خویش را بہ آن نبیرہ۔ مذکور من بدہ، ودر عقد نکاح اوبنہ، انشاء اللہ صاحب اولاد بسیار خواہد شد۔ پس شاہزادہ مغفور ہمان نمود کہ آنحضرت فرمود۔ آن بی بی پاکدامن (۱) ہرگاہ کہ خدمت جد پاک و زوج خود بسیار می کرد، ودعای اوشان بہ درگاہ ایزد متعال درحق وی بہ درجہ اجابت رسید و صاحب اولاد امجاد گردید۔

Marfat.com

ذکر چہارم (۲)

در (۳) احوال سید عبداللطیف و سید محمد صادق

آن ہردو شاہزادہ عالی تباران بودند، عالم پناہان، بلند درگاہان، مظہران لطف و عنایات، صاحبان کشف و کرامات۔ متاہل بودند و صاحب اولاد۔ اگرچہ اوشان در خدمت فیض موہبت پدر بزرگوار خود حاضر بودند و بر حکم وارشاد عالی متعالی ناظر، اما برادر گرامی قدر (برگ ۷۲ الف) خود سید علی صابر را مسند نشین و سردار عارفین، بہ دل و جان دانستند، واز متابعت او سرمو تفاوت کردن نتوانستند۔ بلکہ خود را تمام عمر نزد آن سجادہ نشین، کمترین شناختند، واو را بہ متابعت و فرمانبرداری شادان و فرحان ساختند پس قبور پرنور ہرسہ صاحبزادگان در روضہ۔ شریفہ واقعہ شدہ، رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

ذکر پنجم (۱)

در احوال بی بی الله بندی مذکوره

وی، سیده پاکدامن، معصومه، هرگز به جائی منسوب نشده بود۔ در سن ده سالگی ازین جهان فانی، به ملک جاودانی رحلت نمود، خرق عادات و ظهور کرامات در عهد طفولیت ازوی به وقوع می آمد۔ در آن وقت هرچه (۲) از زبان فیض ترجمان خود می فرمود، حق تعالیٰ ظاهر می نمود و بردست او کار خلق الله می کشود۔ وبعد واقعه۔ آن بی بی مسطوره مغفوره، کرامات از قبر شریف او سر بر می زند۔ وهر حاجتمند که در آن جای متبرکه می رود، حاجت روا و کامیاب می شود۔ و تربت منوره۔ او دور از تالاب مسانی، شمالی رویه، علیحده واقع (۳) است۔

ذکر ششم (۴)

ازواج مطہرات واولاد امجاد سید علی صابر مرحوم

آن شاہزادہ راسہ ازواج مطہرات بودند۔ زوجہ۔ (برگ ۲۷ ب) اول بی بی عائشہ بنت سید عمر، ساکن کوتلہ سیدان، متصل ویگوال راجپوتان، واز آن سیدہ۔ پاکدامن یک فرزند مشہور سید عبدالشکور متولد شد، وذکر او علیحدہ می آید انشاء اللہ تعالیٰ۔

زوجہ۔ دوم بی بی حیات بنت سید میر، ساکن چک میران، متصل قصبہ چوندہ۔ واز آن سیدہ۔ پاکدامن سہ فرزند تولد شد۔ اول سید عبدالغنی، وی رحمتہ اللہ علیہ در عالم و عالمیان معروف و مشہور بود، و محاسن او برالسنہ خواص و عوام مذکور۔ کرامت در دست خود دم نقد موجود داشت (۱) واخلاق محمود۔ متاہل بود و صاحب اولاد۔ مستجاب الدعوات و صاحب (۲) کشف و کرامات۔ ہمہ روز در تسبیح و تہلیل بودی و تمام شب سربہ سجدہ سودی۔ در صورت امیر بود و در سیرت فقیر۔ مقرب درگاہ ایزدی، محبوب بارگاہ ربی۔ و فرزند دوم سید ابو سعید، سوم سید حامد شاہ۔ آنہا بسیار بزرگ بودند و صاحب نسبت۔ نیکو خصال و پاک فطرت۔ متاہل بودند (برگ ۲۸ الف) واہل اولاد نیک نہاد و ذوی رشد وارشاد۔

زوجہ سوم بی بی (۱) وازان سیدہ۔ پاکدامن دو فرزند تولد شدند۔ اول سید کبیر، دوم سید حمید۔ ایشان نیز فضائل و کمالات بسیار داشتند و کشف و کرامات بیشمار۔ متاہل بودند و صاحب اولاد خوب (۲) اخلاق و پاک نژاد۔ قبور ایشان جملگی در روضہ۔ منورہ است، واولاد این تمام صاحبان بیرون مدفون۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

Marfat.com

در احوال مرشد خود، سید شاه عبدالشکور مغفور

وی در وقت خود ولی زمانه بود و عارف یگانه۔ در صورت و سیرت فقیر بود و در علم (۴) ظاہر و باطن بی نظیر۔ معظم و مکرم بود و صاحب جاه و تحکم۔ آثار سیادت در جبین او ہویدا بود و علامت شرافت و نجابت بر رویش پیدا، یعنی معدن جود و سخاوت بود و (۵) صاحب تہور و شجاعت، عمارت مقبره۔ شریفه و خانه ہای متعدده به طرف خود از وی به ظہور آمده و بر دست وی ظاہر شده، مسند رشد و ارشاد را او زیب داده و ابواب فتوحات و برکات بر روی او (برگ ۲۸ ب) کشاده بود۔

پس آنحضرت فضائل و کمالات دستگاه، حقائق و معارف آگاه، مقتدای جہانیان، پیشوای زمانیان، قدوه۔ سالکان، زبده۔ عارفان (۱) بود۔ (۲) اگرچه کرامات بسیار بر دست آورده و خوارق عادات به درجه۔ اتم از وی ظاہر شده، اما شمه ئی از آن به قید قلم می آرم و به حساب یکی از ہزار می شمارم۔

نقل است که چون آنمرشد من در خانه۔ پدرؒ بزرگوار خود متولد شد، و آن ماه منیر برج سیادت و نجابت از افق بطن والده۔ ماجده۔ خود برآمد، بادشاه دنیا و دین حضرت شاه بدرالدین در آن وقت حیات بود، از زبان مبارک خود فرمود که نام این نبیره۔ من سید شاه عبدالشکور است، و آثار برکات من از ہمین فرزند فرزند من ظہور خواہد یافت، و خورشید ولایت او از ہمه بالا تر خواہد تافت۔ بلکه جانشین من گشتن و بر سجاده۔ این مکان نشستن مر او را مسلم است و بر لوح محفوظ مرقم۔

پس قول (۳) آن قائل صادق استوار آمد و ہمان ظہور نمود که او فرموده بود:

به عدل و کرم ساہا ملک راند
برفت و نکو (۴) نامی از وی بماند

نقل است که آن سید پاک بعد واقعه۔ (برگ ۲۹ الف) جانکاه پدر بزرگوار خود، به طرف دارالسلطنت لاہور، برای کسب کمال ظاہری و باطنی رونق افزا شد، و چند سال رخت اقامت خود را

در آن مکان جنت نشان انداخته، مسکن و ماوای خود در خانہ۔ خیاطان ساخت۔ اول در علم ظاہری اشتغال ورزیده، بعده به سلوک باطنی پرداخت۔ و ہرگاه در ظاہر (۱) و باطن و ورع و تقویٰ و ذکر و فکر منتہی شد، مردم، ہزاران ہزار بلکه بیعدد و (۲) بیشمار بر دست آن صاحب بیعت نمودند، و ارادت او را از مغتنمات عظمیٰ و عطیات کبریٰ شمرده، به دل و جان قبول کردند۔

از بسکه ملاقات آن یگانه به میر صاحب (۳) و دیگر عرفای آن زمانه بسیار بود، و از معارف و حقایق به آنہا تکرار می نمودند، اکثر اوقات میر صاحب به سید مامی فرمود که جان نشینی آن مکان قادر پاک از حضور کارساز صاحب لولاک به نام چون تو فرزند ارجمند نام پرداز مقرر شده۔ بالضرور ترا در آن جای پرنور مراجعت باید نمود۔ و معہذا خود به دولت ہم درعالم روٴیا ہمین ارشاد یافت۔ ازاین جہت اراده۔ وطن مالوفه به خاطر عاطر درآورده، تیار این (برگ ۲۹ ب) دیار شد۔ دراین اثنا، خیاطان مذکوران که خدای خاص و مریدان بااخلاص بودند، استدعا نمودند که مارا به کدام خدمتی مفوض سازید (۱) که آن خدمت مرجوعه تا قیام قیامت در اولاد ما سلامت ماند، و در دنیا مارا از ہمه مریدان ممتاز و سرافراز گرداند، و در عقبیٰ از عذاب الیم برہاند۔ آن مرشد حقیقی به استدعای جماعه۔ مذکور، خلافت چراغان افروزی و عہده۔ روغن اندوزی روضه۔ منوره در عرس شریف به نام آنہا مقرر فرمود۔ چنانچه آن عہده۔ مفوضه و آن خلافت معظمه تا حال بر اولاد آنہا طبقتاً طبقتاً مفوض است۔ ازاین سبب اوشان را خلیفه حامی نامند و در تمام ملک خلفای می دانند۔

آخر الامر آن صاحب بعد از مدت مرقومه بر روضه۔ مبارکه در مسانی رسید و بسیار خلق الله دراینجا بر دست او در سلسله قادریه داخل گردید۔ از بسکه او عارف کامل و عالم با عمل بود، خود به خود، به فضل او سبحانه، مرجع خلق شد۔ اما بعضی برادران مناقشه و قضیه برپا کردند و حاکم وقت و (۲) روٴسای قصبه بتاله را برای انفصال قضیه۔ خود آوردند (برگ ۳۰ الف) سید مغفور حکومت ظاہری را منظور نداشته و منصفان دنیاوی (۱) را باطل و کاذب انگاشته، خود منصف این مقدمه شد و فرمود که قفل آہنین بر دروازه۔ روضه۔ حضرات خود بزنیم و در را سخت، تربند کنیم، و

Marfat.com

همه برادران باوضو بر در استاده شویم، و نوبت به نوبت هریک اشاره. دست را درمیان آریم.
پس به اشاره. هرکه قفل آهنین از هم کشاده گردد، و در مسدود واشود، همان کس دستار جانشینی بر
سر خواهد بست و بر (۲) مسند خلافت خواهد نشست. همه برادران این قول مقبول را قبول نموده،
نوبت به نوبت، دست خودها به قفل رسانیدند و اشارت نمودند، اصلاً مطلقاً دروازه. مسطور به
اشاره. احدی از آنها مفتوح نشد.

آخر آن صاحب بعد همه از همه برادران، به نام خدا شیر شد. به مجرد اشارتش هر دو لخت در
از هم واگردید و قفل مسدود از جای خود بپرید:

پریدش قفل جائی، پره جائی

بعد ظهور این معنی، حاکم وقت و دیگر سرداران و هر خاص وعام (۳) و جمهور (برگ ۳۰ ب) انام
از سادات عظام و روسای ذوی الاحترام وقضات کرام در ورطه. حیرت و کوی تعجب فرورفته،
خواستند که دستار سرگروهی و مسند پژوهی بر سر ببندند و سر حلقه آنها و مرجع خلق الله گردانند،
پیر من هرگز دستار دنیا داران و خلعت اهلکاران قبول نفرمود (۱):

معرف به دلداری آمد برش ... که دستار قاضی نهد بر سرش
به دست و زبان منع کردش ز دور ... منه بر سرم پای بند غرور

غرض که دستار چه. حضرت کلان، خود بر سر خویش تبرکاً و تیمناً بسته و به نام خدا پیوست.
بعد ازان همه برادران به سرداری اش قبول کرده، و کلان ترین خود شمرده، تمام عمر فرمانبردار
ماندند و سر از خط حکم او بیرون نراندند.

نقل است که آن مخدومی (۲) و (۳) مولائی، روزی در دیوانخانه. خود نشسته بودند که حجام
سرکار، از حجامان مسانی، جهت موتراشی وی حاضر آمد و در کار وبار خود مشغول شد. دراثنای این
کار، اورا خبری در رسید (برگ ۳۱ الف) که درخانه. او دختری تولد شده. از بسکه دختران قبل
ازاین درخانه. او بودند، و فرزند نرینه هیچ نداشت، به مجرد استماع این خبر، حجام مذکور مغموم و
مهموم ماند، و بی توجه دل و حضور خاطر ناکام مقراض بر سرش راند. سید معفور چون اورا مستغرق

Marfat.com

به دریای غم و (۱) الم دید، از کشف قلوب فرمود که: "ای فلانی! کسی که نه فرزند نرینه از قضای الهی در سرنوشت خود دارد، چرا خاطر خود را به رنج حزن بیازارد".

مشار الیه از ایمای آن ولی کامل مفهوم کرد و از اشارت آن عبارت معلوم که این همه تمهیدات در حق این غمدیده واندوه رسیده می فرمایند. بهتر و مناسب آن است که چند روز صبر کنم و به عروه. و تقاضای الهی دست زنم تا از پرده. غیب بر منصه. ظهور چه جلوه دهد و شاهد مقصود چگونه رونماید که: "الصبر مفتاح الفرج" وار داست. غرض که تیر دعای آن حکم انداز به هدف مراد رسید و بعد از مدت معهود، در چند سال، فرزندان مذکوران در خانه. او متولد گردیدند (۲) به یمن تو جهات این صاحب، آن غریب بنده. خدمتگذار، از فیاض مطلق و واهب (برگ ۳۱ ب) بر حق به مطلب خویش فائز گشت.

نقل است که چون دائره. دولت شاه جمجاه، ظل سبحانی حضرت شاهجهان بادشاه غازی صاحبقرانی (۱) در موضع ستکوهه شرف نزول اجلال فرمود، سردار کثیر الاقتدار امیر کبیر مهابت خان (۲) داروغه. اصطبل (۳) و فیلخانه را در خدمت پیر من، جهت ادای سلام و نیاز و (۴) استدعای دعا روانه ساخت. و سردار مذکور یازده اشرفی را سوای نیاز سرکار عالی، نیز از طرف خود در رومال انداخت، و در خاطر خویش آورد که اگر آن ولی بر مکنون خاطرم اطلاع یافته، در حق من هم برای تولد فرزند دعا کند، نیز اینقدر نیاز خواهم نمود.

چون مشار الیه، در مسافی، در خدمت بندگان عالی در رسید، و سلام و پیغام جناب حضرت بادشاه برسانید، او از کشف باطن خود به آن امیر کبیر فرمود که: "ای مهابت خان یازده اشرفی را پوشیده به دست آوردن و در دل خود استدعای فرزند کردن چیست؟ بلکه کرامت این سید فقیر معلوم ساختن بهتر نیست". به مجرد وقوع این معنی (برگ ۳۲ الف) امیر مسطور بر زمین افتاد و سر در قدمش نهاد و دست بیعت آن صاحب در داد و خود را به حلیه. غلامی خاص و پیرایه. ارادت با اخلاص بیاراست، و در حق خود دعا، جهت فرزند بخواست.

سید مغفور به درگاه رب شکور دعا فرمود و دست نیاز بگشود و گفت: "ای فلانی! در خانه.

Marfat.com

تو دو فرزند ارجمند تولد خواہند (۱) شد۔ یکی ہوشیار و صاحب فکر و اندیشہ، دیگر مست و مجذوب پیشہ"۔ وبعد ازان شرف ترخیص حاصل نمودہ، روانہ شد۔ وبعد از چند سال از دار الخلافت شاہجہان آباد، در خدمت این مجیب الدعوات نذرانہ۔ بسیار فرستاد و خبر تولد ہر دو فرزند ارجمند داد۔ اما بہ نہجی کہ آنصاحب حکم فرمودہ بود، بہ ظہور آمد۔

نقل است کہ چون آن مرشد حقیقی من این جہان فانی را درگذاشت (۲) وقدم درراہ عالم باقی برداشت، تمام مریدین و معتقدین و کہین و مہین در ورطہ۔ غم والم فرو رفتند و واحسرتاہ و وامصیبتاہ می گفتند، وبرواقعہ۔ جانکاہ آن یادگار حضرت شاہ دل خویش و بیگانہ بسوخت و ہر کس سرمایہ۔ (برگ ۳۲ ب) اندوہ و حسرت بیندوخت۔ وتربت شریف آن طایر شجرہ۔ طوبیٰ در روضہ۔ منورہ ساختند، گویا جسم اوراکہ پاک تراز جان بود، در جنت فردوس انداختند۔

وترتیب قبور پرنور آن روضہ این است:۔

اول قبر شریف حضرت سید بدر الدین، دوم متصل آن جانب شرق قبر فرزند صلبی ایشان سید علی صابر، سوم متصل او قبر فرزند صلبی ایشان سید عبدالشکور، چہارم متصل او قبر (۱) فرزند صلبی ایشان سید جان محمد، پنجم متصل او قبر سید عبدالغنی فرزند صلبی سید علی صابر مغفور قریب دیوار شرقی، ششم قبر سیدہ۔ پاکدامن بی بی مرصعہ اہلیہ۔ شاہ شاہان برابر قبر اوشان بہ فرق قلیل، جانب دیوار غرب۔ واین ہر شش قبور برابر یکدیگر مرمت و مرتب شدہ است۔ رضی اللہ عنہم۔

وقبور سہ فرزندان مرشد من ہریک، سید محمد شریف و سید احمد و سید محمد سعی و دو دختران اودر (برگ ۳۳ الف) روضہ منورہ است۔ و دیگر سہ فرزندان وی ہریک، سید فرید و سید عبدالرشید و سید عبدالعزیز، بیرون آن روضہ۔ شریفہ مدفون۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

ذکر ہشتم (۱)

بعضی خدمای این خاندان

اگرچہ اولاد امجاد آن قطب الاقطاب صوبہ پنجاب را صاحبان کشف و کرامات واہل محاسن و مقامات دیدہ ام، اما خدمای ایشان ھم واصلان (۲) حق و صاحبان رشد و ارشاد بہ نظر من در آمدہ اند۔ ونام ونشان بعضی از آنہا در قید کتابت می آرم۔

چنانچہ یکی از آنہا مانی شاہ فقیر، مرید راسخ الاعتقاد سید عبدالشکور، در قصبہ۔ رہیلہ است۔ وی مست و مجذوب می ماند، و تمام شب را بہ یاد خدا و ذکر جہری گذراند۔ وپاس ادب و حفظ مراتب این مکان مرشدان بہ حدی نگاہ می داشت، کہ اگر او برای زیارت درانیجا وارد می شد، تا ایام اقامت، ہرگز بول و غائط در حد زمین مسانی نمی نمود، و دور تر ازاین گردو نواح (برگ ۴۳ ب) حاجات خود روای کرد۔ ہرچند مرشد حقیقی اجازت می داد واز بند کردن این ہر دو راہ مانع می شد، اما این فعل خود را ادب دانستہ، ترک قول او می ساخت، واگر قول: "الامر فوق الادب" را کسی درمیان می نہاد، او از غایت ادب وانکسار، نہ از بیفرمانی وانکار، نہی را بر امر ترجیح می داد۔ نیز در حالت نماز احوال امام خود معلوم می کرد کہ دل او کجای رود و بہ کدام سو می دود۔ وبسا اوقات خوارق عادات بردست او ظاہر می شد، وکرامات از وی سر می زد۔

دوم جمشید شاہ دربلدہ۔ قصور برادر دینی من است، چون او شرف ارادت در خدمت پیرمن حاصل نمودہ، بہ وطن مالوفہ۔ خود رسید، وبہ ذکر وفکر اشتغال ورزید۔ پس چنان جذبہ۔ سلوک بروی استیلا یافت کہ درچند روز مجذوب سالک شد، وہرچہ بر زبان می راند، ہمچنان بہ ظہور می آمد۔ وفیروز شاہ در موضع پھیوی فقیر مست، از مریدان او است۔

سوم مانی شاہ برادر دینی من در کھبالہ است۔ وی مست طریق و مجذوب طور ماندی (برگ ۴۴ الف) وشب وروز را بہ یاد خدا گذراندی۔ خوارق عادات بسیار از وی ظہور یافتی، وتن خود را ہردم بہ آتش فقر وفاقہ چون تنور تافتی۔

Marfat.com

ذکر نهم (۱)

در احوال خود و خاتمہ۔ کتاب

فقیر پیر غلام بہاء الدین (۲) بی سرانجام کہ هم از کمترین مریدان و غلامان سید شاہ عبدالشکور است، اگر گاہگاہی برای کسی دعای خیری کرد، و در حق کدام متنفسی دمی می زد، ایزد دادار، جہت پاس خاطر مرشدان ما بہ درجہ۔ اجابت می رسانید و پذیرا می گردایند۔

چنانچہ روزی بہ عادت قدیم، بر دروازہ۔ این روضہ۔ علیہ نشستہ بودم، چون برنج و جغرات را دوستتر می داشتم، در خاطر آوردم کہ اگر حضرات من امروز برنج و جغرات بخورانند، خوبتر خواہد شد۔ بہ مجرد خطور این خطرہ، شیخ بختا خوجہ، از شیخان اینجا، برنج باریکہ پختہ و جغرات چکیدہ، براندوختہ، بہ من در رسید۔ از غایت اشتیاق و فرط اشتہاء، آن طعام تناول کردم۔ از بسکہ مشار الیہ در آن وقت معاش خود بہ تنگی تمام می نمود، و عسر کہ اشد ترین بلاها است (برگ ۳۴ ب) بروی غالب بود، در حق وی دست بہ دعا شدم و گفتم:

ای یار خدای عالم آرای
بر بندہ۔ پیر خود ببخشای

یعنی ای کارسازا، وای بندہ نوازا، جہت پاس خاطر این حضرات عالیات، مر این بندہ۔ خود را کشائش (۱) دہ، و بہ مصداق آیہ۔ کریمہ۔ خویش ان مع العسر یسرا، (۲) یسر را بہ او کرامت کن، بعدہ۔ بہ القای ربانی و الہام یزدانی بہ شیخ مذکور گفتم کہ: "ای بختا! ترا از جناب پروردگار بخت بلند و دولت مند گردایندم و فوجداری تبہ ٹھٹھل بہ تو از درگاہ پاکش بدھانیدم۔ پس مشار الیہ را از ہمان روز نجم اقبال ترقی گرفت و علو مرتبت و رفعت منزلت پذیرفت۔ بہ حدی کہ در چند مدت بہ حکومت ٹھٹھل رسید و فوجداری تبہ او را حاصل گردید۔ و سپاس بیقیاس بہ درگاہ رب الناس مؤدی گردانید۔

اگرچہ سوای از این، آن پروردگار کشود کار بسیاری از اهل روزگار بر دست این عاصی گنہگار نمودہ است (برگ ۳۵ الف) اما در قید کتابت نیاوردم و ہرگز قلمبند نکردم، زیر آنکہ

Marfat.com

احوال خود و صفت و ثنای خویش به دهان خود گفتن زیب نمی دهد، و خود را خود واصف و معرف شدن، چندان خوبی نمی دارد۔ معهذا این همه پذیرائی افعال و شنوائی اقوال ماهمه خادمان و غلامان این خاندان، به جناب ایزد منان، محض به پاس خاطر حضرات خود است، بلکه بالکل کار ایشان، دیگر مرا و ترا درمیان دخلی واعتباری نیست و قولی و قراری نه۔ چنانچه گفتند:

چو توگر کسی باشد، آن هم توئی

لاچار این نسخه۔ مختصر را بر همینقدر اکتفا نموده، و قلم دوزبان را زیاده ازاین نسوده، به دعای دولت این خاندان عالیشان اختتام کردم۔ حق سبحانه، ظل الظلیل این مکان قادریه عالیه و اولاد امجاد حضرات عالیات را بر مفارق مریدان و غلامان تاقیام زمین و زمان و ثبات تمکین و مکان مخلد و مستدام دارا د۔ بالنون والصاد، الحمدالله (برگ ۳۵ ب) رب العالمین، آمین، آمین، آمین!

تمام شد این نسخه۔ اذکار الابرار برای یادگار خویش، نویسنده و خواننده (۱) سید محمد ولد سید سلطان محمد بن بهاون بن سید سید میر بن سید شاه ولایت بن سید شاه فاضل بن سید عبدالرشید بن سید شاه عبدالشکور، بن سید علی صابر (۲) بن حضرت سید زبدة العارفین قدوة الکاملین حضرت سید بدرالدین حسنی وگیلانی قدس سره العزیز۔

تمام شد به تاریخ ۵۔ ماه رمضان ۱۲۸۳ هجری مقدس معلی۔

حواشی و تعلیقات

برگ ا الف:

(۱) ن: اللہ۔

(۲) گیلانی: منظور از شیخ عبدالقادر گیلانی، سر سلسلہ۔ مشایخ قادریہ، متولد ۴۷۱ھ / ۱۰۷۸م، متوفی ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶م۔ در بغداد فوت کرد و ہمانجا مدفون شد۔

(۳) مسانی / مثانی: نام دھکدہ۔ کوچکی است، در استان پنجاب شرقی ہند، مرشد نویسندہ۔ اذکار الابرار، در آنجا سکنی گزید و مقبرہ۔ وی نیز در ھمانجا است۔

(۴) ن: بندھا۔

(۵) کاتب، این کلمہ را در دو سطر نوشتہ است = متو / طن۔

(۶) ن: نور پور۔

(۷) ن: الحظار۔

(۸) ن: در دو سطر = الا / قطاب۔

(۹) صوبہ۔ ملک پنجاب: کذا۔

برگ ا ب:

(۱) ن: استغفای۔

(۲) ن: بار قائم۔

(۳) ن: گام و قلم

(۴) منظور از مرشد مؤلف سید عبدالشکور است۔

(۵) سید صابر۔

(۶) ن: سمندر۔

برگ ۲ الف:

(۱) ن : وسامعہ۔

برگ ۲ب :

(۱) در دو سطر=القا / در

(۲) ن : چین۔

(۳) ن : بسین۔

(۴) منظور از شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

برگ ۳الف :

(۱) ن : امتسالاً۔

(۲) شاہ عباس ثانی در سال ۱۰۵۲ھ روی کار آمد و در ۱۰۷۷ھ فوت کرد۔ بہ نظرم، مؤلف اشتباہ کردہ است۔ منظور وی حتماً شاہ عباس اول می باشد کہ از ۹۸۹ھ تا ۹۹۶ھ والی خراسان واز ۹۹۶ھ الی ۱۰۳۸ھ پادشاہ ایران بودہ است۔ اینہم جالب است کہ سید بدرالدین کہ در سال ۸۶۱ھ متولد شد، در بیش از صد سالگی بہ ہند مسافرت کرد!

(۳) زمان پادشاہی جلال الدین محمد اکبر ۹۶۴ھ الی ۱۰۱۴ھ بودہ است۔ وی معاصر بود با شاہ عباس اعظم کہ شاہ عباس اول نیز خواندہ می شود۔

(۴) ن : در۔

(۵) ن : شد

برگ ۳ب :

(۱) در دو سطر=اندا / خت

(۲) در دو سطر=آ / نہا۔

(۳) ن : اسوار

برگ ۴الف :

(۱) جلد تر: زود تر۔

(۲) ن: ملاقاتی۔

برگ ۴ب:

(۱) ن: بلک۔

برگ ۵الف:

(۱) ن: کو/ نین در دو سطر۔

برگ ۵ب:

(۱) ن: حد/ ود۔ در دو سطر۔

(۲) ن: قرب جوار۔

(۳) ن: واقعہ۔

برگ ۶الف:

(۱) ن: می برند۔

(۲) ن: برآورند۔

(۳) ن: آیند روند۔

(۴) ن: "را" ندارد۔

(۵) ن: واقعہ۔

برگ ۶ب:

(۱) ن: یست۔

برگ ۷الف:

(۱) ن: مساقی۔

Marfat.com

(۲) ن: "شما" ندارد۔

(۳) ن: "و" ندارد۔

برگ ۷ب:

(۱) ن: نمود۔

برگ ۸الف:

(۱) ن: "و" ندارد۔

(۲) ن: "ودر" ندارد۔

(۳) ن: واصلاً

(۴) ن: فقیر۔

(۵) ن: او/ قات۔ در دو سطر۔

(۶) ن: زمیداران۔

برگ ۸ب:

(۱) ن: دوبار" وھرطرف"۔

(۲) ن: جمیعت۔

برگ ۹الف:

(۱) ن: زمیداران۔

(۲) بابر بادشاہ: ظہیرالدین محمد بابر، مؤسس سلسلہ۔ تیموریان ہند و پاکستان۔ درسال ۹۳۲ھ درشبہ قارہ روی کار آمد۔ درسال ۹۳۷ھ درگذشت ودر کابل مدفون شد۔

(۳) ن: چنا/ نچہ۔ در دو سطر۔

(۴) ن: "والی" ندارد۔

برگ ۹ب:

Marfat.com

(۱) ن: نہادند۔

(۲) ن: "را" ندارد۔

برگ ۱۰ الف:

(۱) ن: "و" ندارد۔

(۲) ن: "بہ" ندارد۔

(۳) ن: "و" ندارد۔

برگ ۱۰ ب:

(۱) ن: رنجانید۔

(۲) ن: "و" ندارد۔

(۳) ن: بگوید۔

(۴) ن: نمود۔

برگ ۱۱ الف:

(۱) ن: شدن۔

(۲) ن: "از" دوبار۔

برگ ۱۱ ب:

(۱) ن: اتفاقاً۔

(۲) ن: اسامہ۔

برگ ۱۲ الف:

(۱) سورہ یوسف / ۵۱۔

(۲) ن: اللہ۔

Marfat.com

برگ ۱۲ ب:

(۱) ن: انشت۔

(۲) ن: اھملھا۔ مصراع از حافظ شیرازی است۔

برگ ۱۳ الف:

(۱) ن: نگرفت۔

(۲) ن: طرفی۔

(۳) سید جلال الدین بخاری: معروف بہ مخدوم جہانیان جہان گشت۔ عارف معروف شبہ قارہ۔ در سال ۷۰۷ھ در اچ تولد یافت و در سال ۷۸۵ھ فوت کرد۔

(۴) ن: "بود" ندارد۔

(۵) ن: معہ۔

برگ ۱۳ ب:

(۱) ن: نمائید۔

(۲) ن: استرا/ حت۔ در دو سطر۔

برگ ۱۴ الف:

(۱) ن: معہ۔

(۲) ن: باد/ شاہانہ۔ در دو سطر۔

(۳) ن: "و" ندارد۔

(۴) ن: بہ۔

(۵) ن: "و" ندارد۔

برگ ۱۴ ب:

Marfat.com

(۱) ن: نمی خواست۔

(۲) ن: تولد۔

(۳) ن: واقعہ۔

<u>برگ ۱۵ الف</u>:

(۱) ن: "و" ندارد۔

(۲) ن: جوانی و زندگانی۔

(۳) ن: "و" ندارد۔

(۴) ن: بکنم۔

<u>برگ ۱۵ ب</u>:

(۱) ن: "و" ندارد۔

(۲) ن: وا / صلان۔ دردو سطر۔

(۳) ن: نگاہ۔

(۴) ن: "بہ" ندارد۔

<u>برگ ۱۶ الف</u>:

(۱) ن: پیالہ۔

<u>برگ ۱۶ ب</u>:

(۱) ن: "و" ندارد۔

(۲) ن: "و" ندارد۔

(۳) ن: می نشستند۔

(۴) ن: مریدند۔

<u>برگ ۱۷ الف</u>:

Marfat.com

(۳) ن: "و" ندارد۔

(۴) ن: قبیلہ۔

برگ ۲۲ الف:

(۱) ن: "و" ندارد۔

(۲) ن: مقربان۔

برگ ۲۲ ب:

(۱) ن: "و" ندارد۔

(۲) ن: "و" ندارد۔

برگ ۲۳ الف:

(۱) ن: بدنت۔

برگ ۲۳ ب:

(۱) ن: معا/ ودت۔ در دو سطر۔

(۲) ن: مصرعہ۔

(۳) ن: جمیعت۔

برگ ۲۴ الف:

(۱) ن: "دوم" ندارد۔

(۲) ن: راندادی۔

برگ ۲۴ ب:

(۱) ن: دستر۔

(۲) ن: "و" ندارد۔

Marfat.com

برگ ۲۵ الف :

(۱) بہل : گاری یی کہ با گاو حارانده می شود۔

برگ ۲۶ الف :

(۱) ن : "سوم" ندارد۔

(۲) ن : "و" ندارد۔

(۳) ن : پاکدامن۔

(۴) سورہ انبیاء / ۸۹

برگ ۲۶ ب :

(۱) ن : کدامن۔

(۲) ن : "چهارم" ندارد۔

برگ ۲۷ الف :

(۱) ن : "پنجم" ندارد۔

(۲) ن : "ہرچہ" ندارد۔

(۳) ن : واقعہ۔

(۴) ن : "ششم" ندارد۔

برگ ۲۷ ب :

(۱) ن : اشت۔

(۱) ن : "وصاحب" ندارد۔

برگ ۲۸ الف :

(۱) ن : اسم زوجہ سوم ندارد۔

Marfat.com

(۲) ن: خواب۔

(۳) ن: "ہفتم" ندارد۔

(۴) ن: علم۔

(۵) ن: "بود" و "ندارد۔

برگ ۲۸ب:

(۱) ن: عار / فان در دو سطر۔

(۲) ن: "بود" ندارد۔

(۳) ن: قوم۔

(۴) ن: نیکو۔

برگ ۲۹ الف:

(۱) ن: ظاہری۔

(۲) ن: "و" ندارد۔

(۳) حضرت میاں میر لاہور: اسمش میر محمد بود و نسبش بہ حضرت عمر فاروق می رسد۔ در ۹۵۷ھ در سیوستان متولد شد و در سال ۱۰۴۵ھ در لاہور وفات یافت۔ از مشائخ معروف سلسلہ۔ قادریہ در شبہ قارہ بود۔

برگ ۲۹ب:

(۱) ن: سازد۔

(۲) ن: "و" ندارد۔

برگ ۳۰الف:

(۱) ن: دنیا / وی۔ در دو سطر۔

(۲) ن: "بر" ندارد۔

Marfat.com

(۳) ن: عوام۔

برگ ۳۰ب:

(۱) ن: نفر/ مود۔ در دو سطر

(۲) ن مخدی

(۳) ن: "و" ندارد۔

برگ ۳۱الف:

(۱) ن: "و" ندارد۔

(۲) ن: گردید۔

برگ ۳۱ب:

(۱) شاہجہان: پسر جہانگیر پادشاہ تیموری ہند۔ در سال ۱۵۹۲ھ متولد شد۔ در ۱۶۲۸م بہ سلطنت رسید و در سال ۱۶۶۶م فوت کرد۔ تخت طاووس، تاج محل و باغ شالامار از مہمترین و معروفترین آثار دورہ۔ وی است۔

(۲) مہابت خان: اسمش زمانہ بیگ بود۔ پدرش، غیور بیگ کابلی نام داشت۔ لقبش خانخانان بود۔ یکی از امرای بزرگ تیموریان ہند بودہ است۔ درسال ۱۰۴۴ھ / ۱۲۳۴م وفات یافت۔

(۳) ن: اسطبل۔

(۴) ن: "و" ندارد

برگ ۳۲الف:

(۱) ن: خواہد۔

(۲) ن: درگذشت

برگ ۳۲ب:

Marfat.com

(۱) ن: "قبر" ندارد۔

برگ ۳۳ الف:

(۱) ن: "هشتم" ندارد۔

(۲) ن: اصلان۔

برگ ۳۴ الف:

(۱) ن: "نهم" ندارد۔

(۲) ن: بہاء / الدین۔ در دو سطر۔

برگ ۳۴ ب:

(۱) ن: کشاکش۔

(۲) سورہ الشرح / ۶۔

برگ ۳۵ ب:

(۱) ن: خفتہ۔

(۲) ن: "سید علی صابر" ندارد

○○○

Marfat.com

اذکار الابرار
درگاہ عالیہ
حضرت سید حسن بدر الدین بغدادی
المعروف
شاہ بدر دیوان
شانیاں شریف ضلع گورداسپور
(انڈیا)
سنِ پیدائش ۸۶۱ھ
سن وفات

Marfat.com